کتاب

# اصول تفتیش

(مرتبہ و مؤلفہ)

منشی تہور علی صاحب انسپکٹر پولیس ضلع لکھنو

(جسمین)

وہ کارآمد اصول اور قواعد جنکا تعلق پولیس اور متعلقان پولیس
کے ساتھ ہی نہایت توضیح اور خوبی کے ساتھ بیان کئے ہین

(اول بار ماہ فروری سنہ ۱۸۹۵ع)

ابوالحسنات قطب الدین احمد کی اہتمام سے

مطبع نامی لکھنو میں طبع ہوئی

## مقدمہ
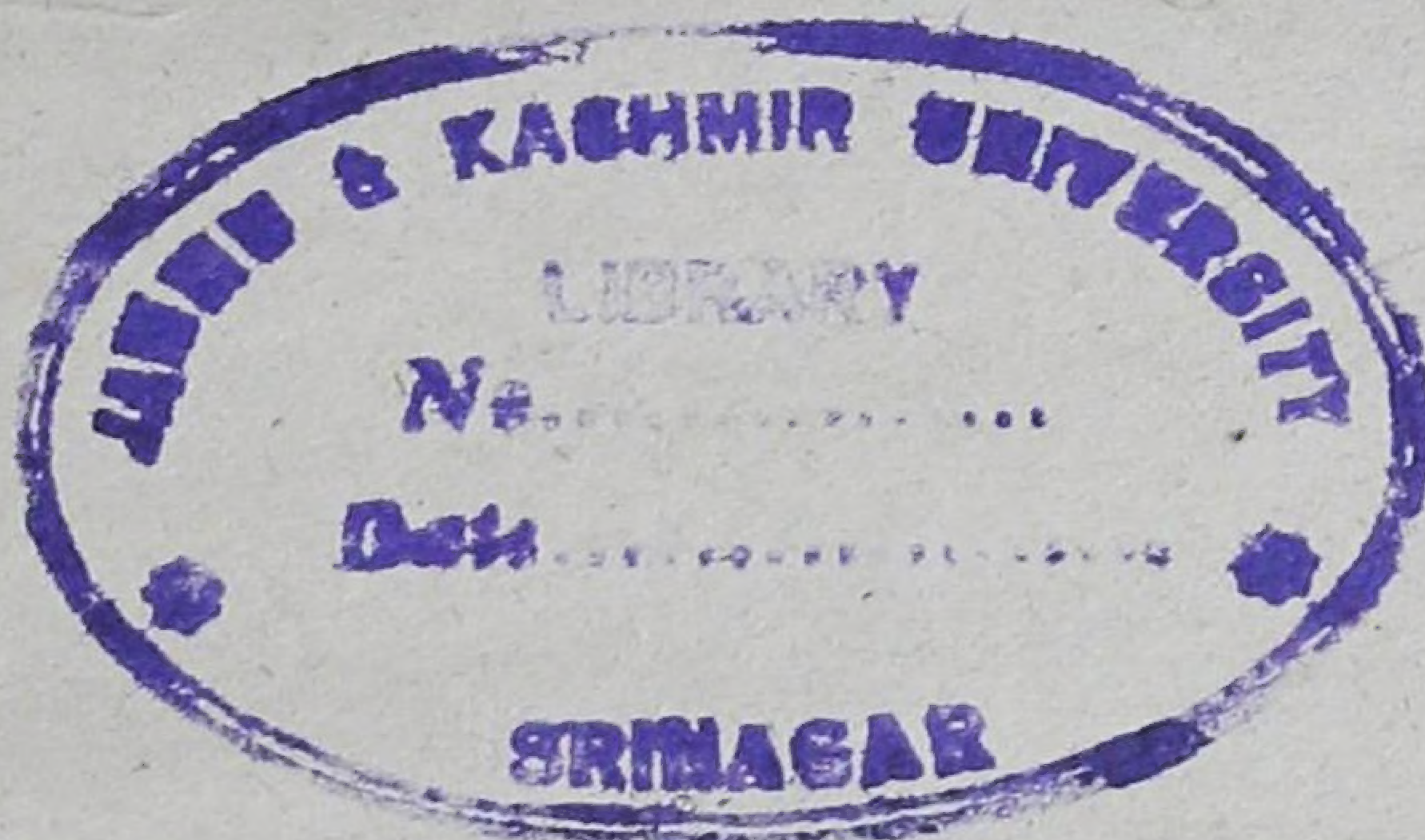
ہندوستان کی سرزمین پر بظاہر دو فرقے ہندو و مسلمان آباد ہین مگر حقیقت مین مختلف عقائد اور اونکے جداگانہ طرز زندگی نے ہمکو ہر مقام پر ایک نئے تجربہ کا محتاج کر رکھا ہی کیونکہ مین دیکھتا ہون ایک ضلع یا ایک پولیس اسٹیشن کا حلقہ بلکہ ایک ایک موضع کے باشندون کو بھی کوئی شخص ایک حال پر نہین چھوڑ سکتا۔

بعض مواقعات ایسے ہین جنہین مصالحت باہمی کو قدیم سے اچھا سمجھا گیا ہی اور اوسی رعایت سے نزاعی امورات کو بڑھانا نہین چاہیئے اور ضرور ایسے مقامات پر بجز اتفاقی اور ناگہانی واقعات کے دیگر حادثات یا جرائم کا وقوع بہت ہی کم سننے مین آتا ہی اور اسوجہ سے قدرتی طور پر بلا سعی پولیس علاقہ کے آبادی مین امن کی صورت نمایان رہتی ہے۔

ایسے مواقع پر ہر شخص ایک نرالے ڈھنگ سے اپنا رنگ جماتا ہی اور اپنی ضرورتون کو کسی تدبیر یا کسی خاص حکمت علمی سے نکال لیتا ہی مگر میرے تجربہ مین ہر گروہ کا سرغنہ اور ہر موضع کا مکھیا اور ہر خاندان کا بزرگ ایک خاص عزت کے ساتھ ممتاز ہوتا ہے اور ایسے لوگ خواہ وہ کیسے ہی چھوٹی قوم کے کیون نہون اِس امر کی تلاش مین رہتے ہین کہ اونکی اہلکاران سرکار کے نظر مین دن بدن عزت افزائی ہو کیونکہ یہ حالت اونکی قومی یا خاندانی فرقہ مین اونہین کے لیے کار آمد ہوتی ہی اور اِس سبب سے وہ اہلکاران پولیس سے اتحاد قائم کرنے کو اپنی ذاتی اور قومی آبرو کا سبب سمجھنے لگتے ہین۔

اس بیان سے میری غرض یہ نہین ہے کہ کسی شخص کو کسی وجہ سے ایسا نڈر کر دیا جائے

کہ اوسکے دل سے حکومت کا خوف جاتا رہے یا کسی شخص کے خیال مین بدعلمی یا بد دماغی کی وجہ سے یہ بات پیدا ہو جاوے کہ کوئی پولیس افسر ہماری اعانت کا محتاج ہے یا اوسکی ضرورتون کا کوئی جزو ہماری ہی تدبیرون پر منحصر ہو چکا ہی یا وہ ہماری جماعت یا خاندانی قوت یا مالی شوکت سے خائف یا مجبور ہو کر ہمکو اپنی نظر مین ممتاز رکھتا ہی بلکہ صرف یہی مقصد ہی کہ جہانتک ممکن ہو اشخاص ممتاز کی دلشکنی سے اونکی ولدہی زیادہ کار آمد ہی اور اونکے ساتھ نااتفاقی پیدا کرنے سے اتحاد سب سے زیادہ مفید ہوتا ہی۔

یہ مسئلہ یاد رکھنا چاہیے کہ بغیر ضمانہ ملت سے تمام مقاصد حاصل ہوتے رہتے ہین اور جب کبھی کسی راے کے اختلاف مین (جو سرکاری خدمتون کے انجام دہی مین ممکن ہی) کوئی شخص رنجیدہ خاطر ہو کر اپنے نفع کے لیے پولیس کے خلاف کوشش کر کے کامیاب ہو یا ناکامی اوٹھاوے تو ایسی حالتون مین یہ ضرور نہین ہے کہ ہمیشہ کے لیے افسران پولیس اوس رنج کو گوارا کرین جو باہمی جھگڑون کی وجہ سے رعایا کے دلون مین قائم ہو جاتے ہین اور پھر طرح طرح کے فساد اور جھوٹے استغاثے ہوتے رہتے ہین بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر دل اپنی آسائش اور ہر نفس اپنی خواہش کو مقدم رکھنے کی کوشش کرتا ہی۔

خرابی اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب یہ ثابت کیا جاتا ہی یا کسی قرینہ سے ظاہر ہو جاتا ہی کہ افسر تفتیش کنندہ کسی وجہ سے کسی فریق کا طرفدار ہی یا اوسکا رجحان طبیعت کسی خاص شخص کی جانب ہی یا وہ کسی ذاتی غرض سے کسی شخص کو جھوٹا یا نامعتبر قرار دے رہا ہی۔

ایک یہ وجہ بھی ہی کہ بعض نوجوان یا سخت مزاج آدمی لوگون کی حیثیت اور ظاہری اقتدار کے موافق عزت نہین کرتے یا اونسے اونکی شان کے خلاف گفتگو کرتے ہین یا جاہلانہ طریقون سے برتاو رکھتے ہین یا خود پسندی کی عادت سے ہر شخص کو ایک عام حیثیت مین

داخل کرکے خواہ مخواہ حکومت کا زور دکھاتے ہین - یہ سب حالتین اختیار کرنے سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہی کہ دوست بھی دشمن بنجاتے ہین -

بعض مواقعات ایسے بھی ہین کہ جہان سوائے جرائم پیشہ اشخاص کے اور کوئی قوم آباد نہین ہی اونمین بھی ایک سرغنہ اور اونکا مکھیا ملیگا جسکی عزت کرنے سے اندیشہ جرائم کے بڑھ جانے کا ہی کیونکہ اونکے متوسلین اپنی جہالت کے سبب سے پولیس کی جانب سے مطمئن ہوکر اپنے کاروبار کو ترقی دینگے لیکن بعض شخص اس گروہ مین بھی قابل اعتبار پائے گئے ہین مگر جبتک ہر ایک افسر کو ایک نیا تجربہ ذاتی نہو سُنی سُنائی باتون پر عمل کرنے سے ایسے اشخاص کے افعال اور اقوال سے دھوکا نہ اوٹھانا چاہیے -

اسمین شبہہ نہین کہ ہر افسر کے حلقہ مین مختلف طریقون اور جداگانہ چال چلن کے آدمی آباد ہوتے ہین اسوجہ سے اون سب کے حالات اور طرز معاشرت معلوم کرکے ایک تقسیم کے ساتھ نظر رکھنا اور ہر شخص سے اوسکی طبیعت اور اپنی ضرورتون کے موافق ایک جدید اور پُر اثر اخلاق کے ساتھ ملنا میرے تجربہ کے موافق کافی ہوتا ہی -

جس تقسیم کو مین ذیل مین ظاہر کرتا ہون ممکن ہی کہ اوسمین رائے کی غلطی بھی ہو لیکن بیشتر یہ طریقہ مفید عام ہوگا -

(اول) ایسے اشخاص باوقعت جو ملکی حکامون سے دوستانہ رسم رکھتے ہین یا اونکے نزدیک سچے باوقار آدمی ہین -

(دوم) وہ اشخاص جو عدالت مین اپنی حاضری کو کسی حیثیت مین اچھا نہین سمجھتے اور جھوٹ اور ہر قسم کے فساد اور برائیون سے اپنے نفس کو بچاتے ہین -

(سوم) سادہ لوح اور عجز کیش انسان جنکا طرز زندگی جبلّی عادت کے موافق ہی یا جنکو

کسی طریقہ یا قاعدہ یا صحبت سے چالاکی یا ذاتی تحفظ نہین سکھایا۔

(چہارم) مفسد اور مقدمہ ساز۔

(پنجم) جرائم پیشہ۔ اسکی تفصیل یہ ہے۔

(۱) وہ لوگ جو بیدردی اور بیرحمی کے ساتھ عادتًا جرائم کرتے ہین۔

(۲) نقب زن۔

(۳) چوری مویشی کے کرنے والے۔

(۴) دن کے اوٹھائی گیرے۔

(۵) وہ لوگ جو کسی خاص جرم کے عادی ہین۔

(۶) مال مسروقہ کے خرید کرنے والے یا اوسکے ضائع کرنے والے۔

(۷) وہ لوگ جنکو چوریان کرانے کی عادت ہے۔

(۸) عام جرائم کے دیگر اشخاص سزا یافتہ۔

بعض اوقات تجربہ کی غلطی سے امتیاز مین دشواری ہوتی ہے لیکن اکثر ایسی اتفاقیہ غلطی مین کچھ زیادہ دقت پیش نہین آتی بلکہ وقتًا فوقتًا خیالات کا امتحان ہوتا رہتا ہے اور تھوڑے عرصہ کے بعد عام تجربہ کی پوری صحت ہو جاتی ہے۔

بعض تھانہ دارون کا خیال ہوتا ہے کہ جبتک جرائم پیشہ اشخاص کو رازدار نہین بنایا جاتا مقدمات کی سراغرسانی یا کسی معاملہ مین کامیابی دشوار ہے اس سے مجکو زیادہ نااتفاقی نہین ہے لیکن طرز عمل کی بابت ضرور اختلاف ہے کیونکہ بدمعاشون کو یہ ثابت ہو جانا کہ کوئی افسر ہمپر سرپرستی کی نظر ڈالتا ہے یا کسی جرم مین ہمارے ساتھ کسی ملت کی وجہ سے درگذر بھی ہو سکتی ہے یا یہ امر ظاہر ہو جانا کہ کوئی کام اونہین پر منحصر ہے یا جرائم کا انسداد

کسی خاص حدود کے اندر درکار ہو تو یہ سب علامتین اس بات کی ہین کہ اونکو بیخوف ہو جانے کی اجازت دیجاتی ہے۔
میرے نزدیک ایسے اشخاص نہ ور حکومت اور اندازہ واقفیت سے بقدر لیاقت افسر علاقہ مخوف ہو کر جرم کرنے سے باز رہتے ہین اور اپنے تحفظ کی غرض سے افسر ان اسٹیشن کی رضاجوئی کی فکر کرتے ہین اور اسی طرز عمل سے جو کامیابی ہوتی ہے اوسکو انسانی تدبیرون کے متعلق کیا جاتا ہے۔
جب کوئی مجرم گرفتار ہوتا ہے یا کوئی شخص کسی جرم مین ماخوذ ہوتا ہے تو ایسے لوگون سے دیگر اشخاص جرائم پیشہ کے حالات اکثر معلوم ہو جایا کرتے ہین۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ باہم رنجشون کی وجہ سے بھی اس قسم کے حالات اور مفید مطلب باتین ظاہر ہوا کرتے ہین۔
مشکل یہ ہے کہ نوآموز اور ناتجربہ کار آدمی پولیس مین ایک بہت بڑی ذمہ داری کو فورًا شوق کے ساتھ اختیار کر لیتے ہین اور گو انجام کو سُنی سُنائی باتون پر عمل کرنے سے ایک ایسا تجربہ حاصل ہو جاتا ہے کہ تقدیری اور اتفاقی حالتون کے سوا اونکو خود ناگہانی حادثات کا دیکھنا نہین پڑتا مگر اونھین کے کامون کی غلطیون کی جوابدہی کا اندیشہ اونکو ڈرا ڈرا کر خستہ حال کر دیتا ہے اور اس وجہ سے قبل از وقت برداشت کا مادہ زائل ہو چکتا ہے اور کوئی موقع اونکو اپنی قابلیت کے اظہار کا نہین ملتا۔ قطع نظر اسکے جب تربیت یافتہ عملداریون کا اصول قانون یہ قرار دیا گیا کہ بیگناہ کا سزا پا جانا کسی گنہگار کے رہا ہو جانے کی بہ نسبت زیادہ بدتر ہے تو ایسے اہلکار جو قانون کے معنی اور مفہوم سے اچھی طرح واقف نہین ہین صرف اپنی نامکمل اور غیر معتبر تجربہ سے اس غرض کو کیونکر حاصل کر سکتے ہین اور خصوصًا ایسی حالت مین جبکہ اکثر اہل غرض اپنی غرض کی پیروی مین راست بازی سے قطع نظر کر کے

ہر قسم کی پیروی واسطہ حاصل کرنے اپنے مطلب کے کرتے ہین اور ایسے دماغ جنکو
کافی تربیت اور تعلیم قانون نہین ہو پاے کو واقعہ ثابت شدہ سے علیحدہ نہین کر سکتے
بلکہ اکثر اسی وجہ سے غلطی مین پڑکر امر واقعی کے خلاف کرنے پر مجبور ہوتے ہین یا عام اخلاق
کے خلاف اپنی سمجھ اور نیتون کی برگشتگی سے اپنی ارادون اور خیالات کو راستی کی طرف
متوجہ نہین کرتے اور جو نتایج محض اتفاقی یا قدرتی خواہشون پر چھوٹے ہوے ہین یا جو
بعض اوقات صرف مستعدی یا واقفیت کے ذریعہ سے پیدا ہو جاتے ہین ناپسندیدہ
کوششون سے حاصل کرتے ہین ۔
خدا نے انسان کو ایک ایسا وجود بنایا ہو جو اگرچہ بلحاظ اپنے بعض قوی کے عام حیوانات کا
مشارک ہو مگر ایک قوت خاص کی وجہ سے جو صرف اسی کو بخشی گئی ہے اور جسکا نام
عقل ہے ہر مخلوق سے ممتاز اور بالکل علیحدہ ہے مگر عقل کا رشد اور کمال تعلیم اور
تربیت پر موقوف ہو جو بغیر سیکھنے اور پڑھنے پڑھانے کے حاصل نہین ہوتا مگر بعض شخص کی
عقل فطرتاً ایسی روشن اور قوی ہوتی ہو یا کسی خاص کام مین طبیعت ایسی مناسبت رکھتی ہے
کہ کار دنیاوی مین کسی تعلیم اور تربیت کے وہ لوگ محتاج نہین ہوتے اور وہ خود ہی باہمی تعلقات
غور کرنے سے ایسے نتیجے نکال لیتے ہین جو اوس سے پہلے کسیکو معلوم نہوے تھے
مگر جو قواعد اور مقاصد کسی علم یا قواعد کے دیکھنے سے اور اونپر عمل کرنے سے حاصل ہوتے
ہین وہ محض ذہانت یا تجربہ پر بھروسہ کرنے سے پیدا نہین ہوتے ۔
ہمکو یہ بھی نظر آرہا ہو کہ قدرت نے تمام واقعات ارادی اور اتفاقی کو مثل سحر و شام یا سرد
گرمی معاملات دنیاوی مین شامل کر دیا ہو اور جسطرح زمانہ حال کے موافق کوئی تہذیب یا
فطرۂ انسانی حکومت کے ذریعہ سے ایک خاص اصلاح کے ساتھ محدود کیجاتی ہو اوسیطرح کے

واقعات جو پہلے نظر انداز ہو رہے تھے شمار مین آنے لگتے ہین یہی وجہ ہے کہ کسی خاص وقت مین کوئی خاص جرم وقوع نہوتا تھا یا اوسکا وقوع ہونا کسی مصلحت سے ایسا واقعہ تسلیم نہین کیا گیا کہ حکومت کے ذریعہ سے اوسکی اصلاح کیجاوے - موجودہ وقت مین انسانی خواہشون کو ہام ضرورتون کے لحاظ سے جسقدر رد کا جاتا ہے اوسیقدر نئے اقسام کے جرائم دائر ہوتے رہتے ہین اور تفتیش کا طریقہ یا وہ کوششون کے ذریعے جو کسی قانون مین بیان کیے گئے ہون یا جو دماغی قوتون سے کسی محل یا موقعہ پر پیدا ہو جاتے ہین بتاتے رہتے ہین کہ کوئی فعل کیون اور کس طور سے وقوع ہوا اور اوسکے فاعل کون ہین لیکن طرز عمل بتائے ہوے کو اگر ند یکھا جاوے تو ضرور کسی قانون یا حکم کے کسی حالت مین ایک نوع کی خلاف ورزی لازم آئے گی -

# حصہ اول۔ تفتیش کے طریقے

تفتیش کے معنی واضعان قانون نے یہ بیان کیے ہین کہ جو کارروائی حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے بہم رسانی ثبوت معرفت پولیس یا کیسی اور شخص کے علاوہ صاحب مجسٹریٹ عمل مین آوے اوس سے تفتیش مراد ہے جسکی تکمیل حسب ذیل طریقون پر منحصر ہے۔

۱۔ قیافہ۔

۲۔ قیاس۔

۳۔ شہادت۔

۴۔ ترتیب۔

مسٹر ریڈ ایک پولیس افسر تجربہ کار و ذی فہم نے علم قیافہ کی واقفیت اور اپنے تجربہ کے بھروسے پر یون بیان کیا ہی کہ انسان کی صورت اوسکے باطن کا صحیح عنوان ہی جنکی راے اسکے خلاف ہی اونمین اس سودمند علم کے فائدہ کے ادراک یا عمل یا تجربہ کی استعداد ہی نہین ہے۔ ذی فہم مبصر خوشی و غصہ و خوف و شرم و گناہ و بیگناہی کو انسان کے بشرہ سے پالیتا ہے ممکن ہے کہ سراغرس کی مشاق نگاہ انسان کے چہرہ کو بغور دیکھ کر جرم اور بیجرمی مین کامل تیقن کے ساتھ فرق کرلے۔

تغیرات حرکت و سکون و ترکیب بیان و گردش چشم یا وضع ظاہری سے کوئی خیال حاصل کرلینا نہایت ہی تجربہ کار و ذہین پولیس افسر کا کام ہی بلکہ سچ یہ ہی کہ یہ ملکہ طبیعت کا اوسوقت ایک جزو قرار پاتا ہے جب نشیب و فراز دیکھتے دیکھتے اعضا مین ضعف و ناتوانی قدرتی طور پر پیدا ہوجاتی ہی اور پھر انسان یا تو اس قابل ہوجاتا ہی کہ دنیا سے اوٹھ جاے یا اس لائق

رہجاتا ہے کہ گورنمنٹ اوسکو ستعدی کے لائق خیال نکرکے صیغہ پولیس سے نکال دے
لیکن اوسوقت بھی غلطی ممکن ہے کیونکہ ایسے اشخاص جنکے طرز طبیعت مین جاہلانہ پن ہے یا
وہ لوگ جو پہلے باتفاقی ناگہانی کسی جرم مین ماخوذ ہوکر زحمت اوٹھا چکے ہین افسران پولیس
کی صورت دیکھکر ڈر جاتے ہین یا ایسے شخص جنکی فطرت مین قدرتی طور پر خوف یا کینہ پن ہے
وہ اکثر سیدہے خیال اور اصلی رفتار کو بھول کر یا قصداً اوس سے درگذر کرکے بہکی بہکی باتین
کرنے لگتے ہین یہانتک کہ اصلی سکونت اور واقعی نام اور حالات بیان کرنے مین جھوٹے
بنکر مشتبہ ہوجاتے ہین۔
یہ بھی دیکھا گیا کہ اکثر آدمی افلاس کی مصیبت مین بیش قیمت چیزین ایسی حالت مین جبکہ وہ
شئے موجودہ حیثیت مین اونکے ہاتھ مین نازیبا معلوم ہوتی ہے کم قیمت پر بیچ ڈالتے ہین
یا کوئی شخص اپنی اشد ضرورت پر ایسا کرسکتا ہی یا عام دوکاندار یا تجارت پیشہ نفع کے خیال مین
بلا نیت مجرمانہ ہر شئے کو اصلی قیمت سے گھٹا کر لینا چاہتے ہین ایسی تمام صورتون مین ہر ایک
اہلکار پولیس قیافہ کے رہنمائی سے یہی کہ سکتا ہے کہ ایسا مال اور خریدار اور ویسے ہی فروخت کنندے
اشتباہ کی حالت مین ہین مگر یہی صورتین ہین جنمین اصل مجرم مال مسروقہ کے خرید کرنیوالے
اور بیچنے والے گرفتار ہوتے ہین اور اسی ضرورت اشتباہی سے تفتیش موقع لازم آتی ہے
اور اسی سبب سے قانون نے جرم کا مدار نیت پر کیا ہی۔
اسمین شبہہ نہین کہ اگر فوراً ہی نہین تو تھوڑی دیر بعد یا کسی شخص متعلق سے گفتگو کرنے پر مال
مسروقہ کی حیثیت اور شخص مشتبہ چلن کی کیفیت کھلنے لگتی ہی۔ قیافہ مثل دیگر قیاسات کے
رہنمائی کرنے کا ایک ذریعہ ہی یا کسی امر کی جستجو مین قدرتی طور پر ادراک اور ذہانت کی وجہ
سے امورات متعلقہ کے معلوم کرنے کے لیے ایک سبب قرار پاجاتا ہے مگر یہ کہنا

کچھ بیجا نہین ہے کہ یہ ایک خاص ملکہ ہے جو بعض دماغون مین تجربہ اور عقل کی قوت سے پیدا ہوجایا کرتا ہے۔

یہ بھی دیکھا گیا کہ بعض درشت خو سخت مزاج آدمی یا عادی مجرم کسی شخص کو قتل کرنے کے بعد بھی بدحواس یا متردد نہین ہوے بلکہ مقتولون کے جنازہ کی نماز مین شریک ہوکر پولیس کے ہمراہ تفتیش مقدمہ مین خیراندیشی ظاہر کرنے کی غرض سے پھرا کیے اور اونکے افسوس اور غصہ کی حالت یا چہرے کے رنگ مین کوئی بھی تغیر ایسا واقع نہوا جو کسی شخص کو غور کرنے کے لیے موقع ملتا اور جب اونکا حال ظاہر ہوا نہ اوسوقت بلکہ نہ اوسوقت جبکہ قصاص کے لیے تلوار اونکے سر پر سایہ کیے ہوے تھی اونکے چہرہ پر کوئی علامت نمایان تھی جو حقیقت مین مجرمون مین گرفتاری کے وقت یا بعض اوقات دریافت حال کرنے پر یا کبھی کبھی پولیس افسر کی اتفاقیہ نظر پڑجانے سے بھی پیدا ہوجاتی ہین۔

ایک چوری کے مقدمہ مین امتحان ہوا کہ مستغیثہ جو طوائف تھی اوسکا ملازم پرورش کردہ میرے روبرو بادکشی کو حاضر ہوا اور جیسے ہی میری نظر اوسپر اتفاقیہ جا پڑی تو وہ فوراً سامنے سے ہٹکر چوکی کے پیچھے جا کھڑا ہوا اس وجہ سے شبہ ہوا اور اوسکو پھر پلٹ کر دیکھا تو وہ آہستہ سے دوسری سمت ہٹ گیا اب یہ شبہہ بڑھ گیا اور سہ بارہ ارادتاً اوسکی طرف نظر ڈالی گئی تو اوسنے آنکھین نیچی کرلین۔

مجھکو اس شخص کی ان حرکتون نے مجبور کیا کہ مین اوس سے خاص طور پر مقدمہ کے حالات دریافت کرون اور جب مجھکو ایسا موقع ملا تو اوسنے جرم سے اقبال کیا اور زیور مسروقہ دفن شدہ برآمد کرادیا۔

یہ بھی تجربہ ہوا کہ اوسی عمر کے لڑکے جو بعض موقع پر میرے سامنے آئے وہ حجاب یا

خوف سے بھاگ گئے یا آنکھین نیچی کرلین بلکہ بعض دفعہ عمر رسیدہ آدمیون نے تفتیش مقدمات مین ایسی حرکتین کین کہ جنکی وجہ سے اونکے مجرم ہونے مین کوئی شبہہ باقی نہین ہا اور بالآخر اونکی بیگناہی اچھی طرح پر ثابت ہوگئی۔

تفتیش مقدمات مین قیافہ کے ساتھ ہی وہ قیاس شامل کرنے سے جو قرائن ظاہری یا کسی بیان سے حاصل ہوا ہو ایسی حرکتون کی امتیاز بھی ضرور کچھ نفع دکھاتی رہتی ہے اسلیے کہ قرینہ اوس حالت کا نام ہی جس سے کوئی صحیح یا بدیہی قیاس پیدا ہوا کرتا ہے اور قیاس ایک رجحان ذہن کا نام ہے جو بہ نسبت یے جو کسی واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے اِس قسم کا ہو جسکی صحت پر عمل کرسکین بشرطیکہ کسی شہادت سے اوس رجحان کے خلاف معلوم نہو۔

قانون شہادت مین قیاس کی دو قسم بیان ہوئی ہین۔

اوّل۔ قیاسات جو کہ ہر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ہونے واقعہ کے قائم کرتی ہے۔

دوم۔ قیاسات جو کہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کیے ہین۔

ایک تیسری قسم قیاس کی بلحاظ لفظی معنے کے حالت تفتیش کے لیے یہ بھی ہوسکتی ہے۔ یعنی وہ رجحان ذہن جو کسی حرکت یا سکوت یا بیان یا کسی اور قرینہ سے کسی حالت یا واقعہ کی بابت پیدا ہو ایک قیاس ہے اور قیافہ ایک وہ ملکہ ہے جو اشیاء کی کیفیت مجردا اونکی وجود سے معلوم کردیتا ہے اِس وجہ سے مین قیافہ اور اِس قسم کے قیاس کو اِس موقع پر ایک ہی قسم کا رجحان ذہن تسلیم کرتا ہون۔

تیسرا جز تفتیش کا شہادت ہی جسکی قانون مین یہ تعریف ہوئی ہے شہادت ایسا امر ہی جسکا اثر اور میلان اور مقصود ایسا ہو کہ جب انسان کے ذہن مین سما جاوے تو اوس سے ایک رجحان

طبیعت کو نسبت اثبات یا سلب وجود کسی واقعہ کے پیدا ہو۔

شہادت کی تین قسمین ہین۔

(۱) شہادت مادی - یعنے کوئی شے فی نفسہ - مثلاً چھری جس سے قتل واقعہ ہوا یا مقام تنازعہ فیہ۔

(۲) شہادت شخصی یعنے بیان گواہ - مثلاً بیان زید۔

(۳) شہادت دستاویزی یعنے وہ جو حروف یا ہندسون یا نقوش سے ظاہر ہو۔

چونکہ ہر سہ قسم کی شہادت چند قسم پر منقسم ہے لہذا اونکو شجرہ مفصلہ ذیل سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

شہادت
- زبانی
  - بلاواسطہ
  - باواسطہ
- دستاویزی
  - اصلی
    - مادی
    - غیر مادی
  - نقلی
    - مادی
    - غیر مادی
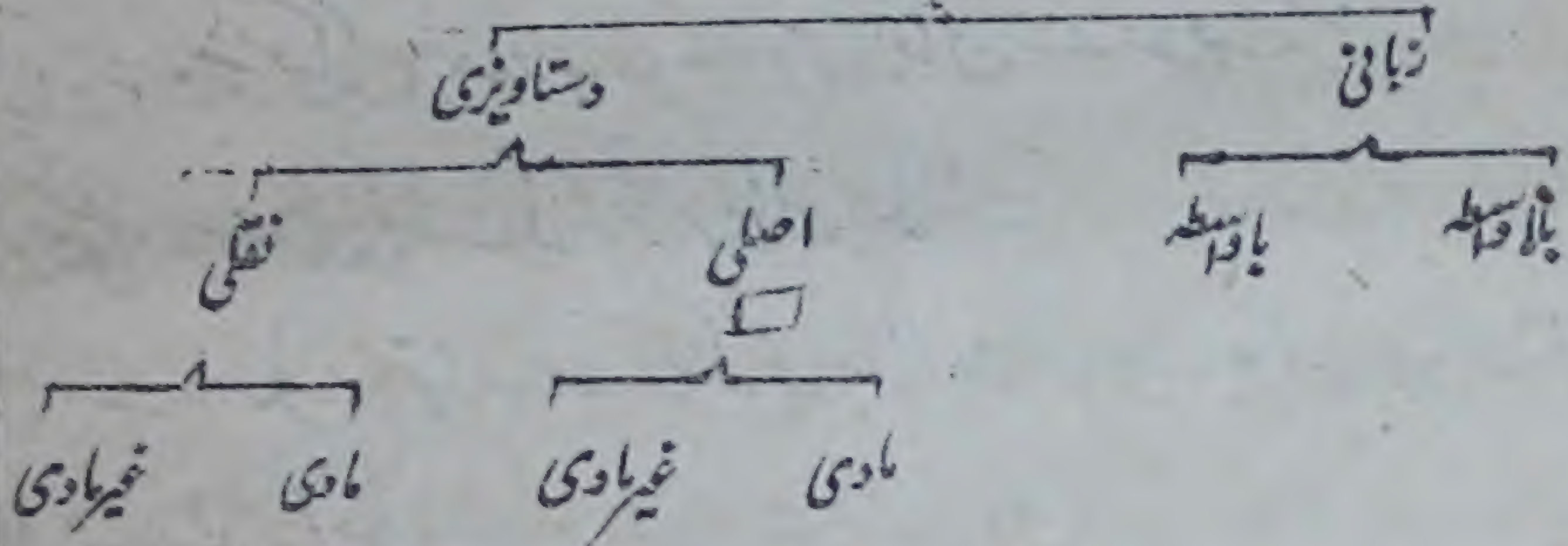
شہادت نقلی کی صورتین دفعہ (۶۳) قانون شہادت مین بیان ہوئی ہین جنکی افسران پولیس کو کم ضرورت پڑتی ہے لیکن بموجب دفعہ (۶۰) شہادت زبانی تمام صورتون مین بلاواسطہ ہونا چاہیے یعنے -

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہے جسے دیکھ سکتے ہین تو لازم ہے کہ وہ شہادت شہادت ایسے گواہ کی ہو جو یہ کہے کہ مینے اوس واقعہ کو دیکھا۔

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہے جسے سن سکتے ہین تو وہ شہادت شہادت ایسے گواہ کی ہونا چاہیے جو یہ کہے کہ مینے اوس واقعہ کو سنا۔

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہے جو کسی اور حس سے یا اور کسی طور پر محسوس ہو سکتا ہو تو وہ شہادت ایسے گواہ کی ہونا چاہیے جو یہ کہے کہ مینے اوسکو اوسی حس سے یا اوسی طور پر محسوس کیا۔

اگر نسبت کسی راے یا ایسے وجوہ کے ہو جنکی بناپر وہ راے قائم کی جاے تو چاہیے کہ وہ شہادت ایسے شخص کی ہو جو اون وجوہ پر ایسی راے اپنی رکھتا ہو۔

لفظ سُنی سُنائی شہادت سے وہ شہادت مراد ہے جسکو عوام الناس غلطی سے سماعی شہادت کہتے ہین لیکن سماعی شہادت اور سنی سنائی شہادت مین بہت بڑا فرق ہے۔ بیان ہر واقعہ کا جسکے وجود کا علم حواس سامعہ سے معلوم ہوتا ہے شہادت سماعی ہو سکتی ہے اور سُنی سُنائی شہادت صرف اوس بیان کو کہتے ہین جو کہ کسی واقعہ کے وجود کی نسبت دوسرے شخص سے سنکر کہا گیا ہو۔ مثلاً بیان زید کہ مینے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سُنا سماعی شہادت ہے لیکن بیان زید کہ مجکو عمرو کی زبانی معلوم ہوا کہ بکر غل مچاتا تھا سُنی سُنائی شہادت ہے۔

تفتیش مقدمہ مین جب یہ امر معلوم کرنا ہو کہ کوئی دستاویز کسکی لکھی ہوئی ہے تو راے اوس شخص کی جو اوس آدمی کے دستخط پہچانتا ہو جسکا اوس دستاویز کا لکھنا یا اوسپر دستخط کرنا خیال کیا جاے بہ تجویز اوس امر کی کہ یہ تحریر یا دستخط اوس شخص کے ہین یا نہین واقعہ متعلقہ ہے۔ (دیکھو دفعہ ۴۷)

یہ امر تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ شہادت کا حاصل ہونا بدون کسی خاص وجہ مانع کے دشوار نہین ہے کیونکہ مقتضاے انسانی یہی ہے کہ جدید واقعات یا حالات کو تعجب کی نظر سے دیکھکر فسانون کے طور پر ہمنشین اور دوستون مین بیان کیا جاوے اور جو حالات کسی

جلسہ مین بیان ہوتی ہین یا چند شخص واقف ہو چکتے ہین اونکا مخفی رہنا ناممکن ہے بلکہ ہمیشہ رفتہ رفتہ ایسی خبرین یا افسران تفتیش کنندگان کے گوش گذار ہوتی رہتی ہین اور چونکہ اکثر ہر جرم کو چند آدمی جمع ہوکر بہ رازداری کسی اور شخص کے کیا کرتے ہین اور پھر موقع تک پہونچنا اور وہان سے واپس آنا ہمیشہ ایسی حالت مین نہین ہو سکتا کہ اوسسے کوئی شخص آگاہ ہی نہو بلکہ جو جرائم کسی مشورہ یا اہتمام سے ساتھ وقوع ہوتے ہین اونمین علی العموم سراغرسانی کے اسباب زیادہ تر پیدا ہوا کرتے ہین۔ بعض مقدمات مین اگر معاملہ کے اخفا کرنیکا انتظام قبل از وقوع کیا جاتا ہے تو کچھ افشاے راز مین دقت ہوتی ہے مگر وسائل سراغرسانی کالعدم نہین ہو سکتے۔

یہ کلیہ ہے کہ ایک واقعہ دوسرے واقعہ سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اکثر ایک ہی واقعہ منکشف شدہ سے معاملہ کی اصلیت کھل جاتی ہے اور پھر وہ ہی اہتمام اور وہ ہی مشورے یا وہ اسباب جو جرم کے وقوع کے باعث ہوتے ہین یا کسی ارتکاب جرم مین اونکی وجہ سے آسانی ہوا کرتی ہے یا کسی ضرورت سے وہ کام مین لائے جاتے ہین بالآخر ہر مقدمہ کے ثابت ہو جانے کے لیے ایک سبب قرار پا جاتے ہین۔

چوتھا طریقہ ترتیب ہے اور اوس ترتیب کے میرے نزدیک دو حصہ ہین۔

اول۔ مابین انکشاف۔

دوم۔ مابعد انکشاف۔

ترتیب مابین انکشاف سے یہ مراد ہے کہ ہر کارروائی ٹھیک وقت پر اسطور سے کیجاوے جو طریقہ عمل قانون یا کسی اور حکم کے ذریعہ سے معین کیا گیا ہو۔

ترتیب مابعد انکشاف کے یہ معنی ہین کہ تمام واقعات بیان شدہ کو جمع کرکے اسطرح پر

مسلسل کیا جاوے کہ مجموعی حالت پر نظر ڈالنے سے ہر واقعہ جسکا ثابت کرنا مقصود ہو آسانی کے ساتھ ذہن مین آجاوے اور عدالت کو ہر امر مین راے قائم کرنے مین ہر طرح کی سہولیت واقع ہو۔

بعض حالتین جنکو مین آئندہ بیان کرتا ہون مابین انکشاف مقدمہ کے پیش آتی ہین جنمین بعض دفعہ بے ترتیبی اختیار کرنے سے اور بعض مواقعات مین ناتجربہ کاری سے ایسی خرابیان ظاہر ہوتی ہین جو بالذات موثر معاملہ ہوتی ہین یا تفتیش کنندون کی ناقابلیت کی دلیل بنجاتی ہین مثلاً۔

**روزنامچہ خاص کا لکھنا**

روزنامچہ خاص ایک کیفیت کارروائی ہر ایک اہلکار پولیس کی بابت تحقیقات موقع کے ہے جسمین وہ مصروف رہا اور جسمین وقت شروع اور ختم تحقیقات اور مقامات معائنہ شدہ اور تدبیرات جو وقتاً فوقتاً عمل مین لایا اور طریقہ دریافت امورات یا حالات متعلقہ مقدمہ کا درج کرتا ہے اسلیے کہ روزنامچہ صرف اہلکار پولیس بالاتر کے لیے ہے تاکہ بذریعہ اوسکے وہ اپنے ماتحتون کی کارروائی کی نگرانی اور اصلاح کرسکے اور یہ بھی معلوم کرسکے کہ جو تدبیرات عمل مین لائی گئین وہ مکمل اور مناسب ہین یا نہین۔

روزنامچہ خاص کی ضرورت بالخصوص بابت کارروائی اہلکار پولیس اور طریق دریافت ثبوت اون واقعات یا حالات کے ہی جو اوس طور پر منکشف ہوے ہون کہ بندش باندھنے کا موقع نہ مل سکے اور صاحبان سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع یہ معلوم کرسکین کہ اوسکے

اہلکار ماتحت اپنی کارروائی مین مصروف اور مستعد ہین اور بحیلہ مصروف ہونے کے تحقیقات موقع مین سستی تو نہین کرتے۔

انتخاب یادداشت صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس بابت سنہ ۹۲ع جو اوپر لکھا گیا ہدایت کے لیے کافی ہے لیکن دفعہ (۱۷۲) مجموعہ ضابطہ فوجداری بھی اس موقع پر ملاحظہ طلب ہے۔

ہر اہلکار پولیس کو جو ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۹۲ع کے مطابق مقدمہ کی تفتیش مین مصروف ہو لازم ہے کہ اپنی تفتیش کی کارروائی روزبروز ایک روزنامچہ مین لکھتا جائے اور اوسمین وہ وقت جبکہ اطلاع اوسکے پاس پہونچی تھی اور وہ وقت جبکہ اوسنے تفتیش شروع اور ختم کی اور وہ مقام یا مقامات جنکو اوسنے معائنہ کیا مع کیفیت اون حالات کے جو اوسکی تفتیش سے دریافت ہوے اوسمین درج کرے۔

دفعہ (۱۶۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر اہلکار پولیس جو کسی تفتیش مین مصروف ہو مجاز ہے کہ اظہار زبانی ایسے ہر شخص کا لے جو مقدمہ کے واقعات و حالات سے واقف معلوم ہو اور ہر بیان کو جو منظر مذکور کرے قلمبند کیا جاے۔

صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس نے بذریعہ سرکلر نمبر ۴ مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۹۱ع یہ ہدایت کی ہے کہ روزنامچہ خاص کاغذ راز ہے جسکو نہ ملزم اور نہ اوسکے کارپرداز طلب کرانے کے یا معائنہ کرنے کے مستحق ہین اوسمین کل کارروائی اہلکار تفتیش کنندہ و تفصیل کام و تفصیل مال برآمد شدہ و حالات جو تفتیش سے ظاہر ہوے مع نام اشخاص جنکی تفتیش کی گئی اور خلاصہ امور واقعی جو ہر شخص کے بیان سے متحقق ہو درج ہوگا۔

اظہارات زبانی متذکرہ دفعہ (۱۶۱) سے اہلکاران پولیس کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ منشار دفعہ مذکور امر لازمی نہین ہے بلکہ اختیاری ہے صرف گواہان ضروری کے بیان قلمبند ہون اور یہ عمل بھی شاذ و نادر کیا جاے اور جب بموجب دفعہ مذکور کوئی بیان قلمبند کیا جاوے تو سوال و جواب کے طور پر لکھا جاوے اور اوسپر اہلکار تفتیش کنندہ کے دستخط ثبت ہون۔

دفعہ (۱۵۷) مجموعہ ضابطۂ فوجداری کے ملاحظہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تفتیش موقعہ سے صرف یہ غرض ہے کہ مقدمہ کے واقعات اور حالات منکشف ہو جائین اور مال و مجرم کی سراغ رسانی اور گرفتاری عمل مین لائی جاے۔

اصل مین روزنامچہ پولیس کا اسوجہ سے ایک کاغذ متعلق راز قرار دیا گیا ہے کہ وہ اہلکاران پولیس کا ایک ذاتی علم ہے جو اونکو کسی طور پر حاصل ہوا ہو اور جو حقیقت مین موجب قانون شہادت کے عدالتی کارروائی مین شامل نہین ہے۔ مگر کارآمد اور مفید تر وہ حالات ہین جو کسی طور سے واقعہ متعلقہ قرار پاتے ہین یا فی نفسہ معاملہ مین کچھہ اثر پیدا کرتے ہین لہذا ایسے بیان جو کسی مقدمہ مین سماعت کیے جادین اونکو بغور سنکر اور ضروری جرح کر کے معاملہ زیر بحث سے ایک ذاتی علم حاصل کرنا چاہیے اور اوسکو بقید نام و سکونت شخص مظہر اپنی کارروائی روزانہ مین اسطور پر درج کرنا چاہیے کہ متعلق بہ واقعات امورات کی یادداشت کماحقہ اون حالات کے سمجھنے کے واسطے ضروری ہو جنکی بابت کہ وہ بیان کیا گیا خصوصاً یہ طریقہ کہ زید نے ہمارے روبرو حاضر ہو کر یہ بیان کیا اور اوسکے بعد اوسکا لفظ بلفظ بیان لکھا گیا ایک بیان ہے اور یہ لکھنا کہ زید سے مجکو یہ دریافت ہوا افسر پولیس کا ایک علم ہے اور جب ذاتی علم کے طور پر کوئی حال یا کسی بیان کا نفس مطلب روزنامچہ خاص مین ظاہر کیا جائیگا تو ایسا روزنامچہ جسمین وہ تمام خبرین جو باعتبار اونکے عہدہ کے افسران پولیس کو حاصل ہوتی ہین یا

ایک کیفیت راز قرار پاجاتی ہے جسکے دیکھنے کے ملازم اور اوسکے کارپرداز مجاز نہین ہین چنانچہ بالآخر سرکلر ڈاکٹ نمبر ۴۰۸۷ (الف) بابت سنہ ۹۲ء مکرر جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس ممالک مغربی وشمالی واودھ نے اس معاملہ مین جاری فرمایا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے۔

اہلکار پولیس تفتیش کنندہ کو لازم ہے کہ روزنامچہ خاص مین بیانات تحریری گواہون کے درج نکرے بلکہ خلاصہ اون اطلاعون کا جو ہر گواہ سے بذریعہ استفسار زبانی حاصل ہون اپنی عبارت مین اپنے افسران اعلی کی اطلاع کے لیے قلمبند کرے اور حسب ذیل توضیحات بخوبی عمل کیا جاے۔

(۱) ہر حالت مین چاہیے کہ صرف اونھین گواہون کے جو بیانات ضروری ہون اور نہ کہ کل گواہون کے بیانات جو روانہ عدالت کیے جائین ضبط تحریر مین لاے جادین۔

(۲) چاہیے کہ عموما بیانات تحریری گواہون کے مطلق قلمبند نکیے جاین بجز اسکے کہ اہلکار تفتیش کنندہ کو اس بات کا احتمال ہو کہ ترغیب پہونچنے پر عدالت مین وہ لوگ اپنے بیان کو بدل دین گے۔ ایسی صورت مین عموما مناسب یہ ہوگا کہ ایسے گواہون کو روبرو مجسٹریٹ قریب تر کے لے جاوے اور اونکے بیانات کو بحلف تحریر کراوے۔ اگر کوئی مجسٹریٹ قریب تر نہو تو صرف ایسی صورت مین اہلکار تفتیش کنندہ کو چاہیے کہ حسب طریقہ مندرجہ سرکلر نمبر ۴ سنہ ۹۱ء کے بیانات گواہون کے مفصل طور پر قلمبند کرے۔

(۳) اس معاملہ مین احتیاط رکھنا چاہیے کہ اون اشخاص کے نام اپنے روزنامچہ مین درج نکرین جنسے کہ زبانی استفسار کرنے پر اونھین کوئی اطلاع حاصل نہوئی ہو۔

(۴) جس کسی روز اونکو معاملہ تفتیش مین زیادہ کارروائی کرنیکا موقع نہ ملے

تو چاہیے کہ فضول تحریر سے باز رہکر صرف مختصر کیفیت اوسکی کہ اوس دن کن کاموں مین مصروف رہے درج کردیوین۔

یہ امر ظاہر ہے کہ اکثر اشخاص واقفت الحال مقدمہ اپنی خواہش یا ارادہ سے بلا کسی غرض مشترک کے پوری باتین جو فی الحقیقت اونکو معلوم ہوتی ہین یا جنکو کسی طور سے وہ اپنے علم سے کسی طرز بیان مین ظاہر کرسکتے ہین یا جو امورات واقعہ مین مفید مطلب ہوتے ہین بیان نہین کرتے بلکہ ہمیشہ استفسار اور جرح مین بیان کو وسعت ہوجایا کرتی ہے نہ ہر شخص مظہر اس امر پر قادر ہے کہ متعلق بہ واقعات باتون کو سچے پیرایہ مین کیونکر ظاہر کرنا چاہیے نہ کوئی شخص سماعی باتون کو یا چشم دید واقعات کو بلا ارادی کوششون کے اصلی الفاظ اور واقعی طرز سے ادا کرسکتا ہے نہ اسطرف توجہ کی جاتی ہے بلکہ بہ حسب رواج زمانہ لوگ پوری باتین طرز ساختی مین بیان کرنے کے عادی ہین۔

جب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی واقعہ اوسکے روبرو وقوع ہوا ہے تو یہ امر مسلمہ ہے کہ فاعل کے ایسے ہر فعل سے جس سے وہ واقعہ پیدا ہوا شخص مظہر واقف ہے یعنی جب یہ ظاہر کیا گیا کہ زید نے بکر کو میرے روبرو مار ڈالا تو وہ یہ بھی جانتا ہے کہ حملہ کیونکر اور کس آلہ سے کیا گیا یا جب یہ ظاہر کیا گیا کہ مین قاتل اور مقتول سے اچھی طرح واقف ہون تو اس امر کے باور کرنیکی وجہ معقول ہے کہ ایسا شخص وجہ قتل سے بھی واقفیت رکھتا ہے۔

اکثر اتفاق پیش آیا کہ ملزم اور مستغیث اور گواہون کے بیان سے ایسے اشخاص کے نام ظاہر ہوے جنکے بیانات بالآخر مقدمہ مین زیادہ تر مفید ہوے مثلاً ملزم بیان کرتا ہے کہ مین موضع اجودھیا پور کی آبادی مین ہوکر مع راس مسروقہ موضع محبت پور دیہ مسکن خود پر پہونچا۔ دریافت کرنے پر اوسنے یہ اور ظاہر کیا کہ اجودھیاپور کی آبادی کے قریب مجکو

ایک شخص خالد جسکو مین پہلے سے جانتا ہون ملا تھا اب اس بیان سے اوس شخص کا نام ظاہر ہوتا ہے جسنے مال مسروقہ کو ملزم کے قبضہ مین دیکھا ہے اور یہ وہ شہادت ہے جو الزام داشتن مال مسروقہ کے ثابت کرنے کے لیے کارآمد ہے۔

**موقعہ کا ملاحظہ**

موقعہ کے ملاحظہ سے یہ مقصود ہے کہ کسی واقعہ کا ایک مقام خاص پر وقوع ہونا ثابت کیا جاوے اسوجہ سے مجرمان کی آمد و رفت یا کشاکشی کے نشانات یا کسی قسم کی دوسری علامتین جو نمایان معلوم ہون یا مجرمان کے حملون یا دوسرے حرکتون سے کسی شے مین جو تغیر واقع ہوا ہو اور نیز وہ حالتین جو ارتکاب جرم مین بے احتیاطی سے پیدا ہو گئی ہون اور جو شکل اور لباس اور طریقہ گفتگو اور وضع کسی خاص ملک یا مقام کے مجرمون کی شناخت کی نسبت بیانات سے فوراً معلوم ہو مع وجہ امکان شناخت اور تذکرہ تاریکی اور روشنی باحتیاط فوراً یا اگر ایسا موقع نہو تو وقتاً فوقتاً درج روزنامچہ کیا جاوے۔

مجرمون کا حلیہ اور اونکی تعداد معلوم کرنے مین ایک خاص احتیاط عمل مین لانا ضرور ہے کیونکہ فطرتی گھبراہٹ اور واقعی اضطراب سے اصلی صورتون یا صحیح تعداد معلوم کرنے مین ضرور غلطی ہوا کرتی ہے اور بالآخر یہ غلطی گرفتاری مجرمان کے وقت مقصود نتیجہ تفتیش کو کوشش لاحاصل کر دیتی ہے۔

ایک ڈاکٹر کی راے ہے کہ بندوق چھوڑنے والے کا شناخت کرنا اوسی وقت ممکن ہے جب دیکھنے والا پانچ قدم یعنی پانچ گز کے اندر ہو اور خط مستقیم کے ایک جانب کو ہو یا اوسوقت مین جب بندوق کسی چھوٹی جگہ کے اندر چھوٹے اور دیکھنے والا اوسوقت جھکا ہو۔ اونکی یہ بھی راے ہے کہ شناخت بارود پر موقوف ہے اور عمدہ انگریزی بارود کی روشنی سے شناخت کرنا

لازمی امر ہے لیکن دیسی بارود جسمین دھُوان زیادہ ہوتا ہے اوسکی روشنی سے تھوڑے فاصلہ پر بھی شناخت کرنا محال ہے۔

**ضرورت تفتیش موقعہ**

ہر جرم جس موقع پر وقوع ہوتا ہے وہان اکثر ایک حالت پیدا ہو جاتی ہے اوس سے بعض دفعہ جرم کی نوعیت سمجھنے مین یا غیر معلوم واقعات کے معلوم کرنے مین ایک طرح کی رہنمائی ہوا کرتی ہے اور جب کسی حالت یا معاملہ کا وجود قائم ہو جاتا ہے تو اوسکے لیے فاعل کا ہونا بھی لازم آتا ہے اور ہر فاعل کے لیے یہ ضرور نہین کہ ارتکاب جرم کی حالت مین جبکہ عام طور پر ایک گھبراہٹ و امنگیر ہوتی ہو معمولاً اپنی حرکتون کو ایسا مخفی کیے رہے کہ کسی شخص غیر کا واقف ہونا غیر ممکن ہو تسلیم کیا جاوے۔

یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ کوئی جرم کسی موقع پر وقوع نہین ہوتا جبتک ایسے اشخاص کو شریک یا رازدار نہین بنایا جاتا جو اوسے موقعہ کے قریب مین جہان کوئی جرم وقوع ہوا آباد ہو یا کسی اور ذریعہ سے کوئی اور شخص اوس موقعہ کے حالات سے کماینبغی واقفیت حاصل کر چکا ہو علاوہ اسکے جرم وقوع شدہ کی بعض حالتین یا خاص علامتین مجرمون کی مشہور عادتون کی طرف خود بخود متوجہ کر دیتی ہین یا موقع سے مجرمون کی آمد و رفت کا کوئی سمت قرار پاکر خیال کسی ایسے خط مستقیم پر چلا جاتا ہے کہ جس سے اصلی مرتکب نظر آنے لگتے ہین اور جب معلومات سے اونکے تعلقات کی واقعات موجودہ سے کوئی مناسبت ظاہر ہوتی ہو تو مختلف ذریعے تفتیش کے لیے پیدا ہو جاتے ہین۔

**مقاصد تفتیش**

ہر جرم کی ایک نئی صورت اور جدید حالت ہوتی ہو بلکہ ایک ہی قسم کے جرم ہمیشہ ایک تازہ کیفیت کے ساتھ وقوع ہوتے رہتے ہین اسوجہ سے صورت

انکشاف اور تنقیح واقعات کی یکسان قسم مین بیان نہین ہوسکتی لیکن ہر حالت سے باقاعدہ اور موثر مقدمہ واقعات کی شہادت پیدا کرنا مقصود ہوتا ہی اسوجہ سے مقننون نے واقعات کے تین طریقے ترتیب کے بیان کیے ہین -

(۱) مثبتہ اور منفیہ -

(۲) ظاہری اور باطنی یعنے ذہنی -

(۳) حادثات اور حالات اشیاء -

مثبتہ وہ واقعات ہین جنسے کسی امر کا وجود ثابت ہوتا ہو - اور منفیہ وہ ہین کہ جنسے عدم ثابت ہوتا ہو - اور واقعہ ظاہری وہ ہی جو حواس خمسہ بیرونی یعنے آنکھ - ناک - کان - زبان یا اور جسم سے محسوس ہو - اور واقعہ باطنی وہ ہی کہ جو صرف ذہن مین موجود ہو مثلاً ارادہ قتل جو قاتل کے ذہن مین ہو ایک واقعہ باطنی ہے نسبت تیسری ترتیب کے یہ بیان کرنا فرق ہی کہ ہر واقعہ یا تو ایک حادثہ ہوتا ہی یا ایک حالت ہوتی ہے مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثہ ہی اور اوسکا پڑا ہونا ایک حالت ہی -

بعض مقننون کی راے مین فعل اور حادثہ ایک ہی چیز ہے لیکن ٹھیک راے یہ ہے کہ فعل صرف اوس حادثہ کو کہتے ہین کہ جو بذریعہ انسان کے ہو - لیکن ہر واقعہ اوسیوقت واقعہ متعلقہ کہا جائیگا جسکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معتدبہ پیدا ہو اور ہر واقعہ جس سے بنفسہ یا یہ تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسی کے حق یا ذمہ داری یا ناقابلیت کی لازم آتی ہو جسکے اثبات یا سلب کی کسی نالش یا کارروائی مین بحث کیجاے ایک امر تنقیح طلب ہے اور حقیقت مین امور تنقیح طلب واقعات مقصود بالذات کو کہتے ہین

ہر جرم جس طریقہ سے ترتیب دیا جاتا ہے وہ طریقہ یا اوس ترتیب مین جو لوگ ساعی
یا رازدار ہوتے ہین یا اون حالات سے واقف ہو چکے ہین اونکے بیان اور وہ تمام
حالات جنمین کوئی جرم ترتیب دیا گیا اور وہ نتیجہ جو کسی فعل مجرمانہ سے پیدا ہوتا ہو اور
وہ تمام اشیاء جو کسی صورت سے افعال مجرمانہ سے تعلق رکھتی ہون اور وہ
تنازعے اور وہ ضرورتین جو کسی جرم کی بنا پڑنے کے لیے باعث ہو سکتی ہین یا کسی
الزام کی تردید مین پیش ہو سکتی ہین اور وہ تمام واقعات جو بعید از قیاس اور خلاف
عقل نہین ہین بشرطیکہ اوس سے کسی الزام کی تائید یا تردید ہوتی ہو اور وہ بیان جنسے
کسی شخص کا ارادہ یا علم یا نیت یا بی احتیاطی یا نا رضامندی ظاہر ہوتی ہو امورات تفتیش
طلب ہین یا جب یہ معلوم کر لیا جاتا ہے کہ کوئی واقعہ کیونکر شروع ہوا اور کسطرح
ترتیب پایا اور کہان منتہی ہوا یا کس صورت سے ختم کیا گیا اور اوسکے نتائج کیا ہوے
تو تمام حالتین ظاہر ہو جاتی ہین کیونکہ ہر معاملہ کے سمجھنے کے لیے اوسے ترتیب کی
ظاہر کرنے کی ضرورت ہو جس شکل سے کوئی حالت پیدا ہوئی یا کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا
مع اسکے کہ اوسکی اطلاع پولیس کو کس فریق کے ذریعہ سے یا کسی اور طور سے کسقدر
عرصہ کے بعد ہوئی اور اوسپر کیا عمل ہوا یا فوراً کسی شخص نے اوس واقعہ کے بابت کسی
دوسرے شخص سے کیا کہا تھا یا کیا گیا تھا۔

ہر واقعہ کسی شخص معلوم یا غیر معلوم کا فعل قرار پاتا ہو اور ایسے تعلقات جو کسی جرم سرزدہ
سے حقیقت مین لازمی طور پر واسطہ رکھتے ہین اور جنسے کسی واقعہ کا وجود ثابت ہوتا ہو کر
وہ خود بخود اپنے فاعل سے منسوب ہوا کرتے ہین بلکہ بعض واقعات متعلقہ ایسے
ہوتے ہین جو مجرمان کے نام معلوم ہو جانے کی وجہ بنجاتے ہین۔ اور ہر فعل یا تو

ارادی ہوتا ہی یا اتفاقی لیکن دونون صورتون مین جو حالت ظاہر ہوتی ہی وہ ایک ایسا واقعہ ہی جس سے انسانی حرکتون کا نتیجہ سمجھ لینا آسان ہوجاتا ہے۔

معاملہ کی تفتیش اور واقعات کی تنقیح اور ملزمان غیر معلوم کو معلوم کرنا مثل نبضی حرکت کے صرف تجربہ پر ہی منحصر نہین ہی بلکہ یہ کام قیافہ شناسون کو بھی دوراندیش خیالات کا محتاج بناکر مجبور کرتا ہی کہ باشندگان حلقہ کے چال چلن اور اونکی طرز زندگی اور طریقہ معاش سے وقتاً فوقتاً واقفیت ذاتی حاصل کرکے ہمیشہ دماغی قوتون کو تازہ رکھین کیونکہ ہر مقدمہ مین اگر مجرم لامعلوم ہو تو افسر مہتمم اسٹیشن کو اس امر کی ضرورت ہی کہ با اطمینان خاطر استغاثہ کو بغور سنکر اور موقع واردات کو اچھی طرح پیش نظر رکھ کر حسب ذیل خیالات سے رہنمائی چاہے۔

**اول**۔ واقعہ جس موقعہ پر وقوع ہوا اوسجگہ یا اوسکے قریب مین کون کون شخص ایسے آباد ہین جو اس قسم کے جرم کے عادی ہین یا وہ ایسی جرم کے کسی خاص وجہ سے مرتکب ہوسکتے ہین۔

**دوم**۔ جرم جس طریقہ سے وقوع ہوا وہ طریقہ خاصکر کس شخص یا کس گروہ کا کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

**سوم**۔ اشخاص قسم اول اور دوم کے تعلقات رشتہ داری یا ملت کسی ایسے شخص یا گروہ مین ہین جنکی بابت یہ احتمال ممکن ہی کہ وہ لوگ اس جرم مین بہ واسطہ یا بلاواسطہ شریک رہے ہون۔

**چہارم**۔ جرائم متعلق مال مین دو امر لحاظ طلب ہین۔

۱۔ مال ضائع شدہ مخفی طور پر رکھا ہوا تھا۔یا۔

۲- معمولی طریقہ سے گھر کے کسی حصہ مین موجود تھا
یا استعمال مین لایا جاتا تھا-

بصورت اول قیاس کرنا ممکن ہر کہ اشخاص بیرونی گو بعض اوقات کسی ذریعہ سے اندرونی گھر
کے حصون مین رسوخ اور اشتباہ کے جو کسی بیان ہو کسی شخص کی نسبت کسی خاص طور بھی ہونا ممکن ہی
آمد و رفت رکھتے ہون وجہ معقول اس امر کے باور کرنے کی ہر کہ وہ اس مال کے ضائع
کرانیکے باعث نہین ہو سکتے بلکہ ہمیشہ وہی رازدار جو مخفی کرنیکے وقت موجود تھے یا وہ
شخص جسکو اس راز کے معلوم کرنیکا کسی طور سے موقع حاصل ہو بھیدی یا مرتکب قرار پا سکتے ہین یا
بصورت ثانی البتہ اشخاص بیرونی یا واقف الحال مثل ہمسایہ وغیرہ کے اکثر مشتبہ
ہوکر مجرم قرار پاتے ہین-

عادی مجرم جب کسی جرم کے مرتکب ہوتے ہین تو موقعہ کے حالت اور مدعیون کے بیان
سے اونکی بیباکی یا سینہ زوری یا کسی اور قسم کی چالاکی ظاہر ہوتی ہے- لیکن یہ بات یاد
رہے کہ عادی مجرمان کے گروہ مین ناتجربہ کار یا بیوقوف لالچی یا دن کے اوٹھائی گیرے
اکثر شریک نہین ہوتے برخلاف اون نوسیکھیرون کے جو جہالت کی تنگی مین یا اپنی
قوم کی حالت دیکھ دیکھ کر جوانی کے جوش مین کسی سنگین جرم کو کر گذرتے ہین لیکن معمولاً
تمام جرائم جو بیدردی اور بیباکی اور مجرمانہ طریقون سے وقوع ہوتے ہین اونکے وہی لوگ
مرتکب ہوتے ہین جو حقیقت مین اس طریقہ کے خوگر ہوکر بیرحمی اختیار کرتے ہین-

مقدمات اقدام نقب و نقب زنی بلانقصان و مداخلت بیجا بخانہ اور اون مقدمات مین
جنمین بہ نقد یا مال از قسم غلہ وغیرہ جسکی شناخت ناممکن ہے ضائع ہوتا ہو اور مرتکب معتقعہ
شناخت نہین ہوتی اور نہ کوئی خاص وجہ شبہ کرنیکی بہ نسبت کسی مجرم کے ظاہر ہوتی ہو

ملزمان کا ماخوذ ہونا دشوار ہوجاتا ہی۔ یہ ممکن ہے کہ کافی تفتیش و وسائل سراغ رسانی سے جو بعض مقدمات مین پیدا ہوجاتے ہین تخیلات ذہنی اور قرائن ظاہری سے تفتیش کنندون کو ایک ایسا علم نسبت کسی مجرم کے ہوجاتا ہی جو بعض آئندہ حالتون مین کبھی رہنمائی کیا کرتا ہی مگر بلا وجہ اِن مقدمات مین وقت کو صرف کرنا اکثر بیکار ہی دیکھا گیا ہی۔

## منتخب شرح قانون شہادت

**حالت ذہنی اور نیت کا ثبوت کیونکر ہوسکتا ہی**

(۱) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہ ثابت ہوا کہ اوسکے پاس ایک خاص شئ مسروقہ ہی۔

پس یہ واقعہ کہ اوسیوقت اوسکے پاس اور کئی اشیاء مسروقہ بھی تھین واقعہ متعلقہ ہی اسواسطے کہ اوس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ ہر شئ اور تمام اشیاء کو جو اوسکے پاس تھین مسروقہ جانتا تھا۔

(۲) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوسنے فریبًا دوسرے شخص کو ایک سکۂ منقلب حوالہ کیا جسا اوسوقت کہ وہ سکہ اوسکے پاس آیا منقلب جانتا تھا۔

یہ واقعہ کہ بروقت اوسکی حوالگی کے اوسکے پاس اور کئی سکۂ منقلب تھے واقعہ متعلقہ ہی۔

(۳) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوسنے عمرو کو فریبًا ایک منقلب روپیہ دیا۔ اسمین بحث اِس بات کی ہی کہ اوس روپیہ کا دینا ایک امر اتفاقی ہے یا نہین۔

یہ واقعات کہ عمرو کو حوالہ کرنے سے تھوڑی دیر پہلے یا پیچھے زید نے منقلب روپیہ بکر اور

خالد اور ولید کو بھی دیے تھے واقعات متعلقہ ہین اسواسطے کہ اوس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ عمرو کو روپیہ کا دینا اتفاقی نہ تھا۔

بیان یہ کیا گیا ہی کہ عقل انسانی یہ امر قبول نہین کرتی کہ متواتر افعال ایک ہی قسم کے اتفاقیہ ہون اور تجربہ انسانی سے یہ امر بعید ہی کہ ایسے افعال جنسے کہ اوس فعل اسکے کرنے والے کا کچھ فائدہ نکلے محض اتفاقی ہون اور اتفاق سے متواتر صادر ہوے ہون بلکہ تواتر افعال کا طبیعت کی عادت تسلیم کیجائیگی۔

بعض مقدمات ایسے ہین کہ جنکے ارتکاب سے مرتکب کی نیت ظاہر ہوا کرتی ہی مثلاً کسی شخص کی وجہ سے اوسکی بلا رضامندی کسی مال منقولہ کو لے لینا جرم سرقہ ہی اس مقدمہ مین اب یہ امر بحث طلب نہین رہا کہ ملزم کی نیت سرقہ کی تھی یا نہین کیونکہ یہ کافی ہی کہ اوسنے کسی شئے کو مالک کی قبضہ سے لے لینے کی نیت سے اوسکی بلا رضامندی بلا کسی استحقاق جائز کے حاصل کر لیا۔ اور بعض مقدمات مین فریب یا کسی امر معلوم کے دیدہ و دانستہ مخفی کرنے سے بدنیتی ظاہر ہو جاتی ہی اور بعض حالتون مین پچھلے تنازعے اور طبیعت کا اشتعال یا دیگر افعال مجرمانہ کا طرز یا طمع نفسانی کا خیال مرتکبون کی نیت کو خود ظاہر کر دیتا ہے۔

**حالت تفتیش مین کن امور پر فوراً لحاظ کرنا لازم ہے**

معمولاً ایک واقعہ دوسرے واقعہ سے ملحق ہوتا ہی یا ایک بیان سے جب کسی دوسری بیان کا لکھنا لازم آتا ہی تو خواہ مخواہ تفتیش کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہی لیکن تاہم حسب ضرورت اس امر پر لحاظ رکھنا ضرور ہی کہ کون واقعات کو اور کس بیان کو دیگر امورات تفتیش طلب سے واقعہ مقدم قرار دیکر قلمبند کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر موقعہ پر پہونچکر جب اول ہی مستغیث کا بیان لکھ لیا جاتا ہی تو امورات تنقیح طلب ظاہر ہو جاتے ہین اور ہر معاملہ تفتیش کنندہ کے ذہن مین آجاتا ہی بلکہ بعض دفعہ ایسے

بیان سے ایسا شبہ کرنا لازم آتا ہی یا قرین قیاس ہوتا ہی کہ اوسیوقت کسی مقام مین کسی شی کو تلاش کیا جاے یا کوئی اور خاص عمل کیا جاے۔ خصوصاً اون مقدمات مین جنمین کوئی شی متعلق مقدمہ ہوسکتی ہے یا اوس سے کسی قسم کی شہادت کا کوئی جز ظاہر ہوتا ہی یا اوسکے پیش کرنے سے کسی واقعہ کی تائید یا تردید ہوتی ہی یا کسی دوسری شئ یا ملزم کی شناخت ہوتی ہی۔ کیونکہ ایسے اشیار کا قبضہ مین آجانا اغراض تفتیش مین کسی خاص واقعہ کے ثابت کرنے کے لیے ایک ثبوت قطعی کا حاصل ہوجانا ہی۔

بعض وقعہ سنگین مقدمات مین اگر فوراً مجرمان کی تلاش نہین کی جاتی تو اونکو بھاگ جانیکا موقع مل جاتا ہی یا وہ شہادتین جو غفلت سے قلمبند کیجاتی ہین اور وہ فہرست مال مسروقہ جسمین معقول طور پر مال کا حلیہ فوراً نہین لکھا جاتا یا کوئی مال فوراً فہرست مین درج نہین کیا جاتا تو واقعی اور صحیح واقعات بھی مشتبہ ہوجاتے ہین۔

اسیطرح جب ملزم کی گرفتاری مین غفلت ہوتی ہی یا خیال ناقص گرفتاری سے باز رکھتا ہی تو ایسی عادتین ترک لازم کی خوگر بنادیتی ہین حالانکہ جب کسی شخص کی گرفتاری کی وجہ معقول موجود ہو تو اوسکو حراست مین لینا واجب ہوجاتا ہی۔

وجہ معقول کے معنے کسی جگہ بیان نہین کیے گئے صرف دفعہ (۱۰) قانون شہادت کی شرح مین یہ لکھا ہی کہ لفظ وجہ معقول سے شہادت بادی النظری مراد ہی مگر جب نوعیت ثبوت کافی مین اس لفظ کو شامل نہین کیا گیا تو وہ حالت جبکہ ثبوت ناکافی ہو اور کسی بیان یا کسی حالت سے ملزم کی گنہگاریکا حال تیقن کے درجہ کو پہونچ جاوے تو میرے نزدیک اوسکو وجہ معقول کہنا نامناسب نہوگا۔

یہ امر بھی غور طلب ہی کہ واسطے ثبوت کافی کسی واقعہ کے کسی مقدمہ مین حسب دفعہ (۱۳۴)

قانون شہادت یہ ضرور نہیں ہے کہ گواہ کسی خاص تعداد کے ہوں بلکہ وقعت شہادت پر لحاظ رکھنا چاہیے۔

## منتخب میڈیکل جیورس پروڈنس یعنی طب متعلقۂ فوجداری

**ملاحظہ نعش اور اوسکے تفتیش کا طریقہ**

بروقت ملاحظہ نعش جن امور کی نسبت پوری اطلاع حاصل کرنا چاہیے اونمین سے چند ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

(۱) جسوقت نعش برآمد ہوئی وہ گرم تھی یا سرد۔ نعش اینٹھی ہوئی تھی یا نہین۔

(۲) نعش مین بوسیدگی شروع ہوگئی تھی یا نہین۔

(۳) ٹھیک وقت موت کا کیا تھا۔

(۴) کسوقت کس مقام پر اور کسنے متوفی کو آخر مین زندہ دیکھا۔

(۵) نعش کس ہیئت اور کس وضع پر پڑی ہوئی تھی۔

(۶) نعش کے گرد اشیار۔ بوتلین۔ کاغذات۔ ہتھیار۔ یا گرے ہوے عرقیات کے موقع کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا اور اون اشیار کو جمع کرنا اور حفاظت سے رکھنا چاہیے۔

(۷) اگر جسم کے اوپر یا اوسکے حوالی مین خون کے نشان ہون تو اونکے ٹھیک مواقع کو اور اونکی چھوٹائی بڑائی کو غور سے دیکھ کر قلمبند کرو یہ بھی بیان کرو کہ خون تر تھا یا خشک۔

(۸) شخص متوفی پر کسی خاص قسم کے علامات ظاہر ہوے تھے یا نہین اور اگر ایسے علامات ظاہر ہوے تھے تو اونکا ظہور کسوقت شروع ہوا اور وہ کبتک رہے۔

(۹) کسی شے خوردنی یا غذا یا کسی مشروب یا دوا کے کھانے یا پینے سے کتنی دیر کے بعد

یہ علامات مترتب ہوئے۔

(۱۰) یہ علامتین کسیوقت موقوف بھی ہو گئی تھین یا موت تک بلا کمی کے قائم رہین۔

(۱۱) اگر کسی حصہ غذا یا دوا مین زہر کا شبہ ہو تو اوسکو حفاظت سے رکھنا چاہیے۔

(۱۲) جو مادہ قی اور دست مین اخراج ہوا اوسکو حفاظت سے رکھنا چاہیے جسوقت غذا یا قی جمع کرنے لگین تو ضرور ہی کہ ہر ایک شی کے واسطے ایک علیحدہ اور صاف ظرف استعمال کیا جاوے اور ایسے ظرف کو مضبوطی کے ساتھ بند کر کے جسوقت تک وہ طبیب کی حوالہ کیا جاوے بہت احتیاط سے رکھنا چاہیے۔

(۱۳) نعش کی بیرونی ہیئت کو اور تمام جبر و زیادتی کے علامات کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیے۔

(۱۴) تمام مشتبہ حالتون کو اور اون اشخاص کے بیانات کو جسپر کسی قسم کا شبہ ہو قلمبند کرنا چاہیے۔

(۱۵) حتی الامکان نعش کو باحتیاط نہایت جلد شفاخانہ بھیجنا چاہیے کیونکہ یہ امر ضروری ہے کہ نعش دواخانہ مین قبل بوسیدگی پہونچ جاے افسر پولیس کو چاہیے کہ خود اپنی ضرورتون کے واسطے واقعات کو اچھی طرح سے قلمبند کر لیوے کیونکہ اگر عدالت کو یہ بات ثابت ہو جاویگی کہ افسر پولیس نے واقعات کو غور سے دیکھا اور سمجھا ہی تو اوسکی شہادت کی عدالت مین بہت وقعت سمجھی جاوے گی۔

اگر ممکن ہو تو نعش کو پولیس کے آنے تک اوسی موقع و وضع پر چھوڑ دینا چاہیے جسمین وہ برآمد ہوئی تھی اور اگر پولیس فاصلہ پر ہے تو تاوقتیکہ عہدہ داران دیہی کے معائنہ تک اوسمین ہاتھ نہین لگانا چاہیے۔

## کھلے ہوئے زخمون کی جو موت کے بعد لگائی جاوین یہ پہچان ہے

(۱) ایسے زخمون مین سے خون کا جاری ہونا ممکن ہے لیکن یہ خون مقدار مین کبھی زیادہ نہین ہوتا۔

(۲) جو خون نکلتا بھی ہی وہ خون شریان کا نہین ہوتا اور پتلا ہوتا ہی۔

(۳) زخم کے کنارہ بند مگر ڈھیلے ہوتے ہین۔

(۴) خون جو ایسے زخمون سے نکلتا ہی وہ منجمد نہین ہوتا۔

اگر جسم پر زخم ہین تو نہایت احتیاط کے ساتھ اونکی چھوٹائی بڑائی اور ہئیت اور رُخ کو دیکھنا چاہیے۔ دیکھنا چاہیے کہ زخم زندگی مین لگے تھے یا بعد موت کے۔ کیونکہ علی العموم خون کا جاری ہونا صریح دلیل اسکی سمجھی جاتی ہے کہ زخم لگنے کے وقت جان موجود تھی لیکن یہ اصول ہمیشہ صحیح نہین پڑتا کیونکہ بعض اوقات مردہ جسم سے بھی خون جاری ہوتا ہے مگر ایسی صورت مین جو خون جاری ہوتا ہی اوسکی رنگت سیاہ ہوتی ہی اور وہ زیادہ رقیق ہوتا ہی اور انجماد بھی نہین ہوتا۔

یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ زخم کس مقام پر ہی اور کس جانب سے کس جانب کو گیا ہی تاکہ ظاہر ہو کہ مقدمہ قتل کا ہی یا خودکشی ہے مثلاً یہ امر خلاف قیاس ہی کہ جو شخص اپنے داہنے ہاتھ کو کام مین لانیکا عادی ہو وہ خود اپنے جسم پر ایسا زخم لگاے جو داہنے سے بائین طرف کو مائل ہو اسطرح سے اکثر دیکھا ہے کہ دوسرون کے لگاے ہوے زخمون کا رخ اوپر سے نیچے کی طرف کو ہوتا ہے۔

یہ کہنا ممکن ہے کہ خودکشی مین کسی آلہ کا قریب لاش کے ملنا ضروری امر ہے۔ ہلاکت کے وقت متوفی کے جسم پر جو لباس تھا اوسکو بہت غور سے دیکھنا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اوسپر کچھ ایسے نشانات ہین جو جسم کے زخمون یا چوٹون سے مطابقت

رکھتے ہین -

اس امر کے معلوم کرنے کے لیے کہ مقدمہ قتل کا ہی یا حقیقت مین خودکشی اوسکو بہت غور سے دیکھنا چاہیے اور زخمون مین تین چیزون کا دیکھنا ضروریات سے ہی -

اول موقعہ زخم کا -

دوم اوسکی حالت چھوٹائی بڑائی -

سوم اوسکا رُخ -

خودکشی کے زخم علی العموم سامنے کی طرف یا جسم کے داہنے بائین ہوا کرتے ہین لیکن بعض صورت مین اسکے خلاف بھی ممکن ہے مگر ایسے زخم کی نسبت جو پشت مین لگے اور سامنے کو نکل آوے بمشکل کہا جاسکتا ہے کہ یہ خودکشی کا زخم ہوگا -

عموماً متعدد زخمون کا جسم پر پایا جانا قتل کا احتمال پیدا کرتا ہی علی الخصوص جب کئی زخم مختلف حصون پر جسم کے ایسے ہون کہ اونمین سے ہر ایک مہلک سمجھے جاوین - جو لوگ نعش کو پہلے معائنہ کرتے ہین اونکو امور مندرجۂ ذیل کو نہایت غور سے دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیے -

(۱) - آیا متوفی کی نعش اسی وضع پر ملی ہی کہ خودکشی کرنے والا اپنے جسم کو اوس خاص وضع پر لا سکتا تھا -

(۲) - آیا آلۂ قتل کا فاصلہ نعش سے ایسا ہی کہ متوفی کا اوسکو ایسے مقام پر رکھنا خلاف قیاس سمجھا جاویگا ان امور کے دیکھنے سے پہلے نہایت احتیاط کے ساتھ دریافت کرنا چاہیے کہ نعش اپنے مقام سے ہٹائی تو نہین گئی یا کپڑون مین تغیر و تبدل تو نہین کیا گیا -

اگر آلہ قتل مثلاً چھرا یا تپنچہ متوفی کے ہاتھ مین پایا جاوے تو اوسوقت اس بات کا دیکھنا نہایت ضروری ہی کہ آیا وہ ہاتھ اوس آلہ کو زور سے پکڑے ہوے ہی یا آہستہ سے۔ اگر زور سے پکڑے ہوے ہی تو احتمال خودکشی کا ہی اگر آلہ جارح بالکل ہاتھ مین ڈھیلا ہی تو اوس صورت مین احتمال قتل کا ہے۔ کیونکہ عین موت کے وقت جسم مین ایک خاص قسم کا انقباض پیدا ہوتا ہے جس سے پٹھے سخت ہو جاتے ہین اور یہ انقباض موت کی اکڑ سے جو مرنے سے کئی گھنٹہ بعد پیدا ہوتی ہی بالکل علیحدہ ہی اگر مرنے کے وقت کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی ہتھیار ہو تو اوس انقباض کا یہ اثر ہوگا کہ ہاتھ اوسکو نہایت مضبوطی کے ساتھ پکڑیگا اور کئی گھنٹہ تک اوسے مضبوطی سے پکڑے رہے گا۔

اگر خون جسم پر ہو کر نیچے کو بہتا ہو تو یقین ہے کہ زخم ایسے حالت مین لگا ہی جسوقت متوفی کھڑا تھا برخلاف اسکے اگر زخم لگتے وقت متوفی پڑا تھا تو شاید بہت تھوڑا خون جسم پر ملیگا یا مطلق نہ پایا جاویگا۔

ہاتھون کے زخم کو بہت غور سے دیکھنا چاہیے کیونکہ ایسے زخمون سے قوی احتمال پیدا ہو سکتا ہی کہ یہ حفاظت خود اختیار کیے وقت یا ہاتھون سے وار بچانے کے وقت پہونچی ہین۔

اگر نعش کے قریب خون آلودہ نشان پیر کا ایسا پایا جاوے جو ملزم کے پیر کے مماثل ہو تو بہتر یہ ہی کہ ملزم کے پیر کا نشان علیحدہ لیا جاوے اور ان دونون نشانات کا پھر باہم مقابلہ کیا جاوے اسیطرح اگر پیر کا نشان نرم مٹی پر ہو تو مقابلہ کے واسطے ملزم سے اوسی نشان پر پیر نہین رکھوانا چاہیے بلکہ اوسکے پیر کا الگ نشان بنوانا چاہیے

اور پہران دونون نشانات کا مقابلہ کرنا چاہیے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ چلنے اور دوڑنے اور کھڑے ہونے کی حالت کے نشان پا ہر ایک انسان کے علیحدہ ہوا کرتے ہین۔
یہ امر لازمات سے نہین ہی کہ قاتل کے لباس پر یا جسم پر خواہ مخواہ خون کے نشانات پاے جاوین تاہم کپڑون پر خون کا نہونا بہت صورتون مین ملزم کی بیجرمی کے ثبوت مین پیش ہوا ہی البتہ اگر یہ ثابت ہو سکے کہ ملزم نے واقعہ قتل کے بعد ہی غسل کیا یا اپنے کپڑے دھوئے تو یہ مفید مدعا ہوگا۔
سنہ ۱۹۳۴ء مین ایک عجیب مقدمہ ہوا۔ ایک شخص کے گھر مین ڈاکہ پڑا ایک ڈاکو کی اونگلی مستغیث نے دانت سے کاٹ لی۔ یہ ٹکڑا اونگلی کا اسپرٹ مین رکھا گیا اور اسی کے ذریعہ سے مجرم گرفتار ہوا۔

**بعد موت کے ہڈی کا ٹوٹنا** کل اطبا متفق الراے ہین کہ موت کے بعد ہڈی کا ٹوٹنا نہایت مشکل ہی مرنے کے بعد ہی عضلات کی لچک جاتی رہتی ہے علاوہ اسکے زندگی کی حالت مین جب ہڈی ٹوٹتی ہی تو اوسکے ساتھ ہی خون بھی نکلتا ہی اور اوس مقام کے آس پاس پھیلتا ہے اور اگرچہ موت کے بعد فوراً ہی چوٹ لگائی جاوے تو خون کا نکلنا ممکن ہی لیکن احتمال قوی یہی ہی کہ ایسی صورت مین خون نہ نکلیگا۔

**ڈوب مرنے مین**۔ موت کا باعث وہی ہی جو گلا گھوٹنے مین اور ان دونون صورتون مین اندرونی علامات ایک دوسرے کے مماثل ہوتے ہین۔
علامت بیرونی یہ ہی کہ متوفی کے بالون کی تمام جسم پر دانے سے پڑجاتے ہین لیکن یہ علامت اوسیوقت پائی جاتی ہے جسوقت نعش کئی گھنٹہ پانی مین رہ چکی ہو اور پانی سے نکالنے کے بعد ہی معائنہ کیجاوے تو یہ علامت اس بات کی ہے کہ متوفی زندگی کی حالت مین پانی کے اندر

گرا ہے۔ لیکن بعض ڈاکٹرونکی راے ہی کہ یہ علامت اور حالتون مین بھی پیدا ہوجاتی ہے
مگر ڈوب مرنے کی صورت مین چہرہ زرد اور سکون کی حالت مین ہوتا ہی اور اوسپر ایک ملائمت
ہوتی ہی آنکھین نیم باز پپوٹے نیلے اور دیدے پھیلے ہوے۔ مُنھ بند یا آدھا کھُلا ہوا
زبان پھولی ہوئی اور متورم اور بعض اوقات اوسپر دانتون کے نشان اور ہونٹون اور نتھنون پر
ایک قسم کا لعاب دار کف۔ قضیب ایک عجیب طرح سے سُکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے اور
خاصکر یہ علامت کسی اور قسم کے ہلاکت مین نہین پائی گئی۔
اکثر ہاتھ کی مُٹھیان بند ہوتی ہین اور اونکے اندر پانی کے خس و خاشاک یا ریتی وغیرہ ہوا
کرتی ہی لیکن دیکھ لینا چاہیے کہ گھاس وہ ہی ہے جو اس پانی کے اندر ہوتی ہی اور سنگریزہ
اور ریتی وغیرہ بھی وہ ہی ہین جو اوس خاص پانی کی تہ مین پائی جاتی ہین۔

## پھانسی یا گلا گھوٹنے کی صورت مین نعش کا امتحان کسطرح پر کرنا چاہیے۔

۱۔ کیا حجرہ اندر سے بند تھا اور سواے دروازہ کے باہر نکلنے کا اور کوئی رستہ تھا۔
۲۔ آیا حجرہ مین کسی قسم کے ہتھیار یا خون کے دھبے یا ہاتھا پائی کے نشان ہین یا نہین۔
۳۔ متوفی کا لباس پھٹا ہوا اور اوسکے بال پریشان تو نہین ہین۔
۴۔ آیا لباس وغیرہ پر کوئی علامت ایسی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بعد موت کے نعش چھوئی
چھائی گئی۔
۵۔ لاش کا رُخ اور لباس کے قسم کو غور سے دیکھو۔
۶۔ متوفی کا وزن کیا ہی یہ اوس صورت مین کام آویگا جب رسّی کی مضبوطی اور وزن
اوٹھانیکی قوت سے بحث کیجاے۔

اگر ممکن ہو تو ایسے علامات کا فوراً فوٹو لے لیا جاوے۔

## جو بند گلا باندھنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے اوسکی تحقیقات

۱۔ اگر بند گلے مین موجود ہے تو اوسکے مقام کو نہایت عجلت سے دیکھنا چاہیے۔ تعداد او صورت گرہون کی اور گرہ باندھنے کا طریقہ (یعنی داہنے ہتے شخص کے باندھے ہوئے ہے یا بائین ہتے شخص کے) اور ٹھیک موقع گرہونکا قلمبند کرنا چاہیے اسکے بعد بند کو کاٹکر گلے سے علیحدہ کرنا چاہیے مگر اسطرح پر کہ گرہ قائم رہین۔

۲۔ اگر بند کھول لیا گیا ہے تو اوسکو طلب کرنا چاہیے۔

۳۔ بند دیکھو کس چیز کا بنا ہوا ہے۔

۴۔ بند کے کنارہ مثلاً اگر رسی ہے تازہ کٹی ہوئی تو نہین ہے۔

۵۔ بند کا گردن کے نشان سے مقابلہ کرو۔

۶۔ دیکھو بند کے اوپر کوئی میلا نشان پسینہ کا تو نہین ہے۔

۷۔ جس بند پر کوئی نعش لٹکی ہوئی تھی اوسکی مضبوطی یعنی وزن اوٹھانیکی قوت کسقدر ہے۔

۸۔ بند پر کوئی نشان خون کا تو نہین ہے۔ یا اوسمین کوئی بال یا اور کوئی چیز تو نہین لگی ہے۔

## بیرونی علامات

۱۔ متوفی کے جسم پر کوئی اور نشان زیادتی یا جبر کا تو نہین ہے۔

۲۔ اگر ایسے نشانات ہین تو کس آلہ سے لگائے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔

۳۔ آیا یہ زخم بجائے خود ہلاکت کے واسطے کافی ہین اور اگر کافی نہین ہین تو کیا ایسے ہین

کہ اِن سے خون بہت سا نکلا ہو۔

۴۔ یہ زخم بظاہر اتفاقی معلوم ہوتے ہین یا خود کردہ یا کسی دوسرے کے لگائے ہوئے

کیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زخم آپس کی ہاتھا پائی مین لگے ہون۔

اِن چیزون کو غور سے دیکھنا چاہیے۔

چہرہ۔ زرد ہے یا متورم۔ یا سکون کی حالت مین۔

مُنہ اور نتھنے۔ انہین کف تو نہین ہے۔

زبان۔ کس جگہ پر ہے۔ رنگ کیا ہے اوسمین چوٹ ہے یا نہین۔

آنکھین۔ پتھرائی ہوئی اور نمودار ہین یا نہین۔

پتلیان۔ پھیلی ہوئی ہین یا نہین۔

(نوٹ مؤلف)

بہرحال ایسی حالت مین زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بعض حالتین ایسی ہوتی ہین کہ بظاہر اتفاقیہ معلوم ہوتی ہین یا فی نفسہ مجرم ایسی حالت بنا دیتے ہین اور حقیقت مین ہلاکت مجرمانہ افعال کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہے لیکن جب کسی وفات کے معلوم ہونے مین شبہہ باقی رہجاے تو نعش کا ڈاکٹری ملاحظہ کو بھیجدینا لازم آتا ہے مگر ہمیشہ اور ہر حالت مین جنمین وجہ وفات زیر بحث ہو اہلکاران پولیس کو موقعہ کے حالت نعش کا حلیہ زخمون یا دیگر نشانات کی صراحت مفصل طور پر لکھ لینا آئندہ واقعات پیش آمدہ کی تفتیش مین بہت کچھ مدد دیتا ہے۔

جب کسی شخص کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ بحالت آکبشی کنوے مین گر کر مرگیا تو ڈول کا مع رسی کنوے مین ملنا کنوے کا بلاجنگلہ یا جنگلہ کشادہ خانہ ہونا یا کنوے کے اندر دیوارون پر گھسیٹ کے نشانات نمایان ہونا وجہ وفات کے معلوم کرنے کے لیے واقعات متعلقہ ہین۔

تالاب یا کسی دریا مین نہانا یا عبور کرنیکے لیے اندر داخل ہونا یا اوسکے کنارہ پر کسی ضرورت سے بیٹھکر پاؤن کا پھسل جانا ایک قیاس قائم کرنیکے لیے جس سے وجہ وفات کی سمجھ مین آجاے ایک قرینہ ہے۔

جانور جب انسان کو پھاڑتے ہین تو اونکے پنجون سے جسم کے حالت کے موافق ملبوسی پارچہ کی دھجیان اڑ جاتی ہین یا جب کوئی جانور سر یا پاؤن کے ذریعہ سے کسی شخص کو ٹکراتا ہے یا سینگ بھونکتا ہے یا کسی گاڑی وغیرہ کے دھکہ سے کوئی شخص کچلتا ہے تو ان تمام حرکتون مین اور مجرمانہ افعال کی حالتون مین ایک صورت امتیازی نعش کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ نہ معلوم ہو کہ شخص متوفی کون شخص ہے اور کہان کا باشندہ ہے تو قبل اسکے کہ نعش ملاحظہ کو روانہ کیجاے یا اجازت دفن کی دیجاے جہانتک جلد ممکن ہو نعش کو عام طور پر دکھا کر دریافت کرنا چاہیے کہ متوفی وضع سے کس قوم اور کس ملت اور کس مقام کا باشندہ معلوم ہوتا ہے اور بالآخر جو شے یا مال جسم متوفی پر موجود ہو اوسکو ذریعہ شناخت آئندہ خیال کرنا لازم ہے اور ہر حالت مین جب اوسکے کپڑون یا دوسری شی پر کسی قسم کے نشانات ہون جنسے کہ کسی جرم کے ہونیکا احتمال ممکن ہے یا کسی ہتھیار یا کسی اور قسم کا آلہ موقع پر دستیاب ہو تو ایک واقعہ کے ثابت کرنے کے لیے ایسی ہر شے متعلق مقدمہ ہے۔

## بقیہ انتخاب

## انتخاب میڈیکل جیورس پروڈنس

**علامات بیرونی** ڈاکٹر کیاسپر کی راے ہے کہ بطّ کی کھال[۱] ایک یقینی علامت ڈوب مرنیکی ہے لیکن یہ علامت اوس ہی وقت پائی جاتی ہے جبوقت نعش کئی گھنٹے پانی مین رہ چکی ہو اور

(۱) بطّ کی کھال (ڈک اسکن) انسرینا اوس خاص حالت جلد کا نام ہے جسمین بالونکی جڑ ابھری ہوئی ہوتی ہین اور ابھرے ہونیکے سبب سے شکل جلد کی بالکل بطّ کی کھال کی سی ہو جاتی ہے ۱۲

پانی سے نکالنے کے بعد ہی معائنہ کی جاوے۔ جسوقت جلد مین اس قسم کی سُکڑ جسکو بط کی کھال سے تعبیر کرتے ہین موجود ہو تو احتمال قوی یہ ہے کہ غریق زندگی کی حالت مین پانی کے اندر گرا ہے۔ لیکن بقول ڈاکٹر ٹیلر کے یاد رکھنا چاہیے کہ بط کی کھال والی علامت ہر ایک ایسی ہلاکت مین موجود ہوتی ہے جو کسی ناگہانی صدمہ سے ہوئی ہو مثلاً پھانسی سے مرنے کی صورت مین بھی۔ ڈوب مرنے کی صورت مین چہرہ زرد اور سکون کی حالت مین ہوتا ہے اور اوسپر ایک ملائمت ہوتی ہے۔ آنکھین نیم باز۔ پپوٹے نیلے اور دیدے پھیلے ہوے۔ مُنہ بند یا آدھا کھلا ہوا۔ زبان پھولی ہوئی اور متورم اور بعض اوقات اوسپر دانتون کے نشان۔ (ڈاکٹر جبورس اور ڈاکٹر گاہی کی راے ہے کہ یہ علامت نہایت شاذ ہے) ہونٹھون اور نتھنون پر ایک قسم کا لعاب دار کف۔ ڈاکٹر کیاسپر لکھتے ہین کہ مردون مین جو جیتے جی پانی مین گر کر مرے ہین قضیب عجیب طرح سے سُکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور یہ علامت کسی اور قسم کی ہلاکت مین نہین پائی گئی ہے۔

ڈوبی ہوئی لاشون پر اکثر اوقات زخم اور چھلجانے کے نشانات ہوا کرتے ہین۔ جسم کا چھلجانا اوسوقت مین ہوا کرتا ہے جب ڈوبنے والا شخص پانی کی تہ کو پہونچ جاوے یا کنوے مین جسم اوسکا کنارون سے ٹکراے اسیطرح گرتے وقت جسم یا سر کے کسی سخت چیز کے ساتھ ٹکرانے سے بھی زخم پیدا ہو جاتے ہین۔ ڈوبی ہوئی لاش پر زخم کا پایا جانا ایک قسم کا شبہ زیادتی کا پیدا کرتا ہے۔ لیکن ایسے زخم کی نسبت یہ راے قائم کرنے مین کہ زخم پانی مین گرنے سے پہلے لگایا گیا ہے بہت احتیاط چاہیے۔ محض زخم کے کنارون کا سکڑ جانا اسکی دلیل نہین ہوسکتی کہ زخم ڈوبنے سے پہلے لگا تھا۔ کیونکہ اگر گرتے وقت یا فوراً گرنے سے پہلے یا فوراً مرنے کے بعد بھی زخم لگے تو علامت پیدا ہوگی۔ زخم کا ڈوبنے سے پہلے یا ڈوبتے وقت لگنا اندرونی اعضا کی حالت سے مستنبط ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر اندرونی اعضا کی حالت سے کوئی علامت ڈوب مرنیکی نہین پائی جاتی

اور جسم پر ایسا زخم موجود ہی جو باعث ہلاکت کا ہو سکتا تھا تو ایسی صورت مین گویا یقین ہوگا کہ زخم ڈوبنے سے پہلے لگایا گیا تھا اور مری ہوئی لاش پانی مین ڈالی گئی تھی - البتہ جسوقت زخم گولی کا ہو یا کوچا ہوا ہو تو کوئی شک نہین پیدا ہو سکتا - لیکن جسوقت جسم پر کوئی کچلا ہوا زخم ہو مثلاً کھوپری پر چوٹ ہو جس سے کھوپری شق ہو گئی ہو اور خود یہ چوٹ باعث ہلاکت ہو سکتی ہو تو البتہ شبہہ ہوتا ہی اکثر ہاتھ کی مٹھیان بند ہوتی ہین اور اونکے اندر پانی کے خس و خاشاک یا ریتی وغیرہ ہوا کرتی ہی یہ یقینی علامت اسکی ہی کہ جسم زندگی کی حالت مین پانی کے اندر گرا ہی لیکن البتہ دیکھ لینا چاہیے کہ گھاس وہی ہی جو اوس پانی کے اندر ہوتی ہے اور سنگریزے اور ریتی وغیرہ بھی وہی ہین جو اوس خاص پانی کی تہ مین پائے جاتے ہین -

ڈوب مرنے مین ایک بہت بڑی علامت جسکی طرف لحاظ رکھنا چاہیے خون کا رقیق ہونا ہی بعض اطبا کی راے ہی کہ یہی ایک یقینی علامت ڈوب مرنے کی ہے لیکن یہ علامت بھی ہمیشہ نہین پائی جاتی اور اسکی نسبت اسیقدر کہا جا سکتا ہے کہ جسوقت یہ علامت موجود نہو اور اوسکے ساتھ اور علامات ڈوب مرنے کے بھی مفقود ہون تو ایسی صورت مین اس امر کا شبہ پیدا ہوتا ہی کہ ہلاکت کسی اور وجہ سے ہوئی ہے -

## نعش سڑنے کی مدارج اور اونسے ہلاکت کی زمانہ کا استنباط

جیسا کہ گارڈنر کے مقدمہ مین دیکھا گیا اس بات کا دریافت کرنا کہ نعش کتنی دیر سے مردہ ہی ایک نہایت ضروری امر ہو جاتا ہی اور اوسپر ملزم کی رہائی یا سزایابی موقوف ہو جاتی ہی - بوسیدگی شروع ہونے سے پہلے نعش کئی ایک مدارج طے کرتی ہی سب سے پہلے عضلات کی کشش ہی - اوسکے بعد نعش کا بتدریج ٹھنڈا ہونا - بعد اسکے موت کی اکڑ اور سب سے آخر مین بوسیدگی - بوسیدگی

ہمیشہ جسم کے خاص حصون سے شروع ہوتی ہی اور بعض اعضا ایسے ہین جو سب سے آخر مین سڑتے ہین
لیکن بوسیدگی بالکل آب و ہوا کی گرمی سردی پر موقوف ہی اور اسیوجہ سے یورپ مین جو زمانہ مختلف
اعضا کے سڑنے کے واسطے قرار دیا گیا ہی وہ ہندوستان مین صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ اس ملک مین
گرمی کی وجہ سے بوسیدگی بہت جلد شروع ہو جاتی ہی۔ لیکن وہ مدارج جو نعش کے سڑنے مین
گذرتے ہین اور وہ ترتیب جس سے مختلف اعضاے مین بوسیدگی پھیلتی ہے انگلستان اور
ہندوستان مین یکسان ہے اور موت سے چوبیس گھنٹے کے اندر طبیب بآسانی بتا سکتا ہی
کہ مرنے کو کتنا زمانہ گذرا ہے۔

ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ ایک سو صورتون مین جنکو اونھون نے اور ڈاکٹر ولکس نے قلمبند کیا کوئی
ایسی صورت نہین پائی گئی جسمین چار گھنٹے کے اندر نعش ٹھنڈی ہوئی ہو اور موت کی اکڑ شروع
ہوئی ہو چھ گھنٹے کے اندر نعش کا ٹھنڈا ہو جانا بھی ایک شاذ امر ہی اور اختناق کی صورت مین
تو عموماً آٹھ گھنٹے لگ جاتے ہین۔ ڈاکٹر براؤن سیکارڈ کہتے ہین کہ صحیح اور تندرست اشخاص
مین جنکا سر کاٹا گیا ہی یا جو دم خفا ہو کر مرے ہین موت کی اکڑ دس بارہ گھنٹے سے کم مین نہین شروع ہوتی۔
زمانہ موت کے درست استنباط کرنے کے بارہ مین جیسی ملفرسن کا مقدمہ کا اسگوٹ ۱۸۶۲ء نہایت
عجیب ہی اس مقدمہ مین نعش کو پہلے ڈاکٹر مکلوڈ نے ۱۷ جولائی کو یعنی عین وسط تابستان مین جسوقت
ہوا کی اوسط گرمی پچاس درجہ تھی شب کے وقت دیکھا۔ اوسوقت کی کیفیت یہ تھی کہ موت کی
اکڑ کل جوڑون مین موجود تھی لیکن بتدریج موقوف ہوتی جاتی تھی۔ جسم بالکل سرد تھا۔ یہانتک کہ معدہ
اور جوڑون کی اندرونی سطح بھی۔ لیکن بوسیدگی کا نشان تک نہ تھا اور جسم کی سردی معمول سے
بہت زیادہ تھی۔ دوسرے دن دس بجے تک موت کی اکڑ سوا گھٹنون اور گٹھنون کے تمام جوڑون
مین سے موقوف ہو چکی تھی۔ اس خاص صورت مین ہلاکت کا باعث جبر و زیادتی تھی جسکی وجہ سے

بے انتہا خون نکل گیا تھا۔ متوفیہ کسی قسم کے مرض مین گرفتار نہین تھی۔ یہ بات معلوم ہے کہ موت کی اکڑ مرنے سے دس گھنٹے سے لیکر تین دن کے اندر شروع ہو جاتی ہے اور جسوقت موت ناگہانی ہو اور کسی زیادتی کی وجہ سے واقع ہوئی ہو تو یہ اکڑ اور بھی زیادہ دیر مین شروع ہوتی ہے اور اسی وجہ سے ڈاکٹر مکلوڈ نے یہ راے قائم کی کہ اس خاص صورت مین ہلاکت کو کم سے کم اڑتالیس گھنٹے گذرے ہونگے۔ لیکن قاعدہ ہے کہ جب موت کی اکڑ دیر مین شروع ہوتی ہے تو رہتی بھی زیادہ دیر تک ہے اور اسی کے برعکس جب جلد شروع ہوتی تو جلدی ختم بھی ہو جاتی ہے اور اوسط زمانہ اوسکے قیام کا چوبیس سے تیس گھنٹے تک ہے۔ اس بنا پر ڈاکٹر مکلوڈ کی یہ راے ہوئی کہ اس صورت مین موت کی اکڑ تیس گھنٹے تک ہی ہوگی اور جسوقت تیس اور اڑتالیس کو ملائین تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہلاکت کو تقریبًا تین دن کا زمانہ گذرا تھا۔ اس مقدمہ مین شہادت سے بھی ثابت ہوا کہ نعش کے امتحان اور ہلاکت کے درمیان مین فی الواقع اوسیقدر زمانہ گذرا تھا (دیکھو ڈاکٹر ٹیلر کی کتاب طبع سوم صفحہ ۸۵)

ڈاکٹر ٹیلر نے اپنی کتاب مین چار مدارج لکھے ہین جنکو ہر ایک نعش طے کرتی ہے اور ہر ایک کے درجہ کے قیام کا زمانہ بھی لکھا ہے۔ اِن ازمنہ کا امتحان ہندوستان مین کیا گیا ہے اور انمین اس ملک کی آب ہوا کے لحاظ سے ضروری ترمیم کردی گئی ہے۔

**درجۂ اول**: اسمین جسم کی گرمی کم و بیش باقی رہتی ہے اور اختیاری عضلات کلًا یا جزواً ڈھیلے ہو جاتے ہین۔ عضلات مین اگر برقی یا عملی اثر پہونچایا جاوے تو اونمین انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اس خاص درجہ مین گرمی سردی لباس اور علالت کا خیال رکھکر یہ کہا جاسکتا ہے کہ موت کو چند منٹون سے لیکر کئی گھنٹے کا عرصہ گذرا ہے۔

**درجۂ دوم**۔ اسمین جسم مطلقًا سرد ہو جاتا ہے اور موت کی اکڑ بیّن طور پر معلوم ہوتی ہے

عضلات مین برقی یا عملی اثر سے مطلق قوت انقباض کی باقی نہین رہتی - اس صورت مین ممکن ہو کہ موت کو دو گھنٹے سے لیکر چوبیس گھنٹے کا زمانہ گذرا ہو (سرد ملکون مین تین دن تک بھی ہو سکتا ہو) لیکن جو جسم برہنہ ہین یا جنپر بہت کم لباس ہے وہ بہت جلد سرد ہو جاتے اور اکڑ جاتے ہین -

**درجۂ سوم** - اسمین موت کی اکڑ بالکل موقوف ہو جاتی ہو - یہ درجہ بھی کئی گھنٹے تک رہ سکتا ہو اور سرد ملکون مین زیادہ -

**درجۂ چہارم** - بوسیدگی شروع ہو جاتی ہو اور اسکی ابتدا اسطرح پر ہوتی ہو کہ پیٹ کی جلد پر ہلاہٹ آ جاتی ہو - مدراس کے ملک مین بوسیدگی موت سے بیس گھنٹے کے اندر شروع ہو جاتی ہے -

یاد رکھنا چاہیے کہ ان مدارج مین کوئی صاف اور صریح افتراق نہین ہو - مثلاً بعض اوقات موت کی اکڑ شروع ہونے کے بعد بھی جسم مین گرمی باقی رہتی ہو - بعض اوقات بوسیدگی بہت جلد شروع ہو جاتی ہو اور گولی کی چوٹ سے مرجانے کی صورت مین اکثر فوراً ہلاکت کے بعد ہی اکڑ شروع ہو جاتی ہو - اس سبب سے جو زمانہ اوپر لکھے گئے ہین انکو تخمینی سمجھنا چاہیے اور عام صورتون مین انسے موت کا وقت دریافت کرنے مین مدد ملتی ہے -

**ہائی پسٹاسس** - نعش پر بعض علامات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اونکو بغور نہ دیکھا جاوے تو اونکی وجہ سے سبب ہلاکت کے قرار دینے مین غلطی کا احتمال ہو - یہ تغیرات جسم کے سرد ہوتے وقت نمودار ہوتے ہین اور ان مین سے ایک تو اکڑ ہو جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہو اور دوسرا ہائی پسٹاسس تھوڑے زمانے کے بعد جلد کے اوپر تاریک اور نیلاہٹ لیے ہوئے چھٹے پڑ جاتے ہین جنکا نام ہائی پوسس بعد الموت رکھا گیا ہو - ان علامات سے اکثر دھوکا اس بات کا ہوتا ہو کہ موت بوجہ جبر و زیادتی کے وقوع مین آئی ہے حالانکہ یہ علامات طبعی طور پر پیدا ہوتے ہین - ڈاکٹر کرسٹیسن نے دو مقدمات لکھے ہین جنمین سے ایک مین دو شخص سزایاب ہوئے اور دوسرے مقدمہ مین تین شخص

سرایت ہوتے ہوتے بچ گئے (دیکھو مقدمات نمبر ۲۹ و ۳۰) ان علامات کے اسباب کو ڈاکٹر ٹیلر یون بیان کرتے ہین (دیکھو ڈاکٹر ٹیلر کی کتاب صفحہ ۸۹)

ہائی پوسٹاسس بوسیدگی سے پہلے ہوتا ہی اور اسکی وجہ عروق شعریہ مین خون کا رک جانا ہی موت کے بعد عروق شعریہ کی لچک جاتی رہتی ہے اور انمین خون بے قاعدہ طور ٹھہر جاتا ہی اور اسکی وجہ سے نلاہٹ پیدا ہوتی ہی - اگرچہ موت کے بعد جلد کا رنگ زرد ہوا کرتا ہی لیکن سرد ہوتے ہوتے اوسکے اوپر جابجا بہت سے نیلے نیلے یا نیلے اور سیاہی مائل چھٹے پڑ جاتے ہین - یہ چھٹے اکثر اوقات اونھین اشخاص کی نعش پر پائے جاتے ہین جو پوری صحت کی حالت مین دفعتہ مر گئے ہین یا جو کسی زیادتی کی وجہ سے مثلاً سکتہ یا پھانسی یا غرق آب ہونے سے یا کوئلے کے دھوین سے دم خفا ہوکر مرے ہین - ان صورتون مین جہان خون کا بہ جانا باعث ہلاکت کا ہوا ہی یہ چھٹے بہت کم پائے جاتے ہین - اگر موت کے بعد نعش کپڑے مین لپیٹ دیجاوے تو عروق کا خون کپڑون کی تہون کے نیچے نیچے جمع ہو جاتا ہی اور جو جو حصے جسم کے باندھنے مین دب گئے ہین وہ سفید اور بلا خون کے رہجاتے ہین - اوس کارروائی کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہی کہ جسم پر بدھین پڑجاتی ہین اور یہ خیال ہوتا ہی کہ چابک سے مارنے کے نشان ہین لیکن چونکہ چابک کے نشان مین جلد ضرور کسیقدر پھٹ جاتی ہی ان دونون صورتون مین بہ آسانی امتیاز ہوسکتا ہی - ڈاکٹر ٹیلر نے ایکاس ہی قسم کے مقدمہ کا ذکر کیا ہی جسمین اسقدر قوی شبہ مارنے کا تھا کہ کارونر کی تحقیقات کی ضرورت پڑی تھی - اس صورت مین نعش کے اوپر والے حصہ پر بہ کثرت برتون کے نشان تھے جنکا رنگ سرخی مائل نیلا تھا - سینے کے اوپر چادر زور سے لپٹی ہوئی تھی اور یہ نشانات بالکل چادر کی تہون کے نیچے نیچے واقع ہوئے تھے - تحقیقات مین یہ بات معلوم ہوئی کہ نعش کو بعد موت کے چادر سے باندھ دیا تھا جسکی وجہ سے یہ نشانات پیدا ہو گئے تھے - ایک اور مقدمہ مین (دیکھو مقدمہ نمبر ۳۱)

نعش پر ایسے علامات نمایان تھے جو حقیقی اُبکائی موسس مین ہوا کرتے ہین یعنی چھوون کے
گرد ایک بڑا سا حلقہ پیلے رنگ کا تھا اور اوسمین کسیقدر سبزی ملی ہوئی تھی اور یہ بجنسہ وہ حالت
ہی جو جسم زندہ مین چوٹ کا نشان مٹتے وقت پیدا ہوتی ہے۔

**سزایابی سابق** حسب منشاء ۵۴ قانون شہادت مقدمات فوجداری مین یہ واقعہ کہ شخص ملزم پیشتر کسی جرم کا
مرتکب ثابت ہوا تھا واقعہ متعلقہ ہی لیکن یہ واقعہ کہ وہ بدچلن ہی واقعہ متعلقہ نہین ہی سوائے اون
مقدمات کی جنمین بدچلن ہونا کسی شخص کا فی نفسہ واقعہ تنقیحی ہو مگر جب مدعا علیہ نے اپنی نیک چلنی کی شہادت
داخل کی ہو تو مدعی کو بھی بدچلنی ثابت کرنے کی اجازت ہی لیکن ہر جرم مین پہلے سزایاب ہونا
کچھ اثر نہین رکھ سکتا سوائے ثابت کرنے بدچلنی کے اگر وہ جرم جسمین پہلے سزایاب ہوا نوعیت مین
جرم حال سے نہایت بعید ہی۔ یہ ایک وہ اصول ہی جو کہ دفعہ (۷۵) تعزیرات ہند مین قرار دیا گیا ہی جس سے
ہم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا ہی یعنی اگر نوعیت جرم سابقہ نوعیت جرم حال سے مشابہ یا متحد ہی
تو سزایابی سابقہ کا اثر اون صورتون مین جنکا ذکر دفعہ (۷۵) مین ہوا ہی نسبت مقدار سزا و حیثیت سزا
کے ضرور ہوگا اسوجہ سے اہلکاران پولیس کو چاہیے کہ اس امر کو بھی تفتیش معاملہ مین ایک جزو لازمی خیال کرین

**اقبال ملزم** بموجب دفعات ۲۵ و ۲۶ قانون شہادت جو اقبال کہ کسی اہلکار پولیس کے
روبرو کیا جاوے وہ بمقابلہ مدعا علیہ کسی جرم کے ثابت نکیا جائیگا الا اوس حال مین کہ اوسنے
خود مجسٹریٹ کے روبرو کیا ہو مگر شرط یہ ہے کہ جب کسی امر واقعہ کی بابت اظہار اس بات کا
کیا جاوے کہ جو حال اہلکار پولیس کی حراست مین کسی جرم کے مدعا علیہ سے معلوم ہوا اوس سے
وہ واقعہ ظاہر ہوا ہے تو جسقدر وہ حال صراحتاً اوس واقعہ سے علاقہ رکھتا ہی جو کہ اس سے
ظاہر ہوا عام اس سے کہ وہ اقبال کی حد کو پہونچتا ہو یا نہین جائز ہے کہ بموجب دفعہ (۲۷)
ایکٹ مذکور ثابت کیا جاسے مگر بعض حالتون مین اس قسم کا اثر عمل سے بلا کسی بیان کے

پیدا ہوتا ہے مثلاً ملزم کا بھاگنا یا چھپنا یا بھیس بدلنا یا اون ہتھیارون کا جنکو کہ وہ جرم کے کرنے مین کام مین لایا ہے تلف کرنا یا کپڑون کو خون چھڑانے کے لیے دھونا یا اس قسم کا کوئی اور فعل اوس قسم مین داخل ہے جس سے کہ قیاس مجرم ہونیکا پیدا ہوتا ہے اور یہ سب حالات حسب دفعہ (۸) قانون شہادت واقعات متعلقہ ہین۔

مقدمات فوجداری مین اقبال کی وقعت اسوجہ سے زیادہ ہو کہ کوئی شخص اپنی حرمت آزادی یا جان کو ایک جھوٹی بیان سے خطرہ مین نہین ڈالتا لیکن احاطہ امکان سے یہ امر باہر نہین ہو کہ اقبال جرم اوسیقدر جھوٹا ہو جسقدر کہ انکار جرم اکثر ہوتا ہے۔ لیکن فطرۃ انسانی کا مقتضا یہ ہو کہ جرم سے اسوجہ سے انکار کیا جاے کہ شاید کافی ثبوت جرم کا نہو اور وہ سزا سے بچ جاوے اور اوسکا چال چلن بدنامی سے محفوظ رہے اور اوسکی خاندان کی بیحرمتی نہو اور بعض دفعہ انکار سے یہ بھی مطلب ہوتا ہے کہ شریک جرم کو سزا نہو اور اکثر بعض جاہل آدمی یہ بھی خیال کرتے ہین کہ اگر ہم جرم سے اقبال کرینگے تو زیادہ سزا ہوگی یا شاید انکار کرنے مین صورت رہائی کی پیدا ہو جاوے کیونکہ اقبال جرم کے بعد انسان کو کوئی موقع اپنی صفائی پیش کرنیکا حاصل نہین ہوتا لیکن یہ امر ضرور فطرۃ انسانی کی خلاف ہو کہ کوئی شخص بلا کسی جبر یا بجز تحریص کے جھوٹے طور پر جرم کا اقبال کرے۔

ایک ڈاکٹر نے اپنی تصنیف مین یہ بھی درج کیا ہے کہ مجرمون کے اقبالات جو پولیس کے سامنے ہوتے ہین یہ یقیناً ناجائز ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہین۔ زیادہ تر مقدمات مین اس قسم کے اقبال کی ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اور اکثر یہ پایا گیا ہے کہ بجز اقبال مدعی علیہ و برآمدگی مال مسروقہ اور کسی قسم کا ثبوت جرم کا نہین ہوتا۔

اگرچہ صاف اور صریحی طور پر پولیس کا جبراً اقبال کرانا بہت کم ثابت ہوتا ہو لیکن تاہم اکثر اوقات سخت شبہ پولیس کی کارروائی کی نسبت ہوتا ہے۔ اس ملک مین اقبال روبروے اہلکار

پولیس کلہ بجز اوس حصہ کے جو برآمد مال سے متعلق ہو قابل ادخال شہادت نہونا ایک
بہت ہی منصفانہ اصول ہے۔
اسمین شبہ نہین کہ عام منصف مزاج اور مہذب تعلیم یافتہ اشخاص پولیس کی کارروائی اقبال کو
جو حقیقتاً صحیح بھی ہو سچا اور قابل اعتبار خیال نہین کرتے اسوجہ سے معمولاً اقبال جرم پر تفتیش کو
وجوہات ثبوت بدیہی اور قرائن سے مکمل نکرنا تکمیل ناقص کی دلیل ہے۔

**بیان وقت نزع۔**

دفعہ ۱۶۲ مجموعۂ ضابطہ فوجداری مین بیان کیا گیا ہو کہ علاوہ بیان وقت
نزع کے جو کسی شخص نے دراثنار تفتیش پولیس کے روبرو کیا ہو شخص
ملزم کے مقابلہ مین بطور شہادت مستعمل نکیا جاویگا اور اگر وہ ضبط تحریر مین آیا ہو تو اوسپر اوس
شخص کے جسنے بیان مذکور کیا دستخط ثبت نکیے جاوینگے۔
اس دفعہ کے پڑھنے سے دو امر ظاہر ہوتے ہین۔ اول تو یہ کہ اہلکاران پولیس مجاز
نہین ہین کہ ایسے بیانات پر جو اونکے روبرو دوران تفتیش مین قلمبند ہون شخص مظہر کے
دستخط کرائین۔ دوسرے یہ کہ جب بموجب دفعہ (۳۲) قانون شہادت بروقت نزع کسی شخص کا
بیان قلمبند کیا جاے تو اوسپر شخص مظہر کے دستخط کراے جاوین اور جائز ہو کہ وہ ثابت کرایا
جاوے مگر ہمیشہ اسپر غور کرنا چاہیے کہ متوفی بیان کنندہ کو اپنے مرنے کی توقع تھی یا نہین
کیونکہ اگر اوسکو مرنے کی توقع نتھی تو اوس بیان کی وقعت باعتبار شہادت بہ نسبت ایسے
بیان کے جو بحالت توقع موت کے کیا گیا ہو بہت کم تصور ہوتی ہو اس وجہ سے کہ جس شخص کو
بچنے کی توقع نہین ہوتی تو اوسکو جھوٹ اور فریب کے بیان کرنے مین چندان غرض نہین ہوتی
اور شخص مظہر کے توقع کا حال اوسکے بیان حسرت آلود اور اندوہ ناک طرز
گفتگو اور مایوسانہ کلمات سے جو اپنے ارادون کی بابت بے ساختہ

ادا کر رہا ہو ظاہر ہو جاتا ہے۔

**طلبی اشخاص**

ہر اہلکار پولیس جو حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری تفتیش کرتا ہو مجاز ہے کہ بذریعہ حکم تحریری ایسے ہر شخص کو اپنے روبرو طلب کرے جو اوسکے یا کسی اسٹیشن متصل کے حدود کے اندر ہو اور جو اطلاع سابق سے یا اور طور پر مقدمہ کے حالات سے واقف معلوم ہو شخص مذکور کو لازم ہوگا کہ عندالطلب حاضر ہو۔

یہ وہ مضمون ہے جو دفعہ ۱۶۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء مین بیان ہوا ہی لیکن سرکلر نمبرہ ۱۸۹۲ء جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس نے بدین مضمون جاری کیا ہی کہ اشخاص بدون اجراے حکم تحریری طلب نہین ہو سکتے اور جب درکار ہو تو مدت حاضری گواہ سفینہ پر لکھدیا کرین۔

**خانہ تلاشی**

جب کسی عہدہ دار پولیس کی جو کسی مقدمہ کی تفتیش مین مصروف ہو یہ راے ہو کہ کسی جرم کے تلاش حال کے لیے جسکی تفتیش کرنے کا وہ مجاز ہے کسی دستاویز یا دوسری شی کا حاضر کیا جانا ضرور ہی اور اس امر کے باور کرنیکی وجہ ہے کہ وہ شخص جسکے نام سمن حسب دفعہ ۹۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء جاری کیا گیا ہے یا جاری کیا جاے ایسی دستاویز کو یا کسی اور شے کو جسکی بابت ہدایت سمن یا حکم مین درج ہے پیش نکرے گا یا جب یہ معلوم نہو کہ دستاویز یا شے مذکور کسی شخص کے قبضہ مین ہے تو اہلکار مذکور مجاز ہے کہ کسی مقام مین جو اندر حدود اوس اسٹیشن کے واقع ہو جسکا وہ مہتمم ہی یا جس سے اوسکو تعلق ہی اوسکی نسبت

تلاش کرے یا کرائے۔
افسران مہتمم اسٹیشن کو حکم مندرجہ دفعہ ۱۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے موافق یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے حکم تحریری کے ذریعہ سے اپنے ماتحت افسران کی معرفت بغرض مندرجہ بالا کسی مقام یا مکان کی خانہ تلاشی کرائین اور جب کبھی اونکو ضرورت ہو تو بموجب دفعہ ۱۶۶ مجموعۂ مذکور دیگر افسران مہتمم اسٹیشن سے بذریعہ درخواست تحریری کسی مکان یا مقام کی خانہ تلاشی کے بابت اطلاع دیگر خانہ تلاشی کرائین اسی ایکٹ کی دفعہ (۱۰۳) مین بیان کیا گیا ہے کہ قبل لینے تلاشی کے اوس موقع کے دو یا زیادہ باشندگان شریف کو جہان مقام تلاشی طلب واقع ہو تلاشی کے وقت حاضر ہونے اور گواہ بننے کے لیے طلب کیا جائے۔ تلاشی مذکور ایسے باشندون کے روبرو ہوگی اور لازم ہے کہ ایک فہرست جملہ اشیا ردی جو دستیاب ہون اور اون مقامات کی جہان کہ وہ دستیاب ہون معرفت اہلکار تلاشی کنندہ مرتب کیجائے اور اوسپر گواہون کے دستخط ہون۔
جو شخص اوس مکان مین رہتا ہو اوسکو یا اوسکی جانب سے کسی اور شخص کو اجازت دیجاویگی کہ تلاشی کے وقت حاضر رہے اور ایک نقل اوس فہرست کی جو تیار کیجائے اور جسپر گواہونکے دستخط ہون اوس رہنے والے یا شخص کو اوسکی درخواست پر حوالہ کیجائے گی۔
جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس ممالک مغربی وشمالی واودھ نے سرکلر نمبر ۲ ۱۸۹۰ء مین بدین مضمون جاری فرمایا ہے کہ بجز ایسی صورتون کے جنمین فوراً تلاشی لینا ضرور ہو کل وارنٹ تلاشی بجاریہ حسب مجموعۂ ضابطہ فوجداری کے تعمیل عموماً مابین طلوع وغروب آفتاب کے کیجائے اور جب تلاشی بوقت شب لی جائے تو اوسکے وجوہات سے بذریعہ رپورٹ تحریری جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس کو مطلع کیا جائے۔

آبکاری اور دیگر مقدمات مین اعلیٰ افسر پولیس تلاشی کنندگان کے ساتھ اندر مکان کے بذات خود نہین جاتے اور نیز اکثر بخبروان کو بدون اسکے کہ پہلے اونکی جامہ تلاشی لیجاوے مکان مین جانے کی اجازت دیجاتی ہے اس ناقص طریقے سے گریز کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ دارندگان کو ایسے حالتون مین انواع اقسام کا عذر کرنے کے لیے موقع مل جاتا ہے (دیکھو سرکلر نمبر ۳۲ سنہ ۶)

یہ تجربہ ہوچکا ہے کہ بعد خانہ تلاشی مالکان مکان نے اہلکاران پولیس پر طرح طرح کے استغاثے پیش کیے ہین یا ایسے الفاظ زبان پر لائے ہین کہ جنسے خواہ مخواہ مکان کے اندر داخل ہونیوالے اشخاص عام لوگون مین مشتبہ ہوجاتے ہین مثلاً یہ کہنا کہ فلان مقام پر ہمارا اسقدر روپیہ رکھا ہوا تھا وہ نہین ملتا۔ بس ایسے ہی جملون سے عام لوگون کو اہلکاران پولیس کو متہم کرنے مین ایک دلیل ملجاتی ہے اس لحاظ سے خانہ تلاشی کے وقت میرا جو ذاتی دستور تھا وہ بیان کیا جاتا ہے۔

قبل اسکے کہ کسی مکان مین اہلکار پولیس داخل ہو یا بعد خانہ تلاشی باہر نکلے مالک مکان کو بمواجہ گواہان مناسب طریقون سے دکھا دیا گیا اور اگر اوسنے خواہش کی تو اوسی کے مرضی کے موافق پوری جامہ تلاشی ہر شخص کی لیگئی اور اس عمل نے ہمیشہ لوگون کے دلون مین اطمینان اور نیک نیتی کو بڑھایا اور جب اشیاء مطلوب برآمد ہوئین تو پولیس کی نسبت عدالت کا کوئی شبہ قائم نہوا نہ عام لوگون نے اونکی بابت کوئی رائے قائم کی۔

خانہ تلاشی حسب ذیل حالتون مین لازم آتی ہے۔

اول۔ کسی شخص کی مخبری پر۔

دوم۔ کسی بیان سے کوئی امر ایسا ظاہر ہو کہ کسی مقام یا مکان کا دیکھنا

ضرور ہو۔

سوم۔ کسی شخص کے چال چلن کے اعتبار پر۔ ایسی حالت مین جبکہ اوسکو کسی نوع سے واقعہ زیر بحث سے تعلق پایا جاوے۔

چہارم۔ خود مجرم کے پتا دینے پر۔

جب کسی شخص کی مخبری پر تلاشی لی جاوے تو قبل از تلاشی مخبر سے حسب ذیل امور دریافت کیے جاوین۔

۱۔ مخبر کو کیونکر علم ہوا۔

۲۔ کیا اوسکو یہ بھی معلوم ہے کہ شی مطلوب کہان رکھی ہوئی ہے اور ایسا علم اوسکو کیونکر ہوا۔

۳۔ وارندہ سے اور مخبر سے پہلا کوئی تنازعہ ہے یا نہین یا کوئی وجہ واقفیت سابقہ کی ہے۔

۴۔ اس خبر دینے کی وجہ کیا ہے عموماً حسب ذیل اشخاص سے ایسی خبرین حاصل ہوا کرتی ہین۔

(الف)۔ پولیس کے سراغرس۔ یا خیر اندیش خبر کرتے ہین۔

(ب)۔ مدعی یا اوسکے جانبدار کیا کرتے ہین۔

(ج) وارندہ کے مخالف۔

(د)۔ بدوضع خود غرض۔

عام اشتباہی حالتون مین یا جب وارندہ کو نسبت برآمدگی مال کوئی عذر ہو تو نقشہ موقعہ اس رعایت کے ساتھ تیار کیا جاوے کہ جس سے موقعہ برآمدگی کی محفوظی

یا غیر محفوظی عیان ہوتی ہو اور اس امر کی کیفیت روزنامچہ مین لکھ دیجاے کہ شے برآمدہ کا اوس موقع پر پہونچنا کیونکر ممکن ہے یا کس وجہ سے بیرونی شخص کا پہونچنا غیر ممکن ہے۔

**جامہ تلاشی ملزمان**

دفعات ۵۱ و ۵۲ - ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء و سرکلر نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۳ء مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ بعد گرفتاری ملزمان کے فوراً جامہ تلاشی ہونا چاہیے اور عورتون کی جامہ تلاشی حسب رواج ملک کے باحتیاط مناسب عورت کی معرفت لینا لازم ہے لیکن پولیس آرڈر نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۸۶ء مین اسقدر زیادہ تاکید ہوئی ہے کہ اگر ممکن ہو تو روبرو گواہون کے جو پولیس سے کوئی تعلق نرکھتے ہون جامہ تلاشی کیجاے اور اگر گواہ دستیاب نہون تو اوسکی وجہ لکھدیجاے۔

عام طور پر حتی الوسع جو مال پولیس کے قبضہ مین آوے اوسکی فہرست مرتب کیجاوے اور گواہون کے جنکے روبرو کسی شے پر قبضہ کیا گیا دستخط کراے جادین یہ اصول عام احتیاط کے متعلق ہے اور حقیقت مین اس کارروائی کی وجہ سے نہ پولیس کو کوئی موقع بدنیتی عمل مین لانیکا مل سکتا ہی نہ دوسرے فریق کو مخالفانہ بیان ارنیکی نوبت پہونچتی ہے۔

**واپسی ملزمان کی**

جب مقدمہ کی تکمیل (۲۴) گھنٹہ یعنے میعاد معینہ کے اندر رواقعی طور پر نہین ہوتی تو پولیس کو ضرورت ہوتی ہی کہ صاحب مجسٹریٹ سے تفتیش مزید کیلیے اجازت حاصل کرے ایسی صورت مین عام طور پر ملزمان کو صاحب مجسٹریٹ کے حضور مع کیفیت مختصر مقدمہ بموجب دفعہ (۱۶۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری بھیجنا لازم آتا ہی۔ لیکن سنہ ۱۸۹۰ء مین گورنمنٹ نے یہ تجویز فرمایا ہی کہ ملزم

بلا خاص ضرورتون کے پولیس کو واپس نہ دیا جاوے۔

بنا بر خاص ضرورت یہی ہو سکتی ہے کہ ملزم خود صاحب مجسٹریٹ کے روبرو بیان کرے کہ مین پولیس کو کسی مال متعلقہ مقدمہ کا پتہ دونگا یا کوئی ایسا حال بیان کرون گا کہ جو بدون جانے موقعہ کے بیان نہین کر سکتا یا اس قسم کی کوئی اور بات بیان کرے کہ جسکی وجہ سے صاحب مجسٹریٹ خود ملزم کو واپس دینا بہتر خیال فرماوین۔

**گرفتاری مجرمان** حسب منشار گورنمنٹ گرفتاری مجرمان مین حسب ذیل طریقون پر عمل کیا جاتا ہے لہذا کارروائی افسر تفتیش کنندہ کی نسبت ملزم یا اشخاص کے آسانی کے ساتھ دو حلقون مین تقسیم ہو سکتی ہے۔

اول۔ کارروائی ماقبل گرفتاری۔

دوم۔ کارروائی مابعد گرفتاری۔

کارروائی ماقبل یہ ہے کہ جب کسی مشتبہ یا دیگر شخص سے کوئی اطلاع ملنے کی امید ہے اور وہ بخوشی خود نہ حاضر ہونا چاہے تو بموجب دفعہ ۱۶۰ مجموعہ مذکور بذریعہ حکم تحریری افسر تفتیش کنندہ ایسے ہر شخص کو اپنے روبرو طلب کر سکتا ہے اگر شخص مشتبہ بہ تعمیل حکم مذکور حاضر نہو تو اہلکار پولیس مجاز ہے کہ اوسکی نسبت صاحب مجسٹریٹ کے حضور مین عدم تعمیل حکم کے مقدمہ قائم کرنے کی درخواست گذرانے یا اگر بموجب دفعہ (۵۴) ایکٹ مذکور ایسے شخص کی گرفتاری کے لیے وجہ معقول موجود ہو تو اوسکو گرفتار کرے۔

اگر کسی وجہ سے شخص مشتبہ فوراً گرفتار نکیا جاوے تو ایسی نگرانی کرنا ضرور لازم ہی کہ مجرم کو

بھاگ جانیکا موقعہ نہ ملے مگر کسی قسم کی روک یا نظر بندی اوسکی نسبت عمل مین نہ لانا چاہیے۔
مگر جب کوئی ایسا شخص ہے کہ جسکا پتا نشان ملنا محال ہے یا یقیناً اوسکے بھاگ جانے کا
احتمال ہو تو ایسی حالت مین برعایت دفعہ (۵۴) ضابطہ فوجداری فوراً گرفتاری لازم ہو۔

کارروائی مابعد گرفتاری یہ ہے کہ وقت گرفتاری سے میعاد معینہ کے اندر ملزم کو مجسٹریٹ
کے روبرو بھیجدیا جاوے اور اگر تفتیش نامکمل ہو تو صاحب مجسٹریٹ سے زائد مہلت کے
لیے اجازت حاصل کیجاوے۔

جب یہ دریافت ہو کہ ثبوت کافی یا وجہ معقول اشتباہ کی نہین ہو تو ملزم بضمانت یا بذریعہ مچلکہ
ذاتی رہا کیا جاوے لیکن جب یہ دریافت ہو کہ ملزم کو روبرو مجسٹریٹ کے بھیجنے کے لیے ثبوت کافی یا وجہ
معقول اشتباہ کی موجود ہو تو مقدمہ کو تجویز کے لیے چالان کیا جاوے۔

گرفتاری کے متعلق قوانین اور دیگر احکام مین مختلف مقامات پر بہت صاف ہدایتین کی
گئی ہین لیکن مشکل مسئلہ یہی ہے کہ اشتباہ غیر معقول کے حالت مین یا مجرم کے انکار کرنیکی
حالت مین برآمدگی اشیاء متعلقہ کا یا دیگر امورات کے ظاہر ہونیکا (جو ملزم سے متعلق ہین)
کیا ذریعہ ہو سکتا ہے جسکا بیان کرنا محال ہے اور واقعی طور پر اگر خیال کیا جاوے تو یہ امر
تفتیش کنندگان کی رائے پر ہی منحصر ہے اور ہر شخص کی طبیعت یا مجرمون کی مزاجی
کیفیت یا واقعات کی حالت پر چھوڑا ہوا ہے لیکن ایک طرز عمل جسکا تجربہ ہوا
اوسکو ظاہر کیا جاتا ہے۔

ایسی حالت مین وہ ذریعے اور وہ شہادتین جنسے شخص مذکور کی خلاف بیانی ظاہر ہوتی ہو
یا کسی نوع سے شبہ قوی ہوتا ہو یا فی نفسہ کسی حالت مقدمہ پر موثر ہون بہم پہونچا کر
قلمبند کرنا لازم ہے اور ایسے بیانات سے جو جو تغیرات اوسکے حال مین واقع ہون اونسے

جو خیالات حاصل ہوئی اون سبکو مجمع کر کے اگر عقلمندی کے ساتھ دیکھا جاویگا تو کوئی جدید
حالت ظاہر ہوگی اور جب کسی مجرم کے روبرو ایسے بیانات ہوتے ہین جنسے وہ جھوٹا ثابت
ہوتا ہے یا اونسے اوسکا کوئی فعل مجرمانہ ایسا ظاہر ہوتا ہے جسکو وہ مخفی رکھنا چاہتا ہی یا ایسے
بیانات سے وہ کسی جرم کا مجرم قرار پاتا ہے تو خواہی نخواہی قلب مین خطرہ پیدا ہونے لگتا ہی
اور پھر وہی خطرہ آن واحد مین ترقی پا کر مآل اندیشی کو زائل کر دیتا ہی اور اکثر یہ تجربہ ہوا کہ
سچی باتین زبان پر آجاتی ہین اور کبھی طرز انکار ثابت کر دیتا ہی کہ وہ کسی جرم مین ضرور شریک
رہا ہی اور یہ انکار گو فی نفسہ کچھ وقعت نہین رکھتا لیکن جب اس قسم کے خاص طریقون
سے معقول طور پر کسی طرف شبہ قائم ہو جاتا ہے تو پولیس تفتیش کنندہ کا انتشار دور
ہو جاتا ہے اور اکثر دوسرے شریک جرم اور آیندہ حالات ایسے اشخاص کے تعلق اور
واسطون کے تلاش مین ظاہر ہو جاتے ہین اور جب کل یا چند شریک جرم کے گرفتار ہو جاتے
ہین یا اونکا نام لیا جاتا ہے تو بمقتضاے فطرت زمانہ ہر قلب کچھ کہنے پر آمادہ ہو جاتا ہی
یا اونکے بیانات مختلف سے ایک ایسا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے جس سے سراغ رس
طبیعتین کار آمد باتین اخذ کر لیتی ہین مگر تفتیش کنندون کو اپنا وقت اس خیال مین ضایع
کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ کوئی مجرم اوسکے روبرو کسی الزام سے اقرار ہی کرلے
اور بناے انکشاف مقدمہ اوسپر قائم کیجاے بلکہ واقعات متعلقہ اور قراین
ظاہری اور قیاس صحیح کے ذریعہ سے اگر تفتیش کو رونق دیجاتی ہے تو کوئی واقعہ
مجرم کے اقبال کا محتاج نہین رہتا۔

**گواہون کے بیان مین کس قیاس کی ضرورت ہی**

فریقین اور اونکے جانب سے اور ون کے بیان سماعت کرنیکے بعد
یا ہر شخص واحد کے بیان کے بعد یہ اندازہ کرنا چاہیے کہ

واقعات یا حالات بیان شدہ کو اصل حقیقت سے کہانتک تعلق ممکن ہے اور شخص مظہر کی کسی موقعہ پر موجودگی یا کسی حال کی واقفیت کسطرحپر قریب القیاس ہے یا اوسکے خلاف بیان کرنے کی یا بلا سبب کوئی حال ظاہر کرنے کی کیا وجہ ہے یا کسی شے یا شخص کی شناخت کسی خاص وقت یا محل مین کیونکر ممکن ہے یا قبل از بیان کسی شخص کی بابت کسی نوع سے یہ خیال کرنا کہ کسی واقعہ یا حال سے وہ کیونکر خبردار ہوا یا کوئی شخص کسی راز یا شریک جرم سے کسطرحپر واقف ہے جسکے ذریعہ سے کوئی حال معلوم ہونا ممکن ہے یا کسی شخص سے طریقہ دریافت حال کیا اختیار کرنا چاہیے افسران پولیس کی معلومات اور سراغرسان اہلکار بننے کے لیے ایک عمدہ طریقہ ہے۔

## دوسرا حصہ

## جرائم کی نوعیت کا بیان اور اوسکے متعلق نظائر

### بلوہ - دفعہ ۱۴۳ لغایت دفعہ ۱۵۸

### تعزیرات ہند

جرم بلوہ ثابت کرنے کے لیے تین جز اعلے ہین۔

اول - پانچ یا پانچ سے زیادہ شخصون کا مجمع۔

دوم - کوئی غرض منجملہ اغراض دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ثابت ہونا۔

سوم - حملہ یا جبر مجرمانہ کسی شریک مجمع کے جانب سے۔

واقعات متعلقہ حسب ذیل ہو سکتے ہین۔

شہادت چشم دید۔

۲- فریقین یا کسی شخص بلوہ کا شور و غل۔
۳- آلہ ضرب اور وہ نشانات جو کسی قسم کے اوس پر نمایان ہون۔
۴- ضربات جسم یا پارچون کا دریدہ ہونا۔
۵- نشانات کشاکشی یا جو تغیر حملون سے کسی دوسری شئے مین پیدا ہوا ہو۔
۶- باہمی تنازعے۔
۷- شکست و ریخت - دریدو بریدہ اشیاء۔
۸- ماقبل یا بعد ارتکاب شورش یا کسی قسم کی سازش یا کسی مشورہ کا ہونا۔

مسٹر فنڈل کری نے شرح تعزیرات ہند مین لکھا ہو کہ ہنگامہ اور بلوہ سے یہ فرق ہو کہ ہنگامہ مین پہلے سے نیت کرنا نہین ہوتا۔ مثلاً چند اشخاص ایک میلہ یا بازار مین یکجا ہون اور اتفاقاً کسی ناگہانی لڑائی مین شریک ہو کر تکرار کرنے لگین تو وہ بلوہ کے مجرم نہین ہین بلکہ ہنگامہ کے کیونکہ اونکے یکجا ہونیکی غرض غیر مجرمانہ اور جائز ہی۔ اور ہنگامہ مین یہ بھی ضرور ہو کہ آمد و رفت عام کی کسی جگہ مین لڑنے سے آسودگی عامہ خلائق مین خلل ڈالا جاوے۔

(۱) ایک مساۃ کے شوہر نے انتقال کیا اور چونکہ یہ عورت دوسرے خاندان سے تھی متوفی کے حقیقی بھائی نے جائداد غیر منقولہ پر اپنا قبضہ کرنا چاہا۔ مساۃ کی جانب سے عدالت مین استغاثہ ہوا کہ اوسکی جائداد مقبوضہ پر دوسرا فریق جبر کے ذریعہ سے قبضہ کرتا ہی۔ اس عرضی دعوی مین احتمال بلوہ بھی ظاہر ہوتا تھا اسوجہ سے اصل درخواست پولیس علاقہ کے پاس انسداد جرم کے لیے پہونچی مگر اوسی شب مین دس بجے رات کو مساۃ کے فریق مخالف کے آدمی مکانات کی چھتون سے مکان متنازعہ پر چڑھ گئے اور ایک دروازہ گذر کرنے کے لیے توڑ ڈالا اور چھت کے اوپر سے بہت سا جبر ظاہر کیا

ملزم نیچے اسوجہ سے نہین اوترے کہ زینہ کا دروازہ بند تھا۔
پولیس کے آدمی خبر پاکر کوٹھے پر چڑھ گئے اور چونکہ ملزمان کے پاس روشنی تھی اسوجہ سے کل شریک شناخت کر لیے گئے مگر بجز پانچ چار آدمیون کے اور کوئی آدمی گرفتار نہین ہوا۔
تفتیش کنندہ نے دیگر مجرمان کو تلاش کیا مگر وہ لوگ اپنے گھرون پر دستیاب نہین ہوے اسمقدمہ مین حسب ذیل شہادت پیش کی گئی۔

۱- غرض مشترک یہ ہے کہ مجرمان ناجائز طور پر مال پر اپنا قبضہ کرنا چاہتے ہین۔
۲- اس واقعہ سے جو تکرار پہلے ہو چکی تھی وہ بھی ظاہر کیگئی۔
۳- پولیس کی شہادت سے ثابت کر دیا گیا کہ مجمع خلاف قانون تھا یعنے ملزم پانچ نفر سے زیادہ تھے۔
۴- مستغیثہ کے ملازمان نے ملزمون کے حملہ اور مجرمانہ حرکتون کو ظاہر کیا۔
۵- یہ شہادت بھی پیش کی گئی کہ مکان کے اندر اوپر سے بہت سے آدمیون کے شور و غل کی آواز آتی تھی۔
۶- کواڑ جو توڑا گیا مجرمان کا حملہ ثابت کرنیکے لیے عدالت مین پیش کیا گیا۔

(۳) پولیس مین استغاثہ ہوا کہ اوسکو ایک دیوار متنازعہ کی بنیاد اوٹھانے پر مار پیٹ کی گئی مضروب ڈولی مین سوار تھا اور اپنی حالت ایسی بنائے ہوے تھا جو باور کراتی تھی کہ ضرب شدید ہے اور اسپر زیادہ جبر ہوا ہے لیکن جسم پر کوئی ضرب نمایان نہ تھی اور مضروب مصنوعی ایک شہ زور اور تنومند معلوم ہوتا تھا اسوجہ سے بحکمت عملی اہلکاران پولیس کے اول اوسنے آنکھ کھولی اور پھر خود ہی غصہ کی حالت مین اپنے دعوے کو بیان کر گیا مگر اندرونی شدائد ظاہر کرتا رہا۔

مضروب برضامندی شفاخانہ بھیجا گیا اور اِس اطلاع سے تھوڑی دیر بعد دوسرے فریق کے دو آدمی یعنے باپ اور بیٹے حاضر آئے اور اِن لوگون نے علاوہ زد و کوب کے یہ بھی کہا کہ ہماری عورتین کھینچ کھینچ کر بیحرمت کی گئی ہین اس لفظ کی شرح کی گئی تو معلوم ہوا کہ بیحرمتی سے اونکی غرض یہ نہین ہے کہ اونکے ساتھ کوئی فعل اونکے عصمت کے متعلق کیا گیا بلکہ یہ مقصود ہے کہ پردہ نشین عورتون کو غیر محرم آدمیون نے مارپیٹ کیا۔

وجہ یہ بیان کی گئی کہ بلا حکم عدالت ایسی زمین مین دیوار بنائی گئی تھی جو مظہر کے قبضہ مین ہے اور پھر باوجود حکم ممانعت ملزمان باز نہین رہے اور اِس الزام مین وہ عدالت سے سزاے جرمانہ کے مستوجب قرار پاے اور اب مکرر اوسی دیوار کی بنا ڈالی جاتی تھی جسکی بابت ممانعت کی گئی اور شخص فریق ثانی جو اول پولیس مین مارپیٹ کی رپورٹ لکھا گیا ہے اوسکے آدمی مکان مین گھس آے۔

موقعہ کی حالت یہ دیکھی گئی کہ مکان مستغیث کے دروازے شکستہ اور بعض کی زنجیر ٹوٹی تھی اور مکان مین جابجا گھسیٹنے کے نشان نمایان تھے عورتون کی چوڑیان شکستہ مختلف مقام گھسیٹنے پر دیکھی گئین کہ جس سے بیان مستغیث کی تائید ہوتی تھی زیادہ اسوجہ سے کہ عورتون کے جسم پر بھی چھلے ہوے نشان موجود تھے۔

اس موقعہ پر مضروب مطنوعی کے گروہ کے سوا اور کوئی شخص آباد نتھا اسوجہ سے کوئی شہادت مستغیث کو میسر نہ آئی مگر خود فریق مخالف کے گواہون سے مستغیث کی راستی کا یقین ہو گیا یعنے مضروب کا دعوی یہ تھا کہ اوسکو پانچ چھ مرد اور چار عورتون نے مارپیٹ کیا ہے اور منجملہ چار عورتون کے دو ملزم کی دختر نوجوان ہین۔

شہادت یہ پیش ہوئی کہ مضروب کو دو مرد اور چار عورتین مارتی تھین منجملہ چار عورتون

کے دو لڑکیان شناخت کی گئین جنکی عمر دس بارہ برس سے زیادہ نہ تھی اور دو مردین سے ایک شخص ضعیف العمر اور دوسرا شخص اس سن اور قد کا تھا جو نظر مین ایسے حملون کے لیے قطعًا ناموزون معلوم ہوتا تھا۔

یہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ مضروب شہ زور شخص تھا اسوجہ سے اوسکے گواہون نے اوسکے دعوے کو غلط کردکھایا اور انھین وجوہات پر اس شخص کے فریق مخالف کے بیان کو ترجیح دیگئی۔

مقدمات بلوہ مین ملزمان کی جوابدہی علی العموم حسب ذیل طریقون پر منحصر ہے۔

۱- عدم موجودگی موقعہ ثابت کرنے سے۔

۲- حق حفاظت خوداختیاری عمل مین لانے سے۔

۳- باہم مصالحت کرنے سے۔

۴- اپنا متحد الغرض نہونا ثابت کرنے سے۔

بعض دفعہ مضروبون کو چھپاکر یا مجرمون کی تعداد گھٹاکر جرم کی حیثیت کو خفیف کردیا جاتا ہے یا ایسی کوشش کیجاتی ہے کہ مجمع خلاف قانون ثابت نہو یا جرم بلوہ ہنگامہ کی حیثیت مین جو فی نفسہ بلوہ سے خفیف صورت ہے منتقل ہوجاوے لیکن غرض مشترک کے ثابت ہوجانے کے بعد چونکہ ملزمان کا تعلق باہمی بلوہ مین شریک ہونے کی وجہ ظاہر کردیتا ہے تو ہر شہادت جو مجمع خلاف قانون کے ثابت کرنے کے لیے پیش کیجاتی ہو وہ باور کرنے کے لائق ہوجاتی ہے۔

دفعہ ۱۴۳- ملکہ معظمہ بنام کھیمی سنگھ وغیرہ

ویکلی رپورٹر جلد ا صفحہ ۱۹

اگر مجمع خلاف قانون کا کوئی شریک غرض مشترک کے حاصل کرنے مین جبر یا سختی استعمال مین لاوے تو بلوہ کا ارتکاب ہونا سمجھا جائیگا۔

پیارے موہن سرکار بنام قیصر ہند۔

انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۳۹۔

یہ امر ثابت ہوا کہ درمیان ملزمان اور چند دیگر اشخاص کے ایک اراضی کے دخل کی نسبت مدت سے نزاع تھی اور کوئی فریق اوس اراضی پر بلامزاحمت قابض نہ تھا۔ یہ کہ ملزمان چند لٹھ بندون کو ساتھ لیکر اوس اراضی مین نیل بونے گئے اور بوقت ضرورت جبر مجرمانہ کام مین لانے کو تیار تھے اور اون لٹھ بندون نے اپنی لاٹھیان گھمانے کے ذریعہ سے اوس دوسرے فریق کو اوس اراضی سے جبتک کہ اوسمین تخم ڈالا جاتا رہا الگ رکھا۔ تجویز ہوئی کہ ملزم مرتکب جرم دفعہ ۱۴۳ کے صحیح طور پر قرار دیے گئے تھے۔

دفعہ ۱۴۷۔ سرکار بنام بھولی مصر۔

ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۷۲۔

جب چند شخصون نے دوران تکرار اتفاقیہ مین ارتکاب ہنگامہ کا کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شخص کو ضرر شدید پہونچا اور وہ اوسکی وجہ سے مرگیا۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ کوئی مجمع خلاف قانون نہ تھا اسلیے حکم ثبوت جرم بلوہ کا نہین ہوسکتا تھا اور ملزم پر جرم ہنگامہ قرار دینا چاہیے تھا اور عدالت نے اس امر پر کہ منجملہ قیدیون کے کون شخص مرتکب قتل انسان مستلزم سزا کا ہوا تھا لحاظ نہین کیا۔

ملکہ معظمہ بنام منظر حسین وغیرہ۔

رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۵ صفحہ ۲۰۸۔

دو فریق کو بجرم بلوہ سزا ہوئی ایک فریق مین پانچ آدمی سے کم نہ تھے اور اونکی نسبت
یہ دریافت ہوا کہ وے لڑائی کے وقت جمع ہوے تھے اور وہ اونکے مخالف لوگ لاٹھیان
باندھ کر لڑنے کے لیے آئے تھے۔ تجویز ہوئی کہ اونکی نسبت حکم سزاے بلوہ صحیح تھا
کیونکہ اونکی غرض مشترک اپنے مخالفون پر حملہ کرنے کی تھی دوسرے فریق مین صرف چار آدمی
تھے اور یہ امر معلوم نہین ہوا کہ وے فریق اول کے ساتھ کیا غرض مشترک رکھتے تھے اور
لڑائی بھی مقام عام پر نہین ہوئی تھی اسلیے فریق ثانی کی نسبت حکم سزاے بلوہ بیجا قرار پایا اور
تجویز ہوئی کہ اگر لڑائی مقام عام پر ہوتی تو یہ سمجھا جاسکتا تھا کہ غرض مشترک ہر دو فریق کی
یہ تھی کہ ہنگامہ کا ارتکاب کیا جاے۔

ملکہ معظمہ بنام تلشی سنگھ وغیرہ۔

بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۔

فریق قابض اراضی اپنے قبضہ کو بمقابلہ اوس فریق کے جو اوسکو بجبر بیدخل کیا چاہے
محفوظ رکھنے کا قانوناً مستحق ہے اسلیے جب دونون فریق مجرم بلوہ کرنے کے حسب دفعہ ۱۴۷
تعزیرات ہند قرار پائے اور دونون کو سزا ہوئی تو ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ فریق قابض
کی حفاظت دفعہ ۱۰۴ تعزیرات ہند سے ہوتی تھی۔

دفعہ ۱۴۹۔ ملکہ معظمہ بنام قبیل قاضی وغیرہ۔

بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۔

ایک فریق کے بہت سے آدمیون نے دوسرے فریق کے آدمیون کی رہزنی کی جسکا نتیجہ
یہ ہوا کہ باہم لڑائی ہونے لگی اور فریق اول کا ایک آدمی زخمی ہو کر سڑک کے ایک کنارہ پر
ہو گیا اور پھر اوس ہنگامہ مین شریک نہوا اور بعد اوسکے علیحدہ ہو جانے کے دوسرے

فریق کا ایک آدمی مارا گیا۔ تجویز ہوئی کہ اوس زخمی آدمی کا بعد اوسکے علیحدہ ہو جانیکے شریک مجمع خلاف قانون رہنا موقوف ہو گیا تھا اور وہ بابت قتل مابعد کے حسب دفعہ (۱۴۹) مواخذہ دار نہ تھا۔

سرکار بنام گور چند داس وغیرہ

ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ - صفحہ ۵

جب چند شخصون مین سے ہر ایک آدمی دوسرے آدمی کو مارنے مین شریک ہوا یہانتک کہ اوس شخص کی آٹھ پسلیان ٹوٹ گئین اور وہ مرگیا تو تجویز ہوئی کہ ہر شخص مرتکب قتل عمد کا ہوا تھا۔

## سرکاری ملازم بننا - دفعہ ۱۷۰

مسٹر فنڈل کری تعزیرات کی شرح مین لکھتے ہین کہ واسطے ماخوذی ازروے دفعہ ہذا کے دو امر کی ضرورت ہے اول وجود عہدہ اور دوم وجود اوس شخص کا جسکی صورت بنائی گئی۔

ایک شخص نے اہلکار پولیس ہونے کا ادعا کر کے چند آدمیون کو فریب دیکر کسیقدر روپیہ حاصل کر لیا تو وہ شخص ازروے دفعہ ہذا کے مجرم قرار پایا۔

# سپاہیانہ لباس پہننا - دفعہ ۱۴۰ و ۱۷۱

منتخب شرح مسٹر فنڈل کری

اس دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ ملزم جو سپاہیانہ لباس پہنے اوروں کو اس امر کے باور کرانے کی نیت رکھتا ہو کہ وہ حال مین ملازم ہے نہ کہ صرف اس بات کی نیت رکھتا ہو کہ وہ سابق مین ملازم تھا اور اب نہین ہے -

# حراست سے بھاگ جانا - دفعہ ۲۲۴-۲۲۵

## تعزیرات ہند

شرح مسٹر فندل کری - اس دفعہ کے معنے ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا لفظ جرم سے وہ چیز مراد ہے جو بموجب مجموعۂ تعزیرات ہند یا کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام حسب تعریف مندرجہ مجموعۂ مذکور کے مستوجب سزا ہے - لیکن اسکے بعد بموجب ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۶ء دفعہ (۵۵) ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کی گرفتاری بھی داخل دفعات مذکور ہو گئی ہے اور اوس حراست سے بھاگنا بھی جرم متصور ہو کر قابل سزا قرار پا چکا ہے -

ان مقدمات مین صرف یہی امر ثابت کرنا ضرور ہے کہ مجرم حقیقت مین حراست جائز مین تھا اور وہ بھاگ گیا

تلبیس سکہ - ۲۳۱ وغیرہ

دفعہ (۲۸) تعزیرات ہند مین تعریف مشابہت کی یہ لکھی ہو کہ واسطے متحقق ہونے جرم تلبیس کے ضرور نہین ہے کہ مشابہت ٹھیک ٹھیک ہو پس کسیقدر فرق ہونا درمیان سکہ اصلی و مصنوعی کے حروف نقوش مین جرم کی خفت کا باعث نہین ہو سکتا لیکن تاہم ثبوت ہونا چاہیے کہ سکہ تلبیس تکمیل یا غیر مکمل ایسی مشابہت رکھتا ہو کہ جس سے کوئی ذی شعور دھوکا کھاوے کیونکہ نیت مجرم کی بروقت بنانے سکہ مصنوعی کے یہ متصور نہین ہو سکتی کہ وہ بذریعہ اوس سکہ کے صرف مردمان بے عقل کو دھوکا دیا چاہتا تھا بلکہ ایسے سکہ بنانے سے اوسکی نیت یہی متصور ہونے کے لائق ہے کہ وہ عام وخاص مین اوسکا رواج دینا چاہتا تھا۔

ملکہ معظمہ بنام بابو یادو رپورٹ ہائی کورٹ بمبی جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۲

اگر سکّے کے بدلے بازار مین مال ملنا ممکن ہو تو کہا جائیگا کہ وہ سکہ نقد ہے اور اوسکو حیثیت نقد حاصل ہونیکو ضرور ہے کہ اوسکی مالیت معین اور مشہور ہو اسلیے تجویز ہوئی کہ اکبر بادشاہ کے وقت کے سکہ کی تلبیس کرنا کوئی جرم حسب دفعات ۲۳۰-۲۳۱ نہین ہے کیونکہ وہ سکہ معمولی طور پر کام مین نہین آتا ہے۔

تجربہ ہوا کہ سکہ چلانے کے مقدمات مین ملزم کی بدنیتی کا ثبوت بہت ضروری ہے مثلاً اگر ملزم نے اوسی قسم کے سکے اوس سے پہلے کسی موقع پر چلائے یا کوئی ایسا فعل کیا جس سے مغالطہ دینا مقصود تھا یا اسی قسم کے جرم مین وہ پہلے ماخوذ ہوا تھا تو صاف ظاہر ہو کہ وہ اوس سکہ کی حیثیت سے واقف تھا - یا اوسی قسم کے متعدد سکے جامہ تلاشی یا خانہ تلاشی ملزم سے برآمد ہوے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کسی شخص کے

قبضہ مین مصنوعی سکے متعدد نکلین اور یہ تسلیم کیا جاوے کہ وہ سب اوسکے قبضہ مین لاعلمی کی حالت مین آئے - لیکن ایسا ضرور ہوتا ہے کہ دارندہ کسی دوسرے شخص سے فریب اوٹھا چکا ہو اور اوسی لاعلمی مین نیک نیتی کے ساتھ بلا فریب آمیز وسیلون کے مصنوعی سکہ چلاتا ہوا پکڑا جاوے -

## جرائم متعلق عافیت عامۂ خلائق

| | |
|---|---|
| ملزم کی نسبت اوسکے گاؤن مین ہیضا اور بائین جمع ہونے کی علت مین حکم ثبوت جرم دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند لگایا گیا - تجویز ہوئی کہ واقعہ مذکور کی تعبیر ایسے فعل مین نہین ہو سکتی جسکی | ملکہ معظمہ بنام بوٹا سنگھ پنجاب ریکارڈ نمبر ۵ ۱۸۷۲ء |

نسبت احتمال پھیلانے بیماری خوفناک کا حسب منشاء دفعہ مذکور کے ہو -

اس امر کا ثابت کرنا ضرور ہے کہ فعل غفلت سے ساتھ اس علم یا یقین کے کیا گیا تھا کہ اوس سے کسی ایسے مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہے جس سے جان کو خطرہ ہے ورنہ فعل مذکور بموجب دفعہ ہذا کے جرم تصور نکیا جاویگا - مدراس جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲۴

جب ایسی شکایت ہو یا کسی اور طور پر اطلاع ہو تو ایسے ہر امر مین ضرور ہے کہ ڈاکٹر صاحب بہادر کی راے معلوم کی جاوے - ورنہ مجرد پولیس کے خیال پر کوئی جرم پایۂ ثبوت کو نہ پہونچیگا -

دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند کی تفتیش مین اسکی ضرورت ہے کہ ہانکنے والے کی غفلت یا بے احتیاطی ثابت کیجاوے جو بے احتیاطیان تجربہ مین آئین وہ یہ ہین -

۱ - بے تحاشا جانور کو ہانکنا -

۲ - خلاف جاے معینہ کے ہانکنا -
۳ - آواز بلند سے راہ گیرون کو نہ ہٹانا -
۴ - شب کو گاڑی مین روشنی نہ رکھنا -
مین خیال کرتا ہون کہ بے تحاشا اوسوقت کہا جائیگا جبکہ جانور کو اوسکی پوری رفتار پر چھوڑ دیا جاوے جس سے جانور کا خود رکنا یا دوسری قوت سے روکنا بآسانی ممکن نہ ہو -

## فحش کتابون کا بیچنا - دفعہ ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴

| | |
|---|---|
| ملکہ معظمہ بنام رویندرناتھ داس انڈین لا رپوٹ سلسلہ کلکتہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۵۶ - | الزام دفعہ ۲۹۲ و ۲۹۴ تعزیرات ہند مین صراحت اون تصاویر اور الفاظ کی ہونا ضرور ہے جن تصاویر کا دکھلانا یا اور الفاظ کا کہا جانا فحش بیان کیا جاے - |
| قیصر ہند - بنام اندرمن انڈین لا رپوٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۸۲ | حسب منشار دفعہ ۲۹۳ کل کتاب فحش کہی جا سکتی ہے گو اوسمین صرف ایک عبارت فحش ہو - |

## جرائم متعلق مذہب باب (۱۵)

دفعہ ۲۹۵ - زید اور ہندہ ایک نیم شکستہ مسجد مین اس غرض سے داخل ہوے کہ عوام کی نظر سے بچکر زنا کرین - اسمقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اونکی نیت صحبت جسمانی کی تھی نہ کہ توہین مذہب - کسی فرقہ کے لوگون کی منشار دفعہ ہذا مین داخل ہونے کے لیے پرستش گاہ کا تلف کرنا یا نقصان پہونچانا

کسی فرقہ کے مذہب کی توہین کرنیکی نیت سے ہونا چاہیے [ منتخب شرح مسٹر فنڈل کری-

دفعہ ۲۹۶ - بموجب دفعہ ہذا کے نیت کا ثبوت غیر ضروری ہے کیونکہ فعل مذکور مین توہین کی نیت شامل سمجھی جاتی ہے بشرطیکہ ایذائی الواقع اور فوراً بطور فعل مجرم کے پیدا ہوئی ہو - جو شخص کہ ایذا پہونچاے جبکہ وہ ایذا مذکور اوس ذریعہ سے پہونچائے جس سے کہ اوسنے ایذا پہونچانے کی نیت کی تھی یا اوس ذریعہ سے جسکی نسبت وہ جانتا تھا کہ اوس سے ایذا پہونچنے کا احتمال ہے بموجب دفعہ ہذا قابل سزا ہو - منتخب شرح مسٹر فنڈل کری -

جان محمد بنام نراینداس وغیرہ ویکلی پولیس
الہ آباد ماہ فروری ۱۸۹۳ء صفحہ (۲۶)

ملزمان پر حسب دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند الزام یہ لگایا گیا کہ وہ عملہ ایک مسجد کا اوٹھا لیگئی جس سے مسلمانون کے دل کو ایک رنج پہونچا دریافت سے معلوم ہوا کہ مسجد مذکور شکستہ پڑی ہوئی تھی اور استعمال مین نہ آتی تھی اور یہ کہ نراینداس مرد شریف تھا اوسنے فعل مذکور کسیکو رنج پہونچانے کی نیت سے نہ کیا تھا چنانچہ درخواست نگرانی مستغیث ہائی کورٹ سے نامنظور ہوئی -

قیصر ہند بنام رمضان وغیرہ - انڈین لارپوٹ
سلسلہ الہ آباد جلد ۷ - صفحہ ۴۶۱ -

حنفی فرقہ کے مسجد مین ایک شخص ایسی حالت مین پہونچا جبکہ وہ وظیفہ پڑھ رہی تھے اور لفظ آمین کہا اور اسوجہ سے وہ مرتکب دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند کا قرار دیا گیا اجلاس کامل نے حکم ازسرنو تجویز کیجانے کا صادر کیا اور یہ ہدایت کی کہ مجسٹریٹ

تجویز جدید مقدمہ مذکور مین امور ذیل پر لحاظ رکھے۔

اول۔ یہ کہ کوئی گروہ واسطے عبادت مذہبی کے جائز طور پر جمع ہوا تھا یا نہین۔

دوم۔ گروہ مذکور مین ملزم فی الواقع مخل ہوا تھا یا نہین۔

سوم۔ خلل مذکور ملزم کے ایسے فعل اور عمل سے واقع ہوا تھا یا نہین جسکے ذریعہ سے اوسنے اوس خلل اندازی کی نیت کی تھی یا جن افعال اور عمل کی نسبت اوسکے علم یا یقین مین احتمال اوس خلل اندازی کا تھا اور بالآخر تجویز یہ ہوا کہ جو فعل ملزم سے ایسے وقت مین سرزد ہو جبکہ جماعت نماز مین مصروف نہین ہے وہ فعل حسب منشاء دفعہ ۲۹۶ خلل اندازی کی تعریف مین نہین آسکتا۔

## قتل انسان۔ ۳۰۲ و ۳۰۴

تفتیش کنندگان کو لازم ہے کہ بعد ملاحظہ نعش اور تحریر پنچایت نامہ موقعہ کا نقشہ مرتب کرلین اور نہایت جلد امور ذیل معلوم کرلین۔

۱۔ گھر کے اندر کسی شے مین جدید تغیر واقع ہوا اور اوسکی وجہ کیا ہے۔

۲۔ کوئی شے کسی بیرونی شخص کی موجود پائی گئی اور ایسی حالت مین اوسکی شناخت اور یہہ کہ وہ کیونکر اس موقعہ پر پہونچی۔

۳۔ قتل کا صحیح وقت۔

۴۔ مقتول کو آخر وقت کسنے کس حالت مین دیکھا تھا۔

۵۔ وجہ قتل۔

ہر حالت مین اسکا لحاظ رکھنا چاہیے کہ قتل انسان کے لیے حقیقت مین ہمیشہ بڑی وجہ ہوا کرتی ہو علاوہ اون حالتون کے جو باتفاق ناگہانی کسی شخص کی جان ضائع ہو جاتی ہے مگر اونمین بھی ضرور قتل کے لیے ایک وجہ معقول ہوتی ہے۔

تجربہ سے معلوم ہوگیا کہ وہ افعال جو خلاف معمولی انسانیت وقوع ہوتی ہین اور ہر قسم کے ترک ناجائز
کسی مجبوری یا ضرورت سے پیدا ہوا کرتے ہین اور ایسی ضرورتین اور مجبوریان اپنے فاعل سے
اسطرحپر منسوب ہوتی ہین کہ اونکے ظاہر ہوجانے کے بعد قتل کے وقوع ہونیکا سبب ہر شخص
کی سمجھ مین آجاتا ہی اور نیز ہر معاملہ کی بنیاد معقول طور پر قائم کرنے مین آسانی ہوتی ہی مثلاً
جب وجہ قتل یہ بیان کی گئی کہ قاتل جانتا تھا کہ مقتول اوسکی عورت سے آشنائی رکھتا ہی
تو ہر قیاس صحیح قبول کرسکتا ہی کہ فاعل اس فعل کے کرنے پر مجبور تھا لیکن جب کوئی ایسی حقیقت
وجہ ظاہر کیجاتی ہی جو معمولاً سخت اشتعال کی باعث نہین ہوسکتی تو گو ممکن ہے کہ بعض حالت مین
قتل وقوع ہو مگر ایسی صورت مین الزام کو ملزم سے منسوب کرنا دشوار ہوجاتا ہی۔
بعض دفعہ سبب قتل کا قاتل کے نام معلوم ہونے سے پہلے ظاہر ہوتا ہے اور بالآخر
تلاش کرنے سے خیال خود بخود قاتل تک پہونچ جاتا ہی کیونکہ جسمین قتل کا سبب باہمی تنازع
ہوتا ہی اونمین فریق مخالف خود فاعل قرار پاتے ہین یا اونکی رازداری ہوا کرتی ہی اور
جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ قتل بہ طمع نفسانی نہین ہوا نہ اوسکی وجہ عشقبازی یا افعال
شنیعہ ہی تو یقین کرنا لازم آتا ہی کہ ضرور دشمنون کے خیالات کا نتیجہ ہی۔
وہ قتل جو حفاظت خوداختیاری مین ہوتے ہین یا ایسی حالت مین وقوع ہوتے ہین کہ قاتل
کی نیت مین زید کا قتل کرنا تھا اور عمرو کو مار ڈالا یا اسی قسم کی اور حالتون مین ایسی صورتین
پیش آتی ہین کہ جرم کی نوعیت اور اتفاق ناگہانی مین ضروری التباس ہوجاتی ہی۔
ایک مقدمہ مین عجیب صورت پیش آئی اور جسنے پولیس کو ایک مدت تک پریشان رکھا
لیکن بالآخر طرز ارتکاب جرم نے یہ ثابت کردیا کہ مرتکب اسکے خانہ بدوش ہین
اطلاع یہ ہوئی کہ ایک گھر مین دونون میان بی بی قتل کیے گئے۔ پولیس نے موقعہ پر جاکر

دیکھا کہ دونو نعشین زمین پر پڑی ہوئی ہین جو بیرونی دیوار سے قریب اور ایک چارپائی
سے جسپر بچھونا بچھا ہوا تھا کچھ فاصلہ ہر - دیوار کے قریب ایک پاندان بھی ملا اور اوسکے
اندر کا سامان چارپائی سے اسی دیوار تک جا بجا پڑا ہوا تھا -
نعشون پر متعدد نشان چھری کے تھے اور اونکی گہرائی اور ہئیت سے معلوم ہوتا
تھا کہ لانبی چھری استعمال کی گئی ہے اور اوس دیوار سے جو راستہ کی سمت
مین واقعہ تھی اور ایک گز سے زیادہ اونچی نہ تھی تھوڑی دور تک خون ٹپکا ہوا زمین پر
دیکھا گیا -
یہ بھی دریافت ہوا کہ اس موقعہ کے قرب مین اوسی شب کو ایک ایک دو دو مجرم اور گھرون
مین بھی گھسے اور خفیف مالیت کی چیزین اوٹھا کر بھاگ گئے -
عورت زیور پہنے ہوے تھی مگر ایک ہاتھ مین چوڑیان اور ایک کان مین بالیان نقرہ
نہ تھین - چونکہ مقتولون کا کوئی وارث نہ تھا نہ کوئی دوسرا شخص واقعات سرزدہ کی
حالت بیان کرنے والا دستیاب ہوا اسوجہ سے پولیس نے موقعہ کے ملاحظہ سے
وجہ قتل یہ تحریر کی - یعنی زن و شوہر حسب معمول ایک چارپائی پر سو رہے تھے اور
پاندان بھی اوسی چارپائی پر رکھا ہوا تھا ملزم نے ایک چھوٹی دیوار سے کود کر اندر
داخل کیا اور عورت کے جسم سے چوڑیان اور بالیان ایک سمت کی اوتارین جس سے
ثابت ہوتا ہے کہ وہ کروٹ سے سوتی تھی اور جب ملزم نے پاندان لیکر بھاگنے کا
قصد کیا تو پاندان کی زنجیر اتفاق سے کھل گئی یا پہلے سے کھلی ہوئی تھی اور اندر کا
سامان گرنے کی آواز ہوئی جس سے مالک مکان کی آنکھ کھلی اور یہ شخص جوان قوی الجسہ تھا
مجرم کو لپٹ گیا اور اس حالت مین مجرم نے اپنے چھوڑانے کی غرض سے اوسکے چھریان ماریں -

یہ بھی ظاہر کیا کہ مقتول کی عورت یا تو ساتھ ہی چور کو لپٹ گئی تھی یا اپنے شوہر کے فرط محبت مین اپنا تحفظ نہ کیا اور خود بھی مجروح ہوئی اور مجرم دونو کو بیدم کر کے بھاگ گیا یا اندان مال مسروقہ کو ملزم مدعیون کے حملہ کی وجہ سے چھوڑ گیا اور زیور جسکو کہ وہ احتیاط کے ساتھ رکھ چکا ہو گا لے گیا۔

خون کے قطرون کے ٹپکنے سے اور ایک جگہ اِن نشانات کے معدوم ہو جانے سے یہ رائے قائم کی گئی کہ اضطراب کی حالت مین مجرم اپنے ہاتھ سے خود بھی مجروح ہوا اور بھاگنے کے بعد اوسنے اس موقعہ پر اپنے زخم کو کپڑہ سے باندھا اور چلا گیا۔

حالات موجودہ سے یقین کیا گیا کہ اس طریقہ پر سوائے اشخاص خانہ بدوش کے اور لوگ ایسے سنگین جرمون کے مرتکب نہین ہوتے اسوجہ سے اسی فرقہ مین تلاش شروع ہوئی اور مساۃ کی ہاتھ کی چوڑیان کنجرون کے ڈیرہ مین برآمد ہوئین۔

مقدمہ عدالت مین چالان کیا گیا لیکن عدم ثبوت کے سبب سے ملزمان نے رہائی پائی مگر اسمقدمہ مین اہلکاران پولیس کو اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ اونکا قیاس جس واقعہ کی بابت جس طور پر قائم ہوا اوسمین کوئی غلطی نہ تھی۔

دوسرے مقدمہ کی یہ شکل تھی کہ نو بجے دن کو ٹھاکر تنبولی کو گرفتار کر کے ہیڈ کانسٹبل علاقہ نے تھانہ مین پہونچایا اور بیان کیا کہ گھر مین اوسکی عورت قتل کی ہوئی پڑی ہے تنبولی مذکور کہتا ہے کہ مین چھ بجے صبح کے اپنی عورت کو زندہ چھوڑ کر آیا ہون شبہہ قتل کا اسی شخص پر ہے۔

پولیس نے موقع پر پہونچکر دیکھا کہ زنجیر صدر دروازہ کی اندر سے بند ہے اسوجہ سے ٹھاکر کی طرف سے فوراً خیال منتقل ہو گیا کیونکہ اوسکو قتل کرنے کے بعد اندر سے

زنجیر بند کرنا دشوار تھا بلکہ غیر ضروری بھی تھا علاوہ اسکے محلہ کے آدمیون سے فورًا معلوم ہوا کہ باہم زن وشوہر اتفاق تھا اور حال مین یا اس سے پہلے کبھی کوئی تنازعہ نہین ہوا مقتولہ ضعیف العمر تھی جس سے احتمال بدکاری بھی کرنا غیر ممکن تھا اور لاش کے پڑے ہوئے ہیئت سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی قوی شخص اوسکو بوقت قتل دبائے ہوئے تھا کیونکہ کوئی علامت اوسکے تڑپنے کی نہ تھی۔

ٹھاکر سے ضعیف العمر اور کمزور سے اس واقعہ کا ہونا غیر ممکن سمجھا گیا اور چونکہ قاتل کا داہنا پاؤن خون مین بھر گیا تھا اسوجہ سے پورا نقش قدم لاش کے قریب نمایان تھا اس نعش سے اور ٹھاکر کے قدم سے بھی کوئی مناسبت نہ تھی اسوجہ سے ٹھاکر کو اپنی راے مین مطلق بیگناہ قرار دیا گیا۔

پولیس نے ذریعہ مجرم کے معلوم کرنے کا اسی نقش قدم کو قرار دیا اور جب بغور دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اسی قسم کے نقش نعش کے قریب سے کنوئین تک اور جو صحن مین تھا اور پھر اوسی قدم کی خفیف نشان کنوئیں سے اوس کوٹھری تک مین جسمین مستغیث کا مال رکھا رہتا ہے اور وہی نشانات کوٹھری مین جابجا نمایان تھے۔

کنوئیں کے پاس ایک ڈول آہنی رکھا تھا جسمین پہلے سے کچھ پانی تھا اوسمین خون دیکھا گیا اس سے خیال کیا گیا کہ مجرم نے بعد قتل ہاتھ پاؤن یہان آکر دھوئے اور پھر مال کی تلاش کو کوٹھری مین گھس گیا۔

چند زیور جو مسماۃ جسم پر زندگی کی حالت مین پہنے ہوئی تھی وہ اوسوقت اوسکے جسم پر نہتی اسوجہ سے قتل کا سبب طمع زیور کو قرار دیا گیا اور یہ بھی سمجھ مین آگیا کہ اصل وجہ قتل کی یہ ہے کہ مجرم وہ لوگ ہین جنکو مقتولہ پہلے سے جانتی تھی اور اسی ذریعہ سے مجرمون نے

آپکو بچا رکھنے کی کوشش کی۔

ایک سیڑھی صحن مین کھڑی ہوئی ملی بوریافت ٹھاکر نے بیان کیا کہ معمولاً یہ سیڑھی زمین پر پڑی رہتی ہے اور مجکو جب مین گھر سے گیا اوسوقت بھی زمین پر رکھی ہوئی تھی۔ اس حالت نے مجرم کے واپس ہونے کا راستہ بتا دیا۔

کوٹھے پر چڑھ کر دیکھا گیا تو اس مکان سے کودنے کی کوئی علامت زمین یا دیوار پر نہ تھی اور جو موقعہ بیرونی مجرم کے اوترجانیکا تھا وہ اسوجہ سے ناموزون تھا کہ درمیان مین بہت سے مکانات ایسے تھے کہ جنکی چھتون پر غیر شخص کو جانا اور ان گھروالون سے اپنی صورت چھپانا غیر ممکن تھا۔

پولیس نے غور کے ساتھ نقشہ موقعہ تیار کیا اور وہ مکانات جنسے مستغیث کے مکان مین آمد ورفت ہوسکتی تھی نقشہ مین کھینچ لی انھین مکانات کے باشندگان کی چال چلن پر غور کرکے ایک شخص رام لال کو زیر نظر کیا اور حسب اتفاق اوسکی نسبت شہادت معقول یہ حاصل ہوئی کہ اوسکو سات بجے دن کے وقت مقتولہ کے مکان سے اپنے مکان کی طرف چھتون پر جاتے ہوے دیکھا گیا ہے۔

رام لال کو جرم سے بالکل انکار تھا اور زیادہ تر یہ شہادت اسوجہ سے باور کرنیکے لائق نہ تھی کہ اس شخص کا قدم نقش موجودہ خانہ مستغیث سے مطابق نہ تھا مگر مجبوراً اسکا چالان کیا گیا اور مخالفت نقش قدم کی بابت یہ رای ظاہر کی گئی کہ رام لال کا معاون کوئی مجرم اور تھا جسکا یہ نقش ہے۔

رام لال کے چالان کرنے کے بعد اوسکی ماں نے افسوس کے ساتھ آہ سرد کھینچ کر بیان کیا کہ پولیس نے اصل قاتل کی خبر نہ لی اور میرے بیٹے کو چالان کردیا۔ مسماۃ کی اس صدا کو

بغور سنا گیا اور اوس سے اس راز کو کھولنا چاہا مگر اوس نے صرف اتنا کہا کہ ایک شخص جھجو حجام جو اونا وکے ضلع مین رہتا ہے بدچلن آدمی ہے اور قتل کے دن موجود تھا مساۃ کو اوسنے مارا ہے۔
اس عورت نے دریافت کرنے پر یہ بھی کہا کہ اوسکا لڑکا رام لال جھجو کے پاس زیادہ آمدو رفت رکھتا تھا۔ اس بنا پر جھجو کے مکان پر ہیڈ کانسٹبل کو بھیجا گیا اور اوسنے فوراً اوسکی خانہ تلاشی لی تو ایک کوٹ خون آلودہ نکلا اور جھجو نے جرم سے اقبال بھی کیا۔
جھجو جسوقت موقعہ پر پہونچا ایک شخص شریک کا نام اور بتایا اور اسکے بیان سے مع رام لال کے تین ملزم اس مقدمہ مین مجرم قرار پائے۔
نقش قدم جو مکان مستغیث مین باحتیاط رکھا گیا تھا جھجو کے قدم سے مطابق ہوا اور اسی شخص کی نشاندہی سے مال مسروقہ بھی برآمد ہوا اور اسی کے بیان سے ظاہر ہوا کہ رام لال نے سیڑھی اپنی واپس جانے کیلیے کھڑی کی تھی کیونکہ اوسکا گھر پس پشت مکان مقتولہ کے تھا۔

(دوسرا مقدمہ)

ایک حسین عورت اپنے شوہر کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور تحقیقات سے کوئی ایسی بڑی وجہ نہ ظاہر ہوئی جو سبب قتل کا تسلیم کرلیا جاتا۔ ملزم نے اپنا دیوانہ پن ثابت کیا جسکی وجہ سے وہ جرم سے بری ہوگیا۔
صورت یہ تھی کہ ایک ٹھاکر کو عام عورتون کے چال چلن کا ذاتی تجربہ ہوا اور اس فرقہ کی بیوفائی ذہن نشین ہوچکی تھی کہ اوسکی ایک خوبصورت عورت سے شادی ہوئی ٹھاکر نے اپنی جہالت قومی سے مساۃ کو ایک مکان محدودہ مین بند رکھا اور یہانتک احتیاط کی کہ مساۃ کے رشتہ دارون کو بھی ملنا محال ہوا۔

بہ حسب اتفاق مساۃ اپنے شوہر کی عدم موجودگی مین اپنے چچا کے یہان ایک شادی کی تقریب مین چلی گئی اور ٹھاکر مکان پر ایسی حالت مین پہونچا جبکہ وہ اپنے چچا کے مکان سے واپس نہ آئی تھی اور صرف اسیوجہ سے اوسکی غصہ کی آگ کو مشتعل کر دیا اور اوسیوقت سے وہ مساۃ کے قتل کرنیکو آمادہ ہوگیا شب کو وہ مساۃ واپس آئی اور شوہر کے پاس ایک چارپائی پر لیٹ رہی مگر چونکہ مساۃ کو بھی کھٹکا تھا وہ آخر شب تک جاگتی رہی اور جیسے ہی اوسکی آنکھ جھپکی ٹھاکر نے اوٹھکر ایک گنڈاسا جسکو اوسنے پہلے سے اس کام کے لیے تیز کرلیا تھا مساۃ کی گردن پر مارا۔

یہ ضرب مساۃ کی ہلاکت کی باعث ہوئی اور ٹھاکر نے اس فعل کے بعد رونا شروع کیا تب اور لوگون کو خبر ہوئی اور پولیس کی معرفت ٹھاکر گرفتار ہوگیا۔

ٹھاکر کی ایک دوسری آرزو جسکو وہ حسرت کے ساتھ بیان کرتا تھا یہ تھی کہ اوسنے اپنی ایک لڑکی کو زندہ چھوڑا اور اوسکی بابت وہ اپنا خیال ظاہر کرتا تھا کہ اگر تھوڑی مہلت مل جاوے تو اوسکو ہلاک کراؤن کیونکہ اوسکے دل مین ہنوز یہہ بدگمانی باقی تھی کہ یہ لڑکی بھی جوان ہوکر ایسی ہی بدچلن ہوگی جیسے عورتون کا کہ اوسکو امتحان ہوچکا ہے۔

اس مقدمہ کے حالات بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ جو افعال خلاف معمول بلا سبب واقع ہوتے ہین وہ اپنے فاعل سے مشکل کے ساتھ منسوب ہوا کرتے ہین کیونکہ ہر معاملہ کا وجود اور ہر واقعہ کا اثبات بدیہی اور عقلی دلائل پر منحصر ہے۔

واسطے قائم کرنے جرم قتل انسان مستلزم السزا کی تین باتین ضروری ہین۔

اول یہ کہ فعل جس سے ہلاکت واقع ہوئی ہلاکت کا باعث ہونیکی نیت سے کیا گیا

دوسری ایسی ضرر جسمانی کے باعث ہونیکی نیت سے کیا گیا جس سے ہلاکت کا احتمال ہے۔
تیسرے اس علم سے کہ فعل مذکور سے ایسی ہلاکت کا احتمال ہے مگر کچھہ یہ نیت نہو
کہ اوس سے ہلاکت واقع ہو۔
قتل انسان مین جو صورتین کہ متعلق اس جرم کے ہین وہ قتل عمد سے مستثنی کیگئی ہین
اس وجہ سے اون صورتون کو ذیل مین ظاہر کیا جاتا ہے۔

**پہلا استثنی** قتل انسان مستلزم السزا قتل عمد نہوگا جبکہ سخت و ناگہانی باعث اشتعال طبع کے سبب سے مجرم کو اپنے ضبط کرنے کی قدرت نہ رہی اور وہ اوس شخص کو ہلاک کرے جسنے وہ باعث اشتعال طبع دلایا یا غلطی یا اتفاق سے کسی دوسرے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو۔

جن شرطون سے یہ مستثنی مشروط ہے وہ بھی دیکھنے کے لائق ہے لیکن ہماری غرض یہ ہے کہ ایسی حالت مین گو مجرم کی نیت مین ہلاک کر دینا مقصود ہو مگر جرم قتل عمد نہوگا۔

**دوسرا استثنی** قتل انسان مستلزم السزا قتل عمد نہوگا اگر مجرم نیک نیتی سے استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم یا مال کے نفاذ مین اوس اختیار سے بڑھ جاے جو اوسکو قانون کے رو سے حاصل ہے اور اوس ضرر سے جو اوس حفاظت کے لیے ضرور ہے زیادہ ضرر پہونچانے کے پہلے سے کوئی فکر یا نیت نکرکے اوس شخص کو ہلاک کرے جسکی دفعیہ مین اوس استحقاق حفاظت کو نافذ کرتا ہے۔

**تیسرا استثنی** قتل انسان مستلزم السزا قتل عمد نہوگا اگر جو سرکاری ملازم ہو یا کسی

اسیسے سرکاری ملازم کی مدد کر رہا ہو جو معدلت عامہ کے اجرا کے لیے عمل کر رہا ہو اون اختیارات سے جو اوسکو قانون کی رو سے حاصل ہین بڑھ جاے کسی ایسے فعل کے کرنے سے ہلاکت کا باعث ہو جسکو وہ نیک نیتی سے جائز اور منصبی خدمت کے مناسب انجام دہی کے لیے بحیثیت اوس سرکاری ملازمی کے ضروری سمجھتا ہو اور اوس شخص سے جو ہلاک ہوا کچھ عداوت نرکھتا ہو۔

**چوتھا مستثنیٰ**

قتل انسان مستلزم السزا قتل عمد نہوگا اگر پہلے سے فکر نکر کے ناگہانی تنازعہ کے واقع ہونے پر بحالت غیظ ناگہانی لڑائی مین اوسکا ارتکاب ہوا ہو اور بدون اسکے کہ مجرم سے اوس عمل مین نامناسب استفادہ ہو یا بیرحمی سے غیر مستعمل طور پر عمل کیا ہو۔

**پانچوان مستثنیٰ**

قتل انسان مستلزم السزا اوس حالت مین قتل عمد نہوگا جبکہ وہ شخص جو ہلاک کیا گیا ہے اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کا ہو اور اپنی رضامندی سے ہلاک کیا جاے یا ہلاکت کا خطرہ اوٹھاے۔

پانچون مستثنیٰ کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ جو کوئی شخص ایسے قتل انسان مستلزم السزا کا مرتکب ہو جو قتل عمد کی حد کو نہ پہونچتا ہو تو وہ شخص قتل انسان مستلزم السزا دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کا مرتکب کہلائیگا۔

## انتخاب میڈیکل جیورس پروڈنس

ماہرین فن جیورس پروڈنس مین بہت کچھ اختلاف راے ہے کہ زخم مہلک کس قسم کے

زخم کو کہنا چاہیے - اس ملک مین شاید اس بحث کی ضرورت نہین ہے اور سب سے آسان طریقہ یہ ہی کہ اوس زخم کو مہلک کہا جاوے جو فی الواقع منجر بہلاکت ہو - انگلستان مین اس بحث کی ضرورت زیادہ تر اس وجہ سے پائی گئی ہی کہ ملزم کو ضمانت پر چھوڑنے یا نہ چھوڑنے کا فیصلہ اسپر موقوف ہی - مثلاً مقدمہ سرکار بنام سالسبری مین جسمین ایک عورت پر الزام ایک شخص کو چھری مارنے کا تھا اوسنے عدالت مین درخواست کی کہ زخم پر پٹی لگاتے وقت میری طرف سے بھی ایک طبیب موجود رہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مریض کی جان کا کچھ خطرہ نہین ہی اور مین ضمانت پر رہا ہو سکون -

ہندوستان کے قانون مین قتل عمد اور قتل انسان مستلزم سزا مین فقط ارادہ کا فرق رکھا گیا ہی - اگر کوئی زخم منجر بہ ہلاکت ہو اور وہ اسطرح پر یا ایسے آلہ سے لگایا گیا ہو کہ احتمال قوی ہلاکت کا تھا اوسوقت مین مجرم مرتکب قتل عمد کا سمجھا جائیگا ورنہ قتل انسان مستلزم سزا کا انگلستان کے قانون مین کسیقدر فرق ہی لارڈ ہیل اس فرق کو یون لکھتے ہین - اگر کوئی شخص مجروح کیا جاوے اور اصلی زخم مہلک نہو لیکن اوسمین گیانگ گرین پیدا ہو جاوے یا اوسکی وجہ سے بخار آجاوے اور مجروح اوس سے مرجاوے اوسوقت بھی مجرم پر قتل کا جرم عائد ہوگا کیونکہ اگرچہ فوری سبب ہلاکت کا بخار یا گیانگ گرین تھا لیکن اصلی سبب زخم تھا - لارڈ ہیل کا قول ہی کہ جرم قتل عمد کیواسطے اسقدر کافی ہی کہ مجروح اوس زخم سے مرجاوے اگرچہ اصل مین زخم مہلک نہو اور محض علاج کی غفلت یا غلطی سے مہلک ہو جاوے - ایسی مثالین بہت ہین جنمین لوگ بہت ہی خفیف زخم سے بھی مر گئے ہین - ایک صورت مین ایک لڑکی کا پاؤن ایک ٹھیلہ گاڑی مین جا لگا - اور ایک خفیف سی چوٹ پنڈلی پر لگی لیکن موروثی بیماری کے علامات شروع ہو گئے اور چند روز کے بعد وہ لڑکی اوس زخم کے صدمہ سے مر گئی -

اگر یہ چوٹ اوسکو کسی اور شخص نے لگائی ہوتی تو لارڈ ہیل کی رائے کے مطابق اوس شخص پر
قتل انسان کا جرم عائد ہوتا - لیکن ہندوستان مین اس جرم کو نہ قتل عمد کہہ سکتے ہین اور نہ قتل
انسان مستلزم سزا - برخلاف اسکے اگر کوئی شخص کسی مجمع مین تمنچہ چھوڑ دے یا کسی پر تلوار کا حملہ
کرنے مین خفیف سا زخم بھی لگا دے اور اوس زخم مین گیانگ گرین پیدا ہو کر باعث ہلاکت ہو
اوسوقت مجرم قتل عمد کا مرتکب قرار دیا جاویگا کیونکہ اوسکا یہ فعل جان کیواسطے اس شدت
سے خوفناک تھا کہ اوسکے نتایج کا وہ پورا ذمہ دار سمجھا جاویگا اور اس صورت مین بھی لارڈ ہیل کا قاعدہ
چسپان ہوگا یعنی اگر یہ بات بھی معلوم ہو کہ زخم سور علاجی کے وجہ سے منجر بہ ہلاکت ہوا یا یہ کہ اگر
علاج درست طور پر ہوتا یا کوئی اور علاج ہوتا تو زخم منجر بہلاکت نہوتا تاہم مجرم مرتکب قتل کا
سمجھا جاویگا - لارڈ ہیل فرماتے ہین کہ البتہ اوس صورت مین جسوقت ہلاکت کا
باعث زخم نہو بلکہ وہ دوائین یا وہ جراحی عملیات ہون جو اوس زخم کو چنگا کرنے کے لیے
استعمال کیے گئے ہون اوسوقت مجرم قاتل نہین ٹھہر سکتا ہی - بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ
یہ فرق بہت ہی باریک ہی اور ڈاکٹر ٹیلر نے بہت درست لکھا ہی کہ خفیف زخمون مین البتہ خود
زخم کے نتایج اور سوء علاجی کے نتایج مین فرق کیا جا سکتا ہی لیکن کاری زخمون مین اور شدید چوٹون
مین اس قسم کی تفریق اطمینان کے ساتھ نہین ہو سکتی اور قرین قیاس یہی ہی کہ اگر یہ امر ثابت ہو جاوے
کہ زخم فی الواقع مہلک نہ تھا مگر سور علاجی کی وجہ سے منجر بہ ہلاکت ہوگیا تو کوئی جوری مجرم کو سزاے
قتل کا مستوجب نہ سمجھیگا (دیکھو مقدمہ نمبر ۱۱) اسکی مثال مین کئی مقدمات بطور نظیر کے لکھے
گئے ہین اور منجملہ اونکے دو کا ذکر یہان کیا جاتا ہے -

ہیاکٹ ایون کے مقدمہ مین (مقام پرتھ سنہ ۱۸۳۶ع) ملزم پر جرم ایک لڑکے کے قتل کا تھا -
ملزم نے مقتول کے شانہ پر ایک گھونسا مارا جسکے صدمہ سے ہاتھ اوکھڑ گیا - اس چوٹ لگنے کے

دو دن بعد ایک ناتجربہ کار جراح سے شانہ بیٹھوایا گیا اور اوسکی سور علاجی کیوجہ سے ورم ہو گیا اور چونکہ لڑکا بالطبع اسکرافیولس[۱۵] تھا ورم کے صدمہ سے مر گیا -
ایک اور مقدمہ مین (سرکار بنام گنگ شاٹ لیوس سمر اسائیز ۱۸۵۵ء) باہمی دنگی مین ایک شخص کے انگوٹھے مین دانت لگ گیا - وہ ایک عطائی کے پاس گیا اور اوسنے مرہم حار لگا دیا جس سے ورم پیدا ہو گیا اور ہاتھ کاٹ ڈالنے کی ضرورت پڑی جسکے صدمہ سے وہ مر گیا - اس امر کا ثبوت دیا گیا کہ اصلی چوٹ بہت خفیف تھی اور اگر سور علاجی نہوتی تو فوراً اچھی ہو جاتی - ان دونون مقدمات مین مجرم بری ہو گئے -
اس ملک کے قانون کے بموجب مقدمۂ اول مین ملزم کو ضرور ضرر رسانی شدید کی سزا دیجاتی اور دوسرے مقدمہ مین محض ضرر رسانی کی - ہندوستان مین اس ملک کے باشندون کیلیے اکثر اوقات طبیب کا ملنا محال ہوتا ہے اور بہت سی صورتین ایسی واقع ہوتی ہین جنمین خفیف زخم بھی عدم علاج کی وجہ سے منجر بورم و ہلاکت ہو جاتے ہین - ایسے مقدمات مین شاید عمدہ طریقہ عمل آوری کا یہی ہے کہ مجموعی حالات اور آلہ جارح کی طرف نظر کیجاوے - محض سور علاجی یا عدم علاج ملزم کے بری کرنیکو کافی نہین ہو سکتا - اور مقدمہ گورنروال مین لارڈ چیف بارن نے جوری کو مقدمہ سمجھاتے وقت صاف کہا ہے کہ کوئی شخص اسکا مجاز نہین ہے کہ کسی دوسرے کو ایسے خطرہ کی حالت مین ڈالدیوے کہ جس سے بچنا محض اوس شخص کی خوش تدبیری پر موقوف ہو جاوے - ایک اور مقدمہ مین بھی (بنٹ بنام گرڈلی اکسپکر سینٹنگس ہیلری ٹرم ۱۸۵۲ء) اسی قسم کا فیصلہ ہوا ہے - اس مقدمہ مین ایک لڑکے کے بازو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہرجہ کا دعوی ہوا تھا

[۱۵] اسکرافیولا - ایک موروثی مرض کا نام ہے جس مین گلے اور [illegible] غدود [illegible] خونی [illegible] پیدا ہو جاتی ہے [illegible] کی بیماری اور [illegible] بھی اس [illegible] اوس شخص کو [illegible] جسم مین اسی مرض کا مادہ بالطبع یا موروثی طور پر موجود ہووے

مدعی علیہ کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ اُس بازو مین پہلے سے چوٹ موجود تھی جسکی وجہ سے وہ باسانی لوٹ گیا۔ لیکن چیف بارن نے اپنے فیصلہ مین یہی کہا کہ کوئی شخص مجبور نہین کیا جا سکتا کہ وہ اپنے جسم کو ایسی صحت اور مضبوطی کی حالت مین رکھے کہ اوسکے اوپر بیجا حملہ کرنا جائز ہو جاوے اور جو شخص اس قسم کا حملہ کرتا ہی وہ اوسکے تمامی نتایج کا ذمہ دار سمجھا جائیگا۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ یہ بات معلوم ہو کہ اگر وہ شخص جسپر حملہ کیا جاوے کم سن بچہ یا پیر نا توان ہو یا کسی مہلک مرض مین گرفتار ہو تو اوسوقت مین تھوڑی سی چوٹ بھی منجر بہلاکت ہو جاتی ہی اور ایسے قتل کا مرتکب البتہ پوری طرح سے ذمہ دار ہے۔ جو زخم ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہو وہ خود ہلاکت کا باعث ہی اور ملزم صورت واقعہ کے لحاظ سے قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب سمجھا جاے گا۔ لارڈ ھیل کی راے ہی کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے مرض مین گرفتار ہو جس سے تھوڑی مدت کے اندر ہلاک ہو جانیکا احتمال ہو اور ایسے شخص کو کوئی ایسا زخم یا ضرر پہونچاوے جو اوسکی ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہو تو یہ فعل قتل عمد سمجھا جاوے گا۔ اس امر کو ملک ہندوستان سے ایک خاص تعلق ہے کیونکہ اس ملک مین اکثر اشخاص ورم طحال مین مبتلا ہوا کرتے ہین اور ادنی سی چوٹ سے طحال کے پھٹ جانیکا احتمال ہوتا ہی۔ ایسی صورتون مین جیسا کہ اوپر لکھا گیا شاید بہتر طریقہ یہی ہے کہ مجموعی صورت مقدمہ کی طرف نظر کیجاوے۔ اگر ٹھوکر مارنے کے صدمہ سے یا لکڑی کی چوٹ سے شخص متضرر (مثلاً طحال پھٹکر) ہلاک ہو جاوے تو اوس صورت مین مرتکب باعث ہلاکت سمجھا جاوے گا کیونکہ یہ فعل اوسکا شدت سے خطرناک تھا۔ اور یہی حکم گھونسے مارنے کی نسبت بھی لگایا جاوے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسیکو طمانچہ مارے تو اوسکے اس فعل کو بمشکل خطرناک کہا جا سکتا ہے۔ اس مقام پر ایک نہایت باریک سوال پیدا ہوتا ہی۔ مثلاً فرض کرو کہ کوئی شخص کسیکو ایسی ٹھوکر یا ایسی لکڑی کی ضرب مارے جو

ضرب عادتاً ہلاک کرنے کو کافی نہو لیکن اوسکی وجہ سے مثلاً طحال پھٹ جاوے اور اس صدمہ سے شخص متضرر اچھا بھی ہوجاوے - ظاہر ہو کہ اگر شخص متضرر ہلاک ہوجاتا تو اوس صورت مین ملزم کی نسبت قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا کا جرم عائد ہوتا لیکن چونکہ شخص متضرر اچھا ہوگیا پس سوال یہ ہو کہ آیا ملزم پر ان جرائم کے اقدام کا جرم عائد ہوگا یا نہین - ظاہرا تو کوئی عدالت بھی اوسکو ان جرائم کے ارتکاب مین ماخوذ نہین کرسکتی -

بعض اوقات شخص متضرر جو زخم کے فوری صدمات سے اچھا ہوگیا ہو بخار یا اورام یا نتائج اورام یا خاص قسم کے ڈیلون کیوجہ سے یا سرخ بادہ یا ڈلیریم ٹریمنس یا ٹیٹنس یا گیانگ گرین یا کسی ایسے عمل جراحی کے وجہ سے جو اثنائے علاج مین ضروری ہوگیا ہو ہلاک ہوجاتا ہے ان اسباب ہلاکت کو اسباب ثانیہ کہنا چاہیے - مثلاً گلا کٹ جانے کی صورت مین اکثر اوقات مجروح دم خفا ہو کر مرجاتا ہے - مقدمہ نمبر (۷) مین جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہو وہ عورت جسکا گلا کٹا تھا دس روز بعد واقعہ کے ورم شش کی بیماری مین مری تھی - ایسی صورت مین جہان زخم یا ضرر جسمانی ہلاکت کے اسباب ثانیہ مین سے ہوتا ہو وہان اس امر کا قرار دینا مشکل ہے کہ ہلاکت کی جوابدہی کہانتک شخص ضرر رسان کے ذمہ پر ہو - اور اسیوجہ سے جب کبھی ضرر جسمانی کیوجہ سے ہلاکت وقوع مین آتی ہو تو ایسے مقدمہ کو درجۂ اعلیٰ کی عدالت مین پیش ہونا چاہیے اگرچہ ہمیشہ نہین ہوا کرتا - مثلاً دسمبر ۱۸۶۸ء مین ہیڈ اسسٹنٹ مجسٹریٹ نے ایک مقدمہ عدالت سشن ضلع کرنول مین سپرد کیا جسمین ملزم نے اپنی جورو کو بھٹے کی ڈنڈی سے مارا تھا جسکے صدمہ سے اوسکا طحال پھٹ گیا اور وہ عورت مرگئی -

اس مقدمہ کی نسبت سشن جج نے یہ رائے دی کہ اوسکو اسسٹنٹ مجسٹریٹ خود اپنے اقتدار سے انفصال کرسکتا تھا - ظاہر ہو کہ ایک مقدمہ ضرر رسانی جسمین اوس ضرر کے سبب سے ہلاکت وقوع مین

آئی ہو (اگرچہ وہ ضرر ہر گیا اور بدیہیا محض ضرر کیون نہو) حد اقتدار مجسٹریٹ سے خارج ہوجاتا ہے اور سشن کے اقتدار مین آجاتا ہے اور ایسے مقدمات مین اس امر کا فیصلہ کرنا کہ ملزم کی جوابدہی کس درجہ تک ہے مشکل ہوجاتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ جہان ہر ایک مقدمہ مین ایک خاص صورت پیدا ہوتی ہو وہان کسی عام قاعدہ کا قرار دینا محالات سے ہے لیکن اسقدر کہا جاسکتا ہو کہ ایسی صورتون مین جہان اصلی زخم خفیف ہو اور اسباب ثانیہ جنکی وجہ سے ہلاکت وقوع مین آئی ہو مجروح کی خاص جسمانی حالت یا اوسکی بے احتیاطیون اور زیادتیون سے متعلق ہین وہان انصاف کا اقتضا یہی ہو کہ ملزم کو رہائی دیجاوے۔ لیکن ایسے مقدمات مین پیروکار سرکاری کو ضرور ہو کہ فرد قرارداد جرم مین علاوہ قتل کے ایک اور جرم بھی شریک کرادیوے تاکہ اگر ملزم قتل کے جرم سے رہائی پاوے بھی تو دوسرے جرم مین سزایاب ہوجاوے۔ اس خاص معاملہ مین انگلستان اور ہندوستان کے قانون مین اختلاف ہو۔ انگلستان مین شخص حملہ کنندہ ہلاکت کا جوابدہ سمجھا جاتا ہے اگرچہ ضرب کسیقدر خفیف کیون نہو۔ لیکن اوسکی نسبت محض قتل انسان کا جرم ثابت سمجھا جائیگا اور اس امر کا قرار دینا جوری کا کام ہو اور جج کا یہ فرض ہو کہ سزا تجویز کرتے وقت اوس خاص حالت کا جسمین ضرب لگائی گئی ہو اور نیز ملزم کے ارادہ کا لحاظ رکھے۔ اسیوجہ سے بخوبی ممکن ہے کہ کسی شخص کی نسبت جرم قتل انسان ثابت ہو اور تاہم اوسکو بلحاظ واقعات کے بہت ہی خفیف سزا دیجاوے۔ لیکن ہندوستان مین از روے تعریفات مجموعہ تعزیرات ہند محض اوس خاص آلہ جارح کی وجہ سے جو استعمال کیا گیا ہو جرم قتل عمد کی حد کو پہنچ جاسکتا ہو اور اوسوقت جج کو بجز اسکے چارہ نہین ہو کہ سزاے قتل یا حبس دوام بعبور دریاے شور تجویز کرے۔ مثلاً اوس خاص طریقہ قتل کی صورت مین جسکا ذکر باب گذشتہ مین کیا گیا اور جسکی مثال مین کڑپا کے ضلع کا مقدمہ جسمین ایک شخص نے ایک عورت کو موسل سے مار ڈالا تھا لکھا گیا اگرچہ جج نے مجرم کی نسبت جرم قتل عمد قرار دیا

لیکن اوسکے ساتھ تخفیف سزا کی سفارش کی اور ہائی کورٹ نے بھی اس عمل پر سفارش کرنا مناسب سمجھا۔

ٹٹنس[1] یہ مرض ہر قسم کی چوٹ کے نتائج مین پیدا ہو سکتا ہی بعض اوقات شدید سے شدید زخمون مین بھی ٹٹنس نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات بہت ہی خفیف زخمون مین پیدا ہو جاتا ہی۔ اکثر اوقات یہ مرض پھٹے ہوے اور کچلے ہوے زخمون کے نتائج مین سے ہی۔ ڈاکٹر ٹیلر نے چند مثالین اسکی لکھی ہین۔ ایک شخص کا پیر پھسلا اور وہ چارون شانہ چت گر پڑا دوسرے دن اوسکو ٹٹنس کا مرض شروع ہوا اور ستر گھنٹے کے اندر مر گیا۔ ناک پر چوٹ لگنے سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو اور بعض اوقات بلا کسی سبب کے بھی ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر واٹسن نے ایک خاص صورت دیکھی ہی جسمین ایک شخص کو سخت قسم کا ٹٹنس ہو گیا تھا حالانکہ اوسنے کسیطرح کی چوٹ نہین کھائی تھی فقط ٹھنڈی ہوا اور بارش مین پھرا تھا۔ ان مثالون سے معلوم ہوگا کہ طبیب کو اس امر کی شہادت دینے مین کہ آیا ٹٹنس زخم کی وجہ سے ہوا ہی یا نہین بہت سخت احتیاط لازم ہی اور اوسکو چاہیے کہ لاش کو بہت غور سے اور احتیاط کے ساتھ امتحان کرے تاکہ معلوم کر سکے کہ کوئی زخم لاش پر اس قسم کا ہی جو باعث ٹٹنس کا قرار دیا جا سکتا ہی۔ مثلاً ایک خاص مقدمہ مین ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو ایک گھونسا اور لات ماری اور اوس مجروح لڑکے مین ٹٹنس کی علامات شروع ہوئی اور وہ اوس ہی مرض سے مرا۔ لیکن جسوقت لاش کا امتحان کیا گیا تو پیر کے انگوٹھے کے گوشت مین ایک تازہ نشان نظر آیا اور دریافت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ چھ روز اس واقعہ سے پہلے متوفی کے پیر مین ایک پورانی اور زنگ آلود کیل چبھ گئی تھی اور زخم پک گیا تھا اور

[1] ٹٹنس اوس حالت کو کہتے ہین جسمین اختیاری عضلات مین انقباض پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر زخم یا چوٹ کا نتیجہ ہوا کرتا ہے ۱۲

فی الواقع یہی زخم ٹٹنس کا باعث تھا اور نہ وہ چوٹ جو اوسکو دوسرے لڑکے نے لگائی تھی۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتا ہے کہ ٹٹنس جو چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اوسمین اور اوس ٹٹنس مین جو طبیعی طور پر پیدا ہوتا ہی فرق کرنا گویا محالات سے ہے۔

سرخ باده۔ یہ مرض بھی مثل ٹٹنس کے بعض اوقات خفیف چوٹ سے پیدا ہوتا ہی اور بعض طبائع کا رجحان اوسکی طرف زیادہ ہی۔ سرخ باده اکثر اوقات سر کے زخمون اور جلجانے کے بعد پیدا ہوتا ہی۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ ایسی صورتون مین اس بات کا معلوم ہونا کہ شخص متضرر چوٹ کے صدمہ سے اچھا نہین ہوا اور ورم مین سرخ باده کی کیفیت پیدا ہو گئی اس مرض اور چوٹ مین تعلق مسبّب اور سبب ثابت کرنے کیواسطے کافی ہی۔ اس مرض کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ اسکے علامات اُن ہی مقامات پر پیدا ہوتے ہین جہان چوٹ لگی ہے اور اسی وجہ سے بہ نسبت ٹٹنس کے اس مرض مین تشخیص اس امر کی کہ چوٹ باعث مرض کا ہی یا نہین آسان تر ہے۔

ڈلیریم ٹریمنس جو لوگ کثرت سے شراب پینے کے عادی ہین ا دنمین یہ مرض اکثر اوقات بہت تھوڑی سے چوٹ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اسکی مثال مین ڈاکٹر ٹیلر نے مقدمہ سرکار بنام ہیوڈ کو لکھا ہی اس مقدمہ مین متوفی پر حملہ کیا گیا لیکن کچھ زیادہ چوٹ نہین لگی۔ اسکے بعد ڈلیریم ٹریمنس پیدا ہو گیا اور متوفی چند روز مین مر گیا۔ طبیب کی رائے یہ تھی کہ ہلاکت کا باعث اعصابی صدمہ تھا جسکی وجہ سے ڈلیریم ٹریمنس ہو گیا اور اعصابی صدمہ کا باعث وہ حملہ تھا

---

۱ [illegible] استعمال سے پیدا ہوتا ہے [illegible]

۲ ڈلیریم ٹریمنس [illegible] شراب کی کثرت [illegible] بھی ہو جاتا ہے

۳ سرخ باده جلدی ورم کا نام ہے جو کسی ایک مقام سے شروع ہوتا ہے اور پھیل جاتا ہے۔ اس ورم کے ساتھ بخار اور سوزش [illegible]

جو متوفی پر کیا گیا۔ سوالات جرح کے وقت طبیب نے چوٹ اور اعصابی صدمہ دونوں کو ڈلیریم ٹرمینس کا باعث بیان کیا۔ مجرم نے رہائی پائی۔ لیکن اگر دیکھا جاوے تو یہ فیصلہ لارڈ چیف بارن کی اوس راے سے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بالکل مطابقت نہین رکھتا لارڈ چیف بارن فرماتے ہین کہ کوئی شخص مجبور نہین کیا جا سکتا کہ وہ اپنے جسم کو اچھی صحت اور مضبوطی کی حالت مین رکھے کہ اوسکے اوپر بیجا حملہ جائز ہو جاوے۔ اس مقدمہ مین اگر تین باتین ثابت ہو سکین یعنی اول یہ کہ متوفی نے حملہ کے قبل اپنی طبیعت کو مشتعل نہین کیا تھا دوم یہ کہ حملہ ناجائز تھا۔ اور سوم یہ کہ صدمہ اعصابی اس ہی حملہ کیوجہ سے پیدا ہوا تب البتہ ہلاکت کی جوابدہی ملزم کی نسبت خیال کیجاوے گی۔

جراحی عملون کی وجہ سے ہلاکت کا وقوع مین آنا۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہی یعنی اگر شخص متضرر کے اثناے علاج مین طبیب کو کسی عمل جراحی کی ضرورت معلوم ہوا اور مریض اوس عمل کے صدمہ سے مر جاوے تو طبیب کی جوابدہی کسدرجہ تک سمجھی جاوے گی۔ چونکہ اس مسئلہ کا بہت بڑا اثر طبیب پر پڑتا ہی لہذا اوسمین بہت کچھ بحث کی گئی ہی لیکن بظاہر ایسے مواقع مین وہ ہی سوال پیدا ہوتے ہین جنکے جواب پر فیصلہ جوابدہی کا موقوف ہی۔ اول یہ کہ آیا طبیب کی راے مین وہ عمل حفاظت جان کے واسطے ضروری تھا اور دوم یہ کہ آیا وہ عمل جراحی طبیب نے جہانتک امکان مین تھا کما حقہ توجہ اور احتیاط کے ساتھ کیا۔ اگر ان دونون سوالون کا جواب مثبت ہو تو اوس صورت مین ہلاکت کا باعث وہی ضرر جسمانی سمجھا جاویگا جسکی وجہ سے عمل جراحی کا کرنا لازم آگیا تھا۔ لیکن یہ ضرور ہی کہ ایسے عمل جراحی کی ضرورت حفاظت جان کیواسطے پیش آئی ہو۔ مثلاً اگر عمل جراحی محض کسی ایسی بدصورتی کے دفع کرنے کو جو چوٹ کی وجہ سے ہوئی ہو کیا جاوے تو اوس صورت مین ہلاکت کی

جوابدہی شخص ضرر رسان کے ذمہ نہین ہوسکتی اور اوسیطرح اوس صورت مین بھی جب عمل جراحی حفاظت جان کے واسطے نہ کیا جاوے بلکہ کسی خاص عضو یا جزو بدن کو بیکار ہوجانے سے بچانے کے واسطے۔ مثلاً زید نے بکر پر حملہ کیا جسکی وجہ سے طبیب کی یہ راے ہوئی کہ اگر کوئی خاص عمل جراحی نکیا جاوے تو بکر اندھا ہوجائیگا بکر کی جان کا خوف نہین فقط بینائی ضائع ہوجانے کا خوف ہے۔ عمل جراحی کیا گیا اور اوسکے صدمہ سے بکر مرگیا پس اس صورت مین زید بکر کی ہلاکت کا ذمہ دار نہین ٹھہر سکتا۔

ایسے مقدمات مین جہان عمل جراحی ہلاکت کا باعث ہوتا ہو اگر یہ امر ثابت ہوجاوے کہ بلا عمل جراحی کے بھی جان بچ سکتی تھی تاہم اگر طبیب نے اپنے علم اور واقفیت کی حد تک کماحقہ غور اور توجہ کے بعد راے دی ہو تو وہ ملزم نہین سمجھا جاویگا۔ البتہ یہ بات ثابت کیجا سکتی ہے کہ عمل کے کرنے مین سخت غفلت کی گئی مثلاً طبیب کسی شریان کو باندھنا بھول گیا جسکے باعث مریض جریان خون کی وجہ سے مرگیا یا جیسا کہ ڈاکٹر کیا سپر نے لکھا ہے طبیب نے ایک ٹکڑا امعا کا نال سمجھ کر کاٹ ڈالا۔ ایسی صورتون مین عمل جراحی باعث ہلاکت سمجھا جاوے گا اور نہ ضرر اصلی جسکی وجہ سے عمل کی ضرورت پڑی (دیکھو مقدمات نمبر ۱۶ سے نمبر ۱۸ تک)

دفعہ ۲۹۹ - ملکہ معظمہ بنام سیکھا سیان

ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۸

ملزم باعث ہلاکت متوفی کا اس طور پر ہوا کہ اوسنے اوسکے پہلو مین ایک پتلا بانس مارا جو موٹائی مین ایک انچ سے زیادہ نہ تھا اور اوسکے ضرب سے متوفی کی تلی پھٹ گئی جسمین کوئی مرض تھا چنانچہ ملزم مجرم ضرر شدید کا قرار پایا۔

ملکہ معظمہ بنام پوشو

ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۲

یہ قیاس کرنا صحیح ہی کہ ہر شخص اپنے فعل کے نتیجہ غالب کو جانتا ہی اور اگر وہ اوس نتیجہ کو جانتا تھا تو اوسیطرح یہ قیاس بھی صحیح ہی کہ وہ اُس نتیجہ کی پیدا کرنے کی نیت رکھتا تھا یعنے اوس فعل کے کرنے مین وہ یہ سمجھتا تھا کہ اوسکا وہی خاص نتیجہ ہوگا۔

ملکہ معظمہ بنام پٹرا فقیر

ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷

ایک شخص بانسون سے اسقدر مارا گیا کہ اوسکا دماغ بیچ گیا اور اوسکی ریڑھ کو بھی ضرر پہونچا اور وہ مرگیا - عدالت سشن نے تجویز کیا کہ چونکہ متوفی کی کوئی ہڈی نہ ٹوٹی تھی اور نہ اوسکے سر پر کوئی چوٹ لگی تھی اور نہ کسی خوفناک ہتھیار کا استعمال ہوا تھا پس ملزم کی نیت مین باعث ہلاکت ہونا نہ تھا اور نہ اوسکو یہ علم تھا کہ ہلاکت واقع ہوگی چنانچہ بدین تجویز اوسکو مرتکب ضرر شدید کا قرار دیا - ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ چونکہ متوفی ایسے بیرحمی سے مارا گیا تھا کہ اوسکی پشت چور ہوگئی تھی اور چونکہ ملزم حملہ پر لوٹ آئے تھے اسیلیے اونکا فعل قتل انسان مستلزم سزا کی حد تک پہونچا تھا -

ملکہ معظمہ بنام پنچانن

ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۹

ملزم نے ناجائز طور پر ایک شخص کو گھونسا مارا جو معمولی طور پر خوفناک نہ تھا لیکن بوجہ اسکے کہ اسوقت مضروب کے کسی عضو مین مرض تھا فی الواقع باعث ہلاکت ہوا تو تجویز ہوئی کہ فعل ملزم کا حسب قانون انگلستان قتل انسان تھا لیکن قتل انسان مستلزم سزا نہین ہوسکتا تھا

الا اوس صورت مین کہ ملزم کو اوس مرض کا علم ہو جسکے لحاظ سے اوسکی فعل کے نسبت احتمال باعث ہلاکت ہونے کا ہو۔

ملکہ معظمہ بنام ہری داس پال وغیرہ
ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۸۶

اگر فعل ملزم داخل جرم قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچے نہو سکے اور نہ بوجہ نیت قتل یا پہونچانے ایسے ضرر جسمانی کے جو باعث ہلاکت ہونے کو کافی ہو قتل عمد کی حد تک پہونچ سکے تو ملزم ضرر شدید کا مرتکب قرار پا سکتا ہی۔

ملکہ معظمہ بنام یسین شیخ
ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۶۸

جرم قتل انسان کو جرم قتل عمد سے اشتعال ناگہانی کی بنا پر علحدہ کرنے مین ضرور ہی کہ ارتکاب جرم مذکور کا اسوقت ہو جب مرتکب اشتعال طبع کیوجہ سے اپنے اوپر قادر نہو۔

قیصر ہند بنام گنیش
انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۱

ایک سپنیلے نے بعلم اس امر کے کہ اوسنے اپنے سانپ کا دانت نہ توڑا تھا وہ سانپ ایک تماشائی کے سر پر رکھ دیا جسکو اوسنے کاٹ کھایا اور وہ تماشائی مر گیا چنانچہ وہ سپنیلا مجرم قتل انسان مستلزم سزا کا قرار پایا اور اوسکی نسبت حسب دفعہ ۳۰۴ و ۳۰۴ - الف حکم سزا اس بنا پر ہوا کہ وسنے فعل مذکور اس علم سے کیا تھا کہ اوسکی نسبت احتمال باعث ہلاکت ہونے کا تھا۔

ملکہ معظمہ بنام گردہاری سنگھ
رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۶ صفحہ ۲۶

اس علم سے کہ فلان فعل کی نسبت احتمال باعث ہلاکت ہونے کا جرم قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک پہونچے قائم نہین ہوتا ثابت ہونا اس امر کا ضرور ہے کہ فعل مذکور کا ارتکاب ساتھ اس علم کے کیا گیا تھا کہ وہ یقینا باعث ہلاکت ہوگا۔

مقدمہ مگنی بہرا

ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳

چند اشخاص جنکو ملزم ایک دریا سے ناؤ پہ پار اوتارتا تھا بوجہ بیٹھ جانے اوس ناؤ کے دریا مین ڈوب گئے اور بلحاظ واقعات مقدمہ تجویز ہوئی کہ ملزم کی نسبت حکم ثبوت قتل انسان مستلزم سزا کا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچتی تھی نہین ہوسکتا تھا کیونکہ یہ امر ظاہر نہین ہوتا تھا کہ اوسنے کوئی فعل یہ جانکر کیا تھا کہ اوس فعل سے اوسکو احتمال باعث ہلاکت ہونے کا سبب حسب منشاء دفعہ (۲۹۹) تعزیرات ہند تھا اسیلیے ملزم مجرم غفلت سے کرایہ پر لیجانے مسافرون کا خطرناک مرکب تری مین حسب دفعہ (۲۸۲) تعزیرات ہند قرار دیا گیا۔

ملکہ معظمہ بنام ہوکی

ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۵

ملزم جسکا مال اکثر چوری گیا تھا لاٹھی لیکر اوسکی حفاظت کے لیے نکلا اور اوس لاٹھی سے ایک چور کو مارا جو اوسکی ضرب سے مرگیا۔ بلحاظ نوعیت ضرر اور عمل مابعد کے تجویز ہوئی کہ فعل ملزم کا داخل مستثنی چہارم دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند کے نہ تھا اور ملزم مرتکب قتل انسان مستلزم کا جو قتل عمد کی حد تک نہین پہونچتی تھی نہوا تھا بلکہ احکام دفعات ۹۷ و ۱۰۴ سے اوسکی حفاظت ہوتی تھی اور اوسنے اپنے

قانونی استحقاق حفاظت خوداختیاری سے تجاوز نہ کیا تھا۔

ندامارتی ناگ بنام قیدی

رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۱۹

قیدی نے اپنی ماں کو لات وغیرہ سے مار کر قتل کر ڈالا۔ سشن جج کی رائے ہوئی کہ ہلاکت سنگدلی کے ساتھ مارے جانے سے واقع ہوئی تھی لیکن ملزم کو جرم قتل انسان مستلزم سزا سے اس بنا پر بری کر دیا کہ سختی ایسی نہ تھی جسکو ملزم باعث ہونے کا بالضرور جانتا ہو۔ تجویز ہوئی کہ لاعلمی مذکور کوئی وجہ بریت کی جرم قتل انسان مستلزم سزا سے جو قتل عمد کی حد تک نہیں پہونچی ہو نہ تھی اور تجویز طلب جج کے لیے یہ تھا کہ آیا فعل مذکور بہ نیت پہونچانے ایسے ضرر جسمانی کے کیا گیا تھا جسکی نسبت احتمال باعث ہلاکت ہونے کا تھا۔ سشن جج نے ملزم کو مجرم باعث ہلاکت ہونے کا بذریعہ فعل بداحتیاطی کے قرار دیا تجویز ہوئی کہ دفعہ مذکور بالکل متعلق مقدمہ نہ تھی اور بداحتیاطی مستلزم سزا اور غفلت مستلزم سزا مین فرق ظاہر کیا گیا۔

ملکہ معظمہ بنام سلیم شیخ

ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۲۔

متوفی نے ملزم کو ماں کی گالی دی اور ملزم نے عجلت مین اوسکو چھری ماری جس سے وہ مر گیا چنانچہ ملزم مرتکب قتل انسان مستلزم سزا کا قرار پایا۔

ملکہ معظمہ بنام قاسم الدین وغیرہ

ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۸

ملزمان ایک شخص کو اپنی بہن کے پاس لیٹا ہوا دیکھ کر اوسکے ساتھ تشدد سے پیش آئے جس سے وہ مر گیا تجویز ہوئی کہ فعل متوفی کا ملزمان کے لیے باعث سخت اشتعال طبع کا تھا

اسلیے ملزمان کی نسبت حکم ثبوت جرم قتل انسان مستلزم سزا کا جو قتل عمد کی حد تک نہین پہونچتی ہی درست تھا

ملکہ معظمہ بنام راجو گھوش وغیرہ

ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۰۶

جب کوئی ایک بھاری لکڑی کا کندہ اوٹھا کر دوسرے شخص کے جسم کے کسی نازک مقام مین ایسے زور سے مارے کہ وہ وہین مر جاے تو اوسکا فعل ایسا متصور ہونا چاہیے کہ وہ بعلم اس امر کے کیا گیا تھا کہ اوسکی نسبت احتمال باعث ہلاکت ہونے کا تھا لیکن اگر فعل مذکور بلا پہلے سے نیت کیے ہوے کسی تکرار اتفاقیہ مین حرارت غصہ مین کیا جاوے تو ملزم مرتکب جرم قتل انسان مستلزم سزا کا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچے سمجھا جائیگا۔

دفعہ ۳۰۰۔ ملکہ معظمہ بنام ہری گر

بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱

یہ خیال نکرنا چاہیے کہ ہر اشتعال طبع کی وجہ سے خواہ اوسکی مقدار کتنی ہی ہو قتل عمد قتل انسان مستلزم سزا ہو جاتی ہی بلکہ اشتعال طبع اور غیض مین کچھ تفاوت ضرور ہونا چاہیے۔

ملکہ معظمہ بنام بھیکی عرف شیخ نصیر

ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۶

جب ملزم نے یہ سمجھ کر کہ فلان شخص اوسکی عورت کے ساتھ آشنائی رکھتا تھا اوس شخص کو مار ڈالنے کا خوف دلایا اور بعد ازان اوسکو مار ڈالا تو تجویز ہوئی کہ ملزم مرتکب قتل عمد کا ہوا تھا اور اوسکا فعل داخل مستثنی اول دفعہ ۳۰۰ نہین ہو سکتا تھا۔

ملکہ معظمہ بنام ہری سلج نگشی

ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۳۲

چند شخصون نے متوفی کو ایسا مارا کہ وہ بیہوش ہوکر گر گیا اور اوسکی حالت بیہوشی مین ملزم نے اوسکو دو تین لاتین ماریں اور وہ مرگیا تجویز ہوئی کہ ملزم مرتکب قتل عمد کا ہوا تھا کیونکہ وہ اس بات کو بالضرور جانتا ہوگا کہ بلحاظ متوفی کی حالت بیہوشی کے اون لاتون کی نسبت احتمال باعث ہلاکت ہونے کا تھا۔

ملکہ معظمہ بنام بجادو پرمانک
ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۳

قتل عمد اور قتل انسان مستلزم سزا کے جرمون مین موجودگی نیت ہلاکت یا اوس علم کی کہ جو ضرر پہونچایا گیا تھا اوسکی نسبت احتمال باعث ہلاکت ہونے کا تھا ضرور ہی اگر ایسی نیت یا علم کا ثبوت نہو تو ارتکاب جرم ضرر شدید کا سمجھا جائیگا۔

ملکہ معظمہ بنام مناسنگہ وغیرہ
ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۰۳

مقدمہ بلوہ مین جسمین ایک شخص مارا گیا تھا تمام شرکا رمجمع خلاف قانون یعنی فاتح و مفتوح سب مجرم قتل انسان مستلزم سزا کے جو قتل عمد کی حد تک نہین پہونچی قرار پائی۔

ملکہ معظمہ بنام شیخ بدھو
ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۸

ملزم نے اپنی بی بی اور اوسکے آشنا کو جب وے زنا مین مصروف تھے مار ڈالا تجویز ہوئی کہ فعل ملزم کا داخل مستثنی اول دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند تھا۔

ملکہ معظمہ بنام پھومنی اہسم
ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۷۸

ملزم نے الف کو بلانیت اوسکے قتل کرنے کے ایک آلہ مہلک سے مارا جو واسطے قتل کرنے ب کے تجویز کیا تھا اور اوسکی ضرب سے الف مر گیا تو ملزم مجرم قتل عمد الف کا قرار پایا۔

ملکہ معظمہ بنام گردھاری

رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۶ صفحہ ۲

جب نیت قطعی قتل کرنے کی ثابت نہو تو فرق درمیان قتل عمد اور قتل انسان مستلزم سزا کے درجہ ہاے مختلف احتمال وقوع ہلاکت پر منحصر ہے یعنے جب ہلاکت نتیجہ غالب کسی فعل کی سمجھی جاوے تو قتل انسان مستلزم سزا ہے اور جب نہایت غالب نتیجہ سمجھی جاوے تو قتل عمد ہے۔

## اخفاے ولادت دفعہ ۳۱۸

بچہ کشی ایک اس قسم کا جرم ہے جو ہندوستان مین بہت عام ہی۔ بچہ کشی دو قسم کی ہی۔ اول تو لڑکیون کو پیدائش کے وقت مارنا جو اسوقت تک بھی بعض وحشی پہاڑی قومون مین باقی ہی۔ او دوسرے حرامی بچون کو مارنا قسم اول کی بچہ کشی تو روز بروز کم ہوتی جاتی ہی اگرچہ کبھی کبھی اوسکی مثال سامنے آجاتی ہی۔ لیکن دوسرے قسم کی بچہ کشی اب بھی بہت ہی اور شاید جسوقت تک بیواؤن کے ازدواج ثانی کی ممانعت ہی یہ جرم بالکل موقوف نہین ہوگا۔ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۱۸ مین لکھا ہی جو کوئی شخص کسی طفل کی نعش چپکے سے دفن کر دینے سے یا کسی اور طرح اوسکو علحدہ کر دینے سے قصداً اوس طفل کے تولد کا اخفا کرے یا اوسکے اخفا مین جہد کرے عام اس سے کہ وہ طفل پیدا ہونے سے پہلے یا پیچھے یا

پیدا ہونے مین مرگیا ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہو یا جرمانہ کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

ایک ضروری سوال یہ ہی۔ جو نعش برآمد ہوئی کیا وہ پورے بچہ کی ہی۔ اور مان کو سزا ملنے کے واسطے یہ بھی ثابت کرنا ضرور ہی کہ بچہ رحم مین اسقدر بڑا ہوچکا تھا کہ اوسکے زندہ پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ اگرچہ ایسی مثالین موجود ہین جنمین پانچ اور چھ اور سات مہینے کے بچے بھی زندہ پیدا ہوے ہین لیکن یہ بات مسلم ہی کہ سات مہینے سے پہلے بچہ کا زندہ پیدا ہونا نہایت شاذ ہے۔

ڈاکٹر ٹیلر نے ایام حمل کی دو قسمین کی ہین۔ چھٹے مہینہ کے آخر تک تو جنین مضغہ کی حیثیت رکھتا ہی اور چھٹے مہینے سے نوین مہینے تک وہ زمانہ ہی جسمین صورتین اسقاط کی اور کل صورتین بچہ کشی کی شامل ہین۔ اس ملک مین عموماً ٹھیک زمانہ حمل کا معلوم نہین ہوسکتا اور اس امر کا فیصلہ کہ آیا جنین مضغہ ہی یا جاندار بچہ جنین ہی کے امتحان پر موقوف ہوتا ہی۔ اگر جنین مضغہ ہی تو مان پر جرم اسقاط عائد ہوتا ہی اور اگر یہ ثابت ہو کہ جنین مین جان آچکی تھی تو اسوقت مان پر بچہ کشی یا اخفاے ولادت کا جرم عائد ہوگا۔ عموماً جو شہادت کسی عورت کے حاملہ ہونے کی پیش ہوتی ہی وہ ہمسایون کا بیان ہی جو اوسکے پیٹ کے بڑھنے کو دیکھتے ہین یا دھوبی کی شہادت ہی جو میلے کپڑون کے لحاظ سے بتا سکتا ہی کہ کس عورت کو کتنے مہینے سے طمث نہین آیا ہی۔ لیکن ظاہر ہی کہ اس قسم کی شہادت سے انعقاد حمل کی تاریخ دریافت کرنا محالات سے ہی۔ انگلستان کے قانون مین محض حمل کا ثابت ہونا اخفاے ولادت کے واسطے کافی ہی اور نعش کا برآمد ہونا ضرور نہین ہی بشرطیکہ بچے کا مرنا بھی ثابت ہو جاوے۔ لیکن اس ملک مین جبتک جنین کی عمر نہ معلوم ہو ثبوت جرم

نہین ہوسکتا اور ایسی جنین کی ولادت کا اخفا جو مضغہ کی حالت مین ہی جرم نہین قرار دیا جاسکتا۔
کیونکہ ممکن ہی کہ اسقاط حمل بلا ارادہ مجرمانہ کے طبیعی طور پر ہوگیا ہو اور محض مضغہ کا برآمد ہونا اسقاط
مجرمانہ کا ثبوت نہین ہی۔ ضلع کڑپا مین ایک مقدمہ مین جسمین ایک عورت بچہ کُشی اور اسقاط
حمل کرانے کے جرمون مین ماخوذ ہوئی تھی اوسکا حاملہ ہونا دھوبی کے بیان سے معلوم ہوا
اور ایک کپڑا خون آلود اور ایک بوسیدہ نعش جو ایک کنوے مین سے برآمد ہوئی تھی ثبوت
جرم مین پیش ہوئی۔ اگرچہ کہا گیا کہ نعش بالکل پورے بچہ کی تھی لیکن عہدہ داران دیہی کا بیان
تھا کہ بچہ چھ مہینے کا معلوم ہوتا تھا۔ واقعہ سے تین دن کے بعد آپاتھیکری نے عورت کا امتحان
کیا۔ اوسوقت خون نفاس مطلق نہین تھا اور محض تھوڑی سی سُرخی تھی اور فم رحم مین دو انگلیان
جاتی تھین۔ لیکن باوجود ان خفیف علامات کے آپاتھیکری نے قسمیہ طور پر اپنا یقین بیان کیا۔
کہ عورت نے کسی آلہ کے ذریعہ سے اسقاط کیا ہی۔ مگر وہ اس یقین کی کچھ دلیل بجز
خفیف سرخی اور سُنی سُنائی خبر کے نہ بتا سکا۔ عورت نے حمل سے انکار نہین کیا۔
لیکن کہا کہ خود بخود اسقاط ہوگیا تھا اور مین نے جنین کو کنوے مین ڈالدیا۔ عورت رہا ہوگئی۔
اس مقدمہ مین اسقاط کا جرم اس وجہ سے ثابت نہوا کہ جنین کی موت کا کوئی سبب نہین
معلوم ہوا اور نہ یہ ثابت ہوا کہ جنین اتنا بڑا تھا کہ وہ زندہ پیدا ہوسکتا تھا۔ برخلاف
اسکے رحم مین ایسی خفیف علامت کا پایا جانا موید اس خیال کا تھا کہ اسقاط طبیعی طور پر ہوگیا ہو

دفعہ ۳۱۸۔ ملکہ معظمہ بنام بیرین

رپورٹ ہائیکورٹ مدراس (انڈکس) جلد ۴ صفحہ ۶۳

کسی شخص کی نسبت حکم ثبوت جرم دفعہ ۳۱۸ تعزیرات ہند کا بعلت چھپانے چار مہینے
کے پتلے کے نہین ہوسکتا۔

## ضربہ

قانون مین ضرر رسانی کے جرم کو دو حصون پر تقسیم کیا ہی جنکی صراحت چار دفعات مندرجۂ ذیل مین کیگئی ہے۔

۱۔ ضرر۔ { ضرر خفیف دفعہ ۳۲۳
ضرر شدید دفعہ ۳۲۵ }

۲۔ ضرر بہ وسائل خطرناک۔ { ضرر خفیف دفعہ ۳۲۴
ضرر شدید دفعہ ۳۲۶ }

جو کوئی شخص کسی شخص کو درد جسمانی یا مرض جسمانی یا ضعف جسمانی پہونچادے تو ایسا شخص منشار دفعہ (۳۱۹) تعزیرات ہند مین داخل سمجھا جائیگا لیکن ضرر شدید اوسی حالت مین کہا جائیگا جبکہ کوئی صورت مندرجۂ دفعہ (۳۲۰) ظاہر ہوگی مگر فرق درمیان دفعات ۳۲۶ و ۳۰۷- اقدام قتل کے نیت مجرمانہ سے ظاہر ہوتا ہے جسکو مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۳۰۷- جو کوئی شخص کوئی فعل ایسی نیت اور ایسی حالت مین کرے کہ اگر وہ اوس فعل کے ذریعہ سے ہلاکت کا باعث ہوتا تو قتل عمد کا مجرم ہوتا۔

دفعہ ۳۲۶- ایسے خطرناک ضربون یا وسیلون سے جنسے ہلاکت ہونیکا احتمال ہو بالارادہ ضرر شدید پہونچانا۔

ان مقدمات مین جن واقعات کے ثابت کرنے کی ضرورت ہی وہ یہ ہین۔

۱- وجہ ارتکاب جرم کیا ہے۔

۲- مجرم کی نیت اور ارادہ کیا تھا۔

۳- جرم کس حالت اور کس عنوان سے وقوع ہوا۔

۴- کس قسم کا آلہ ضرب کس صورت سے استعمال کیا گیا۔

۵- زخمون کی حالت اور ضرر کے شدائد کہانتک ہین۔

۶- آلہ ضرب کسکا ہی اور مجرم کے قبضہ مین کیونکر پہونچا اور کس وقت سے اوسکے پاس تھا۔

۷- نشانات جو مجرم کے جسم یا لباس پر ارتکاب جرم مین پیدا ہو گئے ہون۔

۸- وہ علامتین جنسے کسی واقعہ کا کسی مقام پر وقوع ہونا ظاہر ہوتا ہو۔

۹- شخص مجروح کا لباس اگر اوسپر کوئی علامت کسی قسم کی کسی حملہ کے باعث سے نمایان ہون۔

ہر ایک مقدمہ مین اشیا جو موقع پر یا اوسکے حدود متصلہ مین دستیاب ہون اور تمام اون چیزون پر جو مجرمان کی خانہ تلاشی یا جامہ تلاشی سے ایسی برآمد ہون جنکی بابت یہ احتمال ہو کہ وہ جرم سے واسطہ رکھتی ہون تفتیش کنندون کو اپنا قبضہ کرنا چاہیے۔

یہ بھی تجربہ ہوا کہ شہادت اونھین لوگون کی باوقعت اور قریب القیاس ہے کہ جو اوسی موقع کے رہنے والے ہین جہان کوئی جرم وقوع ہوا ہو یا جنکا اوس موقعہ پر کسی خاص وجہ سے پہونچ جانا عقل انسانی کے خلاف اور غیر معمولی طور پر تھا۔

ایسے مقدمات کی اصل وجہ عشقبازی اور جاہلانہ پن ہی لیکن بعض دفع طمع نفسانی یا ناپسندیدہ اخلاق بھی باعث ہو جاتے ہین مگر جب مفسد اور مقدمہ ساز آدمی اپنے دشمنون کو ماخوذ کرانے کے لیے اپنے جسم پر ایسی ضربین اپنے ہاتھ سے بنا لیتے ہین

کہ جنکو دیکھ کر یہ امر مشکل سے باور ہوتا ہے کہ وہ دوسرے شخص کے ہاتھ کی نہیں ہین تو ایسی حالت مین ہر ایک واقعہ اور ہر قسم کی شہادت زیادہ غور طلب ہوجاتی ہے اور پھر واقعہ ثابت شدہ سے ر اسے کو جدا کرنیمین بڑی احتیاط کی ضرورت ہی۔

## زہر خورانی

جو کوئی شخص کسی قسم کا زہر یا کوئی بیہوش کرنے والی یا منشی یا مضر صحت دوا ے مضر دیا کوئی دوسری شے اس نیت سے کسی شخص کو کھلاے یا کھلواے کہ اوس شخص کو ضرر پہونچاے تو ایسا شخص زہر خورانی کا مجرم سمجھا جائیگا۔

الفاظ دوسری شے۔ مندرجہ دفعہ ہذا کو بطور الفاظ دوسری شے مضر تندرستی کے پڑھنا چاہیے لہذا ایسی شے کا دینا جسکی نوعیت کا کوئی ثبوت نہین دیا گیا بلکہ اوس سے یہ مقصود تھا کہ وہ بطور سحر کے کام کرے داخل جرم نہین ہے دیکلی رپورٹر جلد اول صیغہ فوجداری صفحہ (۷) سوتی گریئی اپیلانٹ۔ تجویز ہوئی کہ ایک شخص نے اپنے تاڑی کے برتن مین دودھیا کا عرق اس علم سے رکھا تھا کہ اگر کوئی انسان اوسکو پیے تو اوسکو ضرر پہونچے اور اوسکی یہ نیت تھی کہ اوس ذریعے سے ایک نامعلوم چور کی جو کہ برتن مذکور سے تاڑی چوراليجایا کرتا تھا گرفتاری ہوجائیگی اوس تاڑی کو چند سپاہیون نے غیر دانستہ بیچنے والے سے خرید کرکے پی لیا اور اوس سے اونکو ضرر پہونچا تو جس شخص نے عرق مذکورہ برتن مین رکھا تھا وہ بموجب دفعہ ہذا کے بطور واجب ماخوذ ہوا اور دفعہ (۸۱) مجموعہ تعزیرات ہند ایسے مقدمہ سے متعلق نہین ہے بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۵ حصہ دوم صفحہ ۵۹ مقدمہ سرکار مدعی بنام دہنیا داجی دیکھو شرح متعلق دفعہ (۳۲۶) بمقدمہ سرکار مدعی بنام بجے گوپال۔

اس دفعہ کے معنی ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا لفظ جرم سے وہ چیز مراد ہے جو از روے مجموعۂ تعزیرات ہند یا کسی قانون مختص الامر (۱۴) یا مختص المقام (۴۲) حسب تعریف مندرجہ مجموعۂ مذکور کے قابل سزا ہی جبکہ زہر کی دوا ایک عورت کو اسقاط حمل پیدا کرنے کے لیے دیگئی اور اوس سے ہلاکت پیدا ہوئی اور یہ نہ ثابت ہوا کہ مدعا علیہم یہ جانتا تھا کہ دوا مذکور سے ہلاکت وغیرہ پیدا ہونے کا احتمال ہے تو عدالت ہائی کورٹ نے مدعا علیہم کو علت قتل عمد سے رہا کیا اور جرم مندرجہ دفعہ (۳۱۴) کے بابت سزا دیا مقدمہ سرکار مدعی بنام کالکا چند گوپ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۵۹ - اگر ایک شخص دواے مضر اس خیال سے دیوے کہ وہ زہر ہے تو وہ از روے شرع اسلام کے سزاے تعزیری کا مستوجب ہی (رپورٹ مکفرسن صاحب جلد اول صفحہ ۳۰) ہندوستان مین کوئی قانون مانع فروخت زہر کا نہین ہے ایسے قانون کے ضرورت کی نسبت ہندوستان کے تینون احاطون کے گورنمنٹ نے ۱۸۶۶ء مین بہت چھان کی تھی رسالہ طب مولفہ جیورسن صاحب صفحہ ۳۲۹ -

مجموعۂ تعزیرات ہند مین کوئی تعریف زہر کی نہین کیگئی ہے لیکن ڈاکٹر ٹیلر یہ تعریف لکھتے ہین زہر وہ شے ہی جو شریک خون ہونے کے بعد صحت جسمانی مین تغیر عظیم پیدا کرے یا ہلاکت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو" ڈاکٹر گاے لکھتے ہین " زہر وہ شے ہی (خواہ وہ منجمد ہو یا رقیق یا ہوائی حالت مین) جو جسم پر لگانے سے یا جسم کے اندر پہونچائے جانے سے محض اپنی ذاتی خاصیت کی وجہ سے ہلاکت کا موجب ہو سکے " اس تعریف سے شیشی اور لوہے کا چورا جو کسی ذاتی خاصیت کیوجہ سے نہین بلکہ محض رگڑ کی وجہ سے احشا مین ورم پیدا کرتے ہین سمیات سے خارج ہو جاتے ہین - بیک لکھتا ہی کہ قدما کل اون اشیا کو جنسے علامات ردیہ پیدا ہوتے ہین یا روح کو گزند پہونچتا ہے زہر مین شامل سمجھے تھے - ہندوستان کی

عدالتون کے لحاظ سے زہر کی تعریف بالکل غیر ضروری چیز ہے کیونکہ اس ملک کے قانون نے ہر ایک ایسے فعل کو جو بارادہ ضرر رسانی کیا جاوے جرم قرار دیدیا ہے - اگر وہ فعل باعث ہلاکت ہو تو جرم قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا ہوا اور اگر وہ باعث ہلاکت نہو لیکن ہلاکت کرنے کی نیت سے کیا گیا ہو تو اوسوقت وہ اقدام قتل کہا جاوے گا - اگر وہ فعل ضرر پہونچانے کی نیت سے کیا گیا ہو اور اوس سے ضرر پہونچ جاوے تو جرم ضرر رسانی ہوا اور اوس ضرر کا محض ضرر یا ضرر شدید ہونا قسم ضرر پر موقوف ہو گا - پس اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو ایک بے ضرر دوا یہ سمجھکر کہ یہ مہلک ہی اور بارادہ قتل دیدیوے تو حسب منشار مجموعہ تعزیرات ہند وہ اقدام قتل کی سزا پا سکتا ہی - مثلاً مشرقی ممالک مین یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہیرے کا چورا ایک بہت بڑا زہر ہے اگرچہ فی الواقع ہیرے کا چورا بالکل بے ضرر شے ہے - لیکن جو شخص اسکو زہر سمجھکر دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے دیدیوے تو وہ اقدام قتل کا مجرم ہے اگرچہ اوسکے استعمال سے کوئی ضرر نہوا ہو - اور اسکی مثال مشہور مقدمہ گیکوار بڑودہ کا ہی اس ملک مین جس شہادت کی ضرورت ہے وہ یہی نہین ہی کہ وہ شے سمیات مین سے ہی یا نہین بلکہ اسکا ثبوت بھی چاہیے کہ وہ استعمال کیگئی تھی اور اوسکا استعمال کس نیت سے کیا گیا تھا -

زہر خورانی کے ایسے مقدمات جنمین شخص مسموم جانبر ہو جاوے بہت کم ہوتے ہین اور عدالت کے سامنے جو مقدمات آتے ہین اونمین تو یقیناً نتیجہ مہلک ہوا کرتا ہے - ان مقدمات مین دو امر کا ثبوت ضرور ہی (۱) اصلی سبب موت کا اور (۲) کون شخص اوس موت کا باعث ہوا - پہلے امر کی نسبت تو محض کیمیکل اگزامنر کی شہادت ہوگی کیونکہ وہی بتا سکتا ہی کہ جسم مین زہر تھا یا نہین اور کون سا زہر تھا - لیکن علاوہ اس شہادت کے اور بہت سے امور ہین جنکی طرف

حکام اور دیگر اشخاص کو جنکا تعلق اس قسم کے مقدمات سے ہو لحاظ ہونا چاہیے اور وہ امور ایسے شدید ضروری ہین کہ اکثر اوقات ملزم کی جان کا بچنا یا اوسکا سزایاب ہونا اونھین پر موقوف ہو۔ یہ ہم فرض کرینگے کہ واردات کی اطلاع ہوتے ہی عہدہ داران دیہی پولیس کو مدد بھی دیتے ہین اور تحقیقات واقعی ہوتی ہو۔ پس جن امور کی نسبت پوری اطلاع ملنی چاہیے وہ ذیل مین لکھے جاتے ہین۔ اگرچہ یہ امور صفحہ (۲۹) پر مذکور ہو چکے ہین لیکن مزید آسانی کیواسطے اونکا یہان پھر اعادہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ ٹھیک وقت موت کا کیا تھا۔

۲۔ کسوقت اور کس مقام پر متوفی کو لوگون نے اخیر مرتبہ مرنے سے پہلے دیکھا تھا۔

۳۔ نعش کس ہیئت اور کس وضع پر پڑی ہوئی تھی۔

۴۔ نعش کے اردگرد کی اشیا مثلاً بوتلین۔ کاغذات۔ ہتھیار یا گرے ہوے عرقیات کے مواقع کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا اور ان اشیا کو جمع کرنا اور حفاظت سے رکھنا چاہیے۔

۵۔ شخص متوفی پر کسی خاص قسم کے علامات ظاہر ہوے تھے یا نہین اور اگر ایسی علامات ظاہر ہوے تھے تو اونکا ظہور کسوقت سے شروع ہوا اور وہ کبتک رہے۔

۶۔ کسی شی خوردنی یا غذا یا کسی مشروب یا دوا کھانے یا پینے سے کتنی دیر کے بعد یہ علامات مترتب ہوے۔

۷۔ یہ علامات کسی وقت موقوف بھی ہو گئے تھے یا موت تک بلا کمی کے قائم رہے تھے۔

۸۔ اگر کسی حصہ غذا یا دوا مین زہر کا شبہہ ہو تو اوسکو احتیاط سے رکھنا چاہیے۔

۹۔ جو کوئی مادہ قے یا دست مین اخراج ہوا ہو اوسکو احتیاط سے رکھنا چاہیے غذا یا قے جمع کرتے وقت ضرور ہو کہ ہر ایک شی کیواسطے ایک علیحدہ اور صاف ظرف استعمال کیا جاوے کبھی کسی پورانے ظرف کو نہین لینا چاہیے بلکہ ہمیشہ بہ احرارنی اور صاف مٹی کے برتن

منگاکر اوسمین رکھنا چاہیے اور ایسے ظرف کو مضبوطی کے ساتھ بند کرکے جسوقت تک وہ کسی طبیب کے حوالہ نہ کیا جاوے نہایت احتیاط سے رکھنا چاہیے۔

۱۰- نعش کی بیرونی ہیئت اور تمام جبروزیادتی کے نشانات کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیے۔

۱۱- تمام مشتبہ باتون کو اور اون اشخاص کے بیانات کو جنپر کسی قسم کا شبہہ ہو قلمبند کرنا چاہیے۔

۱۲- قرب وجوار کے دو یا چند باشندگان شریف کے روبرو تفتیش ہوگی اور رپورٹ وجہ مرگ کی مرتب ہوکر اونکے دستخط کرائے جاوینگے۔

۱۳- اگر وجہ موت کی نسبت کچھ شبہہ ہو تو برعایت قواعد معینہ نعش ڈاکٹری امتحان کے لیے بھیجی جاویگی بشرطیکہ حالت موسم اور بعد مسافت کے لحاظ سے بلا احتمال سڑ جانے نعش کے اثناء راہ مین اور اوسوجہ سے بیفائدہ ہوجانے امتحان کے نعش کا پہونچنا ممکن ہو۔

## انتخاب سرکلر نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۶۷ع

## جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس

جب کسی اہلکار پولیس مہتمم اسٹیشن کے پاس اطلاع کسی مقدمہ چوری یا اقدام چوری بذریعہ زہر خورانی کے پہونچے تو اوسکو لازم ہے کہ اوسقدر کانسٹبلان پیدل اور سوار جو ممکن ہون ہمراہ اپنے لیکر فوراً موقع پر جاوے اور محرر کو ہدایت کرجاوے کہ رپورٹ مقدمہ

مذکور کی جہانتک فراہم ہوسکے مفصل بہ تعیناتی سوار خاص خدمت مین سوپرنٹنڈنٹ ضلع کے
ارسال کردے اور افسر مہتمم اسٹیشن مذکور کو لازم ہی کہ ہر اسٹیشن قریب ترین خواہ وہ اسٹیشن
اوسکے ضلع یا دوسرے ضلع نزدیکتر مین واقع ہو رقعہ اطلاعی روانہ کردے اور جب موقع
واردات پر پہونچے تو اوسکو لازم ہی کہ جہانتک ممکن ہو شخص مظلوم اور اشخاص گرد و نواح
سے استفسار کرکے ہر مراتب دریافت کرے اور یہ دریافت کرے کہ مجرم کس جانب گئے
یا جائینگے اور کانسٹبلان سوار اور پیدل اونکے تعاقب کے لیے بھیجدیوے اور یہ بات
خاصکر یاد رکھے کہ تمام گھاٹون اور نہرون اور پل ریلوے اور چوکی نمک وغیرہ پر جسطرف
مجرم کے جانیکا شک ہو نگرانی کرائے اور یہ ہدایت کرے کہ جو شخص مشتبہ معلوم ہوں روک کے
اونسے استفسار کیا جاوے اور کل ایسے اشخاص جو اپنا حال قابل اطمینان نہ بتلاوین نظر بند
رکھے جاوین اور اونکی تلاشی لیجاوے اور جسوقت مجرمون کا حلیہ دریافت ہو جاوے تو وہ
بہ ہوشیاری لکھکر ارسال اور مشتہر کیا جاوے اور اگر مظلوم کے فوت ہو جانیکا اندیشہ ہو
تو اوسکو علاج کے لیے فوراً صدر اسٹیشن کو روانہ کرنا چاہیے اور جو اہلکار تحقیقات کریں
اوسکو لازم ہی کہ روزنامچہ خاص روزمرہ یا جس مرتبہ بحالت ملنے کسی خاص پتہ کے کہ جس سے
یقین ہو کہ مجرم گرفتار ہو جاویگا اور جسکی وہ خود پیروی نکر سکتا ہو ارسال کرنا ضرور ہو بھیجنے
مین احتیاط خاص کرے اور جمیع اہلکاران پولیس تعاقب کنندگان مجرم کو خاصکر یہ بات
یاد رکھنی چاہیے کہ اپنے علاقے اسٹیشن کی حد کے باہر بھی جبتک کہ کوئی اہلکار ذمہ دار مسادی
موجود نہو تعاقب کرین اور حدود علاقہ اسٹیشن پر تحقیقات اور تعاقب کو متروک کرین
اہلکاران پولیس مہتمم اسٹیشن قریب تر اور اسٹیشن ہاے ضلع غیر کو چاہیے کہ بروقت اطلاع یابی
کسی مقدمہ زہر خورانی کے فوراً ہوشیار ہو جاوین اور مسافران سڑک اور سرای کی

معمول سے زیادہ احتیاط کے ساتھ نگرانی کرین اور جن لوگون پر شبہہ ہوا ونکو روک رکھین اور کل ایسے شخصون کو جو اپنا حال یا ارادہ سفر کو قابل اطمینان بیان نکر سکین نظر بند رکھکر اونکی تلاشی لین اور اونکو یہ بھی مناسب ہی کہ اپنے اسٹیشن کے کل اوٹپوسٹ پر فوراً خبر بھیجکر گھاٹون اور نہرون اور پلون اور چوکیات نمک وغیرہ پر نگرانی کرائین اور جب اونکو کسی مجرم کا پتا لگے تو فوراً اوسکی اطلاع مہتمم اسٹیشن کے پاس جسنے اونکو رپورٹ بھیجی ہو بھیجدین اور نیز اپنے سوپرنٹنڈنٹ ضلع کو اطلاع دین۔

## بقیہ انتخاب میڈیکل جیورس پروڈنس

تجربہ ہوا کہ عادی مجرم جنکا حصول بالجبر پیشہ قرار پاجاتا ہے وہ دھتورے کا استعمال کرتے ہین اور دھتورے کا استعمال بطور سم کے ہندوستان مین زمانہ قدیم سے ہوا کیا ہی۔ پہلے اسکا استعمال بکثرت ہوا کرتا تھا لیکن ان دنون مین مقدمات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اب وہ کثرت نہین ہے۔ مدراس مین سنہ ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ع مین ایک ہی صورت ایسی تھی جسمین دھتورہ استعمال مین پایا گیا۔ اور سنہ ۱۸۹۴ع مین دو ہی صورتین تھین اور دونون مین سے کوئی منجر بہ ہلاکت نہین ہوئی۔ ایک صورت مین نو آدمی اور دوسری مین دو آدمی مسموم ہوے تھے۔ بمبئی پریسیڈنسی مین سنہ ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ع مین چار صورتین تھین اور سنہ ۱۸۹۴ع مین پانچ۔ ان اخیر صورتون مین اٹھائیس آدمی مسموم ہوے لیکن کل چار انمین سے ہلاک ہوے۔ یہ کل صورتین زہر خورانی کی ڈکیتی کے شمول مین تھین۔

انگلستان کے مقدمات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۸۸۶ع سے لیکر سنہ ۱۸۹۵ع تک (۳۷) ہلاکتین وقوع مین آئین (۲۳ مرد اور ۱۴ عورتین) انمین سے آٹھ خودکشی کے مقدمات تھے اور باقی اتفاقی تھے جو نسخون کی تیاری مین غلطی کیوجہ سے ہوے تھے۔

ڈاکٹر جیورس نے دھتورے کے زہر خورانی کے باب کو نہایت تفصیل سے لکھا ہو اور اس مقام پر محض بطور اختصار اوسکا ذکر کرنا کافی ہوگا - اس زہر کا استعمال نہ فقط مجرمانہ اغراض سے بطور مسکر کے ہوا کرتا ہو بلکہ اکثر اوقات انتقام لینے کی غرض سے بھی - شاید یہی دھتورا اوس مشہور مرکب کا کہ جو قدیم زمانہ کے باغی اور نافرمان شاہزادون کو دیا جاتا تھا اور جسکا نام پوست تھا ایک بڑا جز تھا ڈاکٹر جیورس لکھتے ہین کہ زمانہ اوسط مین جو طریقہ مدتون قلیل مقدار مین زہر دیکر مارنیکا تھا اوسکے علامات بے انتہا دھتورے کے علامات سے مشابہ ہین -

اس سم کی مقدار مہلک ٹھیک نہین معلوم ہوئی ہو - اٹروپین کا ۱/۲ گرین فوراً اثر پیدا کرتا ہو اور دو گرین مہلک ہو - ڈاکٹر بلائیتھ لکھتے ہین کہ اگر وقت پر علاج نہو تو شاید ایک گرین بھی مہلک ہو جاوے لیکن وقت پر علاج کی صورت مین بہت زیادہ مقدار کھانے کے بعد بھی شفا ہوئی ہو - اس ملک مین عموماً دھتورے کے بیجون کو کوٹ کر استعمال کرتے ہین یا بیج اور پتے ملا کر کوٹتے ہین -

علامات یہ ہین - بیجون یا پھل کے کھانے اور علامات شروع ہونے کے درمیان مین ایک معتد بہ وقفہ گذرتا ہو اور اگرچہ (جیسا کہ افیون کی صورت مین ہوا کرتا ہو) اس وقفہ کے بارہ مین کوئی قاعدہ نہین قرار دیا جا سکتا ہو لیکن عموماً علامات آدھے گھنٹے کے بعد شروع ہوتے ہین پہلی علامت مُنھ اور حلق کا خشک ہونا ہو اور خشکی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہو اور ممکن ہے کہ اس درجہ کو پہونچ جاوے کہ رقیق چیزون کا گھونٹنا پینا محال ہو جاوے - حلق کے عضلات مین کشش بھی ہوتی ہے اور حلق کا غشائے لعابی سرخ ہو جاتا ہو اور آواز بیٹھ جاتی ہے - گھونٹنے کے دشواری اور آواز کا بدل جانا اوسی قسم کا ہوتا ہو جیسا دیوانہ کتے کے کاٹے ہوے مین بلکہ بعض صورتون مین مسموم کاٹنے کا بھی ارادہ کرتا ہو - شروع ہی سے دیدے پھیلتے

اور نمودار ہونے لگتے ہین - بصارت بگڑ جاتی ہو اور حروف اور اعداد دوہرے معلوم ہوتے ہین
بعض اوقات دیدے بہت ہی ابھرے ہوے ہوتے ہین اور اونکے عروق خون سے
بھرے ہوے - جلد بالکل سوکھی ہوئی ہوتی ہے کیونکہ اٹروپین کے قلیل مقدار مین استعمال
کرنے سے بھی تعریق موقوف ہوجاتی ہو - جلد کی خشکی کے ساتھ ہی ساتھ بہت سی صورتون
مین تمام جسم پر دانے پڑجاتے ہین زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے حرارت غریزی
زیادہ ہوتی ہے اور تھوڑی مقدار مین استعمال کرنے سے کم - نبض سریع
ہوجاتی ہو ہمیشہ سَو سے اوپر اور اکثر اوقات منٹ مین ۱۱۵ سے ۱۲۰ تک اور کبھی کبھی ۱۵۰
بھی - تنفس پہلے سُست اور پھر نہایت سرعت سے ہوتا ہو عموماً قے نہین ہوا کرتی - اعصاب
بہت زیادہ متاثر ہوتے ہین - ایک صورت مین بالکل بے قاعدہ انقباض اعصابی ہوا تھا
اور ایک صورت مین مسموم ایسا اکڑ گیا تھا کہ اوسکو کرسی پر بٹھانا محال تھا - نیچے کا دھڑ اکثر
اوقات کسیقدر مفلوج ہوجاتا ہو - پاؤن برابر نہین پڑتے اور مسموم متوالون کی طرح سے جھومتا
پھرتا ہو - اور ممکن ہو کہ ہاتھ پاؤن کا وے مارنا بھی ہو - علامات دماغی نہایت صاف اور
صریح ہوتے ہین اور کل فیصدی چار صورتون مین سرسام نہین پایا گیا ہے ورنہ یہ علامت
ہمیشہ موجود ہوتی ہو - بالغ اشخاص مین اکثر اوقات اوس قسم کا سرسام ہوتا ہو جسمین مریض
بے انتہا باتین کرتا ہو - ڈاکٹر گیرانڈ نے اس سرسام کی یہ کیفیت لکھی ہو - مریض یا تو بہت
شور کرتا ہو یا بلا سلسلہ کے باتین کرتا اور بڑبڑاتا ہو - بعض وقت وہ خوشی مین آجاتا ہو
اور بے تحاشا ہنستا ہو کبھی مغموم ہوجاتا ہو اور کراہتا ہو - زیادہ تر اوسپر خوف کی حالت
طاری ہوتی ہو اور جسوقت وہ حد سے بڑھ جاتا ہو تو دھمکا کر بات کرنے سے فوراً دب جاتا ہو
بلکہ ہاتھ جوڑنے لگتا ہو - قریب آنے سے وہ دفعتاً بدن چرالیتا ہو گویا ڈرتا ہو کہ مار نہ بیٹھین

اور اکثر اوقات وہ اپنے کو خیالی بھوت پلید سے بچانے کو حرکت کرتا رہتا ہی۔ لیکن اس سرسام کی اور اوسکے بعد کی بیہوشی کی اخیر اور یقینی علامت یہ ہی کہ مریض تنکے چننے لگتا ہے کبھی تو وہ اپنے کپڑون یا بچھونے کو نوچتا ہی کبھی اپنے ہاتھ یا پاؤن کی اونگلیون کو۔ کبھی زمین سے خس و خاشاک اوٹھاتا ہی اور کبھی خیالی چیزون کی طرف خواہ ہوا مین ہون یا اپنے جسم پر یا اپنے آس پاس ہاتھ بڑھاتا ہی۔ اکثر اوقات مریض اپنی اونگلیون کی نوک سی خیالی سوت کاتنے مین مشغول ہوتا ہی اور بعض اوقات اوسکے حرکات ایسے مضحک ہوتے ہین کہ اوسکے عزیز اقربا بھی باوجود فکر اور تردد کے اپنی ہنسی نہین روک سکتے ہین"۔

ابھی تک بلاشک بہت سے مقدمات ایسے ہوتے ہین جنمین دھتورہ مسافرون کو لوٹنے کی غرض سے دیا جاتا ہی اگرچہ اِس قسم کے مقدمات بہ نسبت سابق کے کم ہین۔ ٹھگی کے موقوف ہونے کے بعد ایک مدت تک مسکر سمیات کا استعمال زہر خورانی کے واسطے ہوا کیا اور شاید اب بھی دشوار گذار مقامات مین جاری ہی لیکن شاہراہون کی کثرت آمد و رفت کی آسانی اور نیز پولیس کی بیدار مغزی نے اس جرم کو کم کر دیا ہے۔

لیکن تاہم پیشہ ور مجرمون نے مال حاصل کرنے کے لیے اس چیز کو ایک ذریعہ قرار دے رکھا ہی اور جب اونکو سڑکون یا عام گذر گاہون یا فرودگاہون مین موقع ملتا ہی تو کسی غذا یا مشروب دواؤن یا عرقیات مین دھتورہ کی آمیزش کر کے استعمال کرتے ہین اور اکثر تجربہ ہوا کہ مسموم کی بدحواسی کی ایک ایسی مدت ہوتی ہی جسمین ملزم کو تری یا خشکی کی راہ سے زیادہ مسافت طی کر لینے کا موقع مل جاتا ہی۔

ملزم جب کسی شخص سے ارتکاب جرم کی غرض سے میل کرتا ہے تو اپنا نام اور ہر قسم کا پتہ فریب آمیز باتون سے ٹھیک طور پر نہین بتاتا بلکہ اپنی وضع اور زبان بھی ایک خاص

بناوٹ کے ساتھ مرتب کیے رہتا ہے اسوجہ سے ایسے مقدمات مین سراغ رسانی سخت دشوار ہوتی ہو اور سوا اسکے کہ ہر چہار سمت مین مجرم کے حلیہ یا کسی خاص دلیل اشتباہی سے تلاش کیجاوے اور کوئی ذریعہ گرفتاری کا پیدا نہین ہوتا۔

افیون جو کہ ایک تلخ شے ہی اسوجہ سے معمولاً احتمال زہر خورانی نہین ہوسکتا کیونکہ اوسکا بلا علم کھلادینا محال ہی لیکن اوسکے علامات ڈاکٹرون نے یہ بیان کیے ہین۔

معمولی قسم کی زہر خورانی مین تین ۳ مدارج ہین

(۱) ہیجان۔ (۲) غنودگی۔ (۳) بیہوشی و بیخودی۔

پہلی علامت زہر کھانے سے آدھے گھنٹے کے بعد نمودار ہوتی ہو خیالات بہت جلدی کے ساتھ ذہن مین آتے ہین اور نیند کے عوض بیداری ہوتی ہو لیکن یہ علامت بتدریج دوسرے درجہ کے علامات یعنی بھاری پن اور بیہوشی سے مبدل ہوجاتے ہین اسکے بعد غنودگی ہوتی ہو نبض اور تنفس دونوں سست ہوجاتے ہین جلد مین خارشت ہونے لگتی ہو۔

## سنکھیا

اس ملک مین اکثر سنکھیا سفید سفوف کی صورت مین دی جاتی ہو اور اوسمین کوئی مزہ نہین ہوتا البتہ اگر زیادہ مقدار مین غذا کے ساتھ ملادی جاوے تو کہتے ہین کہ غذا منھ مین موٹی موٹی معلوم ہوتی ہو۔ سنکھیا کا سفوف عام طرح پر قریبًا ہر ایک بازار مین ملتا ہے۔

سنکھیا سے جو علامات پیدا ہوتے ہین اونمین اختلاف ہوتا ہی بلحاظ اسکے کہ سنکھیا گھلی ہوئی ہی یا بے گھلی ہوئی یا دھوان اوسکا دیا گیا ہی اور نیز اس لحاظ سے کہ شخص مسموم کی حالت جسمانی کیسی ہی اور سنکھیا کسطرح سے دی گئی ہے اور معدہ مین غذا ہی یا نہین اور شخص مسموم سنکھیا کھانیکا عادی تو نہین ہی۔ اس ملک مین بعض آدمی سنکھیا عادتًا کھایا

کرتے ہین نہ فقط قوت باہ کے واسطے بلکہ اسوجہ سے بھی کہ اوس سے رنگ و روپ درست
ہوتا ہی اور جسم سوڈول بنتا ہی - ایسے اشخاص موجود ہین جو تین گرین روز برسون کھایا کیے ہین -
سنکھیا گھوڑون کو بھی تیاری کے واسطے دیجاتی ہے - یورپ مین اسٹریا اور اسٹائی ریا
کے پہاڑی لوگ سنکھیا کھانے کے عادی ہین اور پانچ پانچ چھ چھ گرین تک تول کر پھانک
جاتے ہین - دو گھنٹے کے بعد انکے پیشاب مین صاف سنکھیا پائی جاتی ہی لیکن ان لوگون پر
کوئی بھی اثر اوسکے کھانے سے نہین مترتب ہوتا -

سنکھیا سے جو علامات پیدا ہوتے ہین اونمین اور ہیضہ کے علامات مین بے شبہہ بہت
مطابقت ہی اور ممکن ہے کہ ہیضہ کی وبا کے زمانہ مین سنکھیا کھلانے کے مقدمات ہیضہ کے
ساتھ ملا دیے جاتے ہون اور ظاہر نہونے پاتے ہون اور اسیوجہ سے ہر ایک موت کی
صورت مین طبیب کا سارٹیفکٹ سبب ہلاکت کی بابت مین ہونا چاہیے - اسمین شک نہین
کہ امرا کے محلات مین بہت سے مقدمات زہر خورانی کے ہوتے ہونگے جنکی مطلق تحقیقات
نہین ہوتی اور نہ وہ کبھی کھلنے پاتے ہین -

خودکشی کے مقدمات مین اکثر اوقات سنکھیا مقدار مین بہت زیادہ ہوا کرتی ہی اور یہی دلیل
گلاسگو کے مشہور مقدمہ زہر خورانی مین پیش ہوئی تھی کیونکہ مسموم کے معدہ مین ۸۸ گرین ع
سنکھیا پائی گئی اور ملزمہ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ بلحاظ مقدار زہر کے یہ مقدمہ غالباً خودکشی کا ہی
لیکن ایک صریح مقدمہ مجرمانہ زہر خورانی کا موجود ہے جسمین مسموم کے معدہ مین قریب ۵۰ گرین کے
سنکھیا پائی گئی اسیطرح مقدمہ سرکار بنام ڈاڈس اور سرکار بنام ہیوٹ مین بھی مقدار سنکھیا کی
۱۵۰ اور ۱۵۴ گرین تھی - ان مقدمات سے معلوم ہوتا ہے کہ محض مقدار کا زیادہ ہونا
بلا دیگر ثبوت کے خودکشی کی دلیل نہین ہو سکتی -

ع گرین وزن انگریزی بقدر ½ سرخ یا ۴ برنج یا ۸ دانہ خردل یعنی نصف رتی ۔

## دفعہ - ۳۵۳ - تعزیرات ہند

یہ دفعہ سرکاری ملازمون کے اوس حالت سے متعلق ہو جبکہ وہ کار منصبی انجام دے رہے ہون اور اونپر اوسوقت حملہ یا جبر مجرمانہ اس غرض سے کیا جاوے کہ وہ اوس خدمت کے انجام دینے سے باز رہین - اس دفعہ مین حسب ذیل امور لحاظ طلب ہین -

۱ - سرکاری ملازم ہونا جسکی تعریف دفعہ (۲۱) تعزیرات ہند مین ہوئی ہو -

۲ - منصبی خدمات کی انجام دہی مین ملزم کا حملہ یا جبر مجرمانہ کام مین لانا -

۳ - یہ بھی ضرور ہے کہ اس مزاحمت کی وجہ ظاہر کیجاے -

۴ - یہ بھی ضرور ہو کہ حملہ بموجب دفعہ (۳۵۱) اور جبر مجرمانہ بموجب دفعہ (۳۵۰) عمل مین لایا جاوے

یہ امر قابل ذکر ہو کہ لوازم منصبی کے انجام دینے مین سرکاری ملازم کی مزاحمت کرنا بموجب دفعہ (۱۸۶) تعزیرات قابل دست اندازی پولیس نہین ہے لیکن جب ایسی حالت مین اہلکاران پولیس کی مزاحمت کیجاے تو بموجب دفعہ (۵۴) ضابطۂ فوجداری ملزمان کی گرفتاری ہوسکتی ہے -

## دفعہ ۳۵۳ - ملکہ معظمہ بنام نراین

رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹

ایک پولیس اسٹیشن کے افسر مہتمم نے دوسرے پولیس اسٹیشن کے افسر سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنے علاقہ مین ایک گھر کی تلاشی کرادی چنانچہ افسر مذکور نے اوس درخواست کے موافق خانہ تلاشی کرنے کیلیے اپنے دو ماتحت مقرر کردیے لیکن اونکو حکم تحریری حسب دفعہ ۲۷۹ ضابطۂ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) نہ دیا اور ملزمان نے اوس تلاشی مین مزاحمت کی - تجویز ہوئی کہ ملزمان پر جرم دفعہ ۳۵۳ و ۱۴۳ - تعزیرات ہند کا عائد نہین ہوسکتا تھا -

## قیصر ہند بنام کندھیا وغیرہ

### ویکلی نوٹس الہ آباد کتاب ماہ سپٹمبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۹۷

پولیس ضلع باندہ نے یہ رپورٹ کی کہ موضع کھنڈ با مین مسمیان کندھیا وغیرہ بدمعاش رہتے ہین اگرچہ انکا بندوبست نہ کیا جائیگا تو احتمال ہو کہ لوگون کے مال کی نسبت ارتکاب جرائم سنگین کا وقوع مین آوے چنانچہ سید صادق حسین مجسٹریٹ درجہ اول نے کندھیا وغیرہ پر جرم دفعہ ۵۵ ضابطۂ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) قائم کرکے پولیس کو ہدایت کی کہ وہ ملزمان کا چالان حسب ضابطہ کردین اور برطبق ہدایت مذکور ساالک رام کانسٹبل نے اونکو گرفتار کرلیا لیکن کندھیا مذکور نے ساالک رام کا مقابلہ کیا اور باعانت موہن و پلٹو اوسکی حراست سے نکل بھاگا۔ ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ ملزم پر جرم دفعات ۲۲۴ و ۲۲۵۔ عائد نہین ہوسکتا تھا لیکن مناسب ہے کہ اوسکی تجویز بجرم دفعہ ۳۵۲ کسی دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس مین عمل مین آوے۔

### دفعہ ۱۸۶۔ ملکہ معظمہ بنام بھگئی دفعدار

### بنگال لا رپورٹ (اجلاس کامل) جلد ۲ صفحہ ۲۱

مزاحمت حکمنامہ عدالت دیوانی کی عدالت فوجداری سے قابل سزا ہو اور ایسے جرم کی بابت حسب دفعہ (۱۸۶) تعزیرات ہند سزا ہونی چاہیے۔

### ملکہ معظمہ بنام دھوری کلن

### رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۶۵

مالک گاڑی کا اپنی گاڑی سرکار کو کرایہ پر دینے سے انکار کرنا لوازم منصبی کی انجام دہی مین سرکاری ملازم کی مزاحمت کرنیکا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہین ہے۔

قیصر ہند بنام پدارتھ - ویکلی نوٹس

الہ آباد کتاب ماہ نومبر ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۳۳

ماتادین ہیڈ کانسٹبل کو جو حوالات پر متقرر تھا قیدیون کی خوراک کی نسبت تحقیقات مین معلوم ہوا کہ پدارتھ ملزم زر خوراک مجتمعہ اپنے مین سے کہنی قیدی کو بھی کھلاتا تھا جسکی نسبت ماتادین نے اپنی ناپسندیدگی ظاہر کی اور پدارتھ وغیرہ قیدیون نے اوسکو جواب نامناسب دیا بلکہ باظہار تخویف اوسکو گھیر لیا اسلیے پدارتھ اور کہنی مرتکب جرم دفعہ (۱۸۶) کے قرار پاے اور ہائی کورٹ سے حکم سزا بحال رہا۔

قیصر ہند بنام چھیدالال - ویکلی نوٹس

الہ آباد کتاب ماہ جولائی ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۷۰

ملزم کا لڑکا گھر سے نکل بھاگا اور ایک پولیس کی چوکی پر جو قریب تھانہ کے تھی ملا اور چوکیدار کے ساتھ تھانہ پر بھیجدیا گیا۔

رستہ مین چوکیدار کو ملزم ملا اور اوسنے اپنا لڑکا چوکیدار سے مانگا لیکن چوکیدار نے نہ دیا اور جب چوکیدار اوسکو تھانہ کے اندر لیجانے لگا تب ملزم اوسکو چھین لے گیا اور اوسنے چوکیدار کو بھی سخت سُست کہا تجویز ہوئی کہ ملزم مرتکب جرم دفعہ (۱۸۶) کا صحیح طور پر قرار دیا گیا تھا۔

دفعہ ۳۵۴۔

کسی عورت کی عصمت مین خلل ڈالنے کی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ کام مین لانا ایک جرم قابل سماعت پولیس ہی لیکن حملہ خلاف تہذیب جو کسی عورت پر کیا جاے اقدام ارتکاب زنا بالجبر کی حد تک نہین پہونچتا الا اوس صورت مین کہ عدالت کا اطمینان اس امر مین ہو جاوے کہ ملزم نے ارادہ مستحکم اپنی خواہش پوری کرنیکا بہر نوع اور باوجود تمام مقابلت کے

کرلیا تھا۔

(قیصر ہند بنام شنکر انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبی جلد ۵ صفحہ ۴۰۲)

## دفعہ ۳۵۶

اوس مال کی سرقہ کے ارتکاب کا اقدام مین حملہ یا جبر مجرمانہ جسکو کوئی شخص پہنے یا لیے ہوئی ہو اقدام سرقہ بالجبر دفعہ (۳۹۳) تعزیرات ہند سے ایک علٰحدہ جرم ہے اور سرکلر نمبر ۵ ۴ سنہ ۱۸۶۲ء صاحب جوڈیشل کمشنر اور وہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سزاے دفعہ ہذا اقدام سرقہ کی سزا پر اضافہ ہو سکتی ہے۔

اس دفعہ مین حملہ یا جبر مجرمانہ کی ایک خاص صورت بیان کی گئی ہے جو معمولی حملہ اور جبر ناجائز سے شدید تر ہے اور غرض اسکی یہ ہے کہ اقدام سرقہ کی دوران مین اگر ملزم حملہ یا جبر ناجائز کا مرتکب ہو تو وہ اس دفعہ کی رو سے مجرم متصور ہوگا۔

## انسان کو لے بھاگنا وغیرہ۔

دفعہ ۳۵۹- انسان کو لے بھاگنا دو قسم کا ہے برٹش انڈیا سے لے بھاگنا اور ولی کی ولایت جائز سے انسان کو لے بھاگنا جسکی تعریف دفعہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین ہوئی ہے۔

دفعہ ۳۶۲- جو کوئی شخص کسی شخص کو کسی جگہ سے جانیکے لیے بہ جبر مجبور کرے خواہ کسی طرح دغابازی کے وسیلون سے تحریک کرے تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور اوس شخص کو بھگا لیگیا۔

نابالغ کی شرط صرف دفعات ۳۶۳ و ۳۶۹ مین ظاہر کیگئی ہے اور باقی دفعات مین الفاظ شخص اور عورت کا استعمال کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۰- مرد کے لفظ سے مذکر نوع انسان مراد ہے کسی عمر کا ہو اور عورت کے لفظ سے

مؤنث نوع انسان مراد ہے کسی عمر کی ہو۔

دفعہ ۱۱- شخص کا لفظ ہر ایک کمپنی یا جماعت یا گروہ اشخاص کو شامل ہے خواہ اونکو سرکاری سند ملی ہو یا نہین۔

حسب منشاء دفعات مذکورہ بالا واسطے ماخوذی الزام مندرجہ دفعہ ۳۶۶ کے ضرور ہے کہ عورت کی رضامندی کے خلاف عمل کیا جاوے اور دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند مین عورت کی رضامندی کوئی شئے نہین ہے بلکہ منکوحہ ہونیکا علم ہونا کافی ہے ان دونو دفعات مین فرق یہی ہے کہ دفعہ ۴۹۸ مین منکوحہ ہونا اور شوہر کی حفاظت مین رہنا لازمی ہے رضامندی یا غیر رضامندی کی بحث ضرور نہین اور دفعہ ۳۶۶ مین عورت کی مرضی کے خلاف عمل کرنا جرم قرار دیا گیا ہے منکوحہ ہونا ضرور نہین ہے۔

## زنا بالجبر دفعہ ۳۷۵

اس دفعہ کے چارون قسم مین عورت کی بلا رضامندی کا ذکر ہے یعنے قسم اول مین تو لفظ مرضی کے خلاف مستعمل کیا گیا ہے جو جبریہ حالتون سے متعلق ہے جسمین رضامندی حاصل کرنا ملزم کا مقصود ہی نہین ہوتا باقی ہر سہ قسم مین بلا رضامندی کا لفظ ہے اسوجہ سے اول اسی لفظ کے معنے بیان کیے جاتے ہین۔

دفعہ ۹۰- تعزیرات ہند- وہ رضامندی رضامندی نہین ہے جو خوف دلاکر حاصل کیگئی ہو یا فتور عقل یا نشے کے سبب سے اوس امر کی ماہیت اور اوسکے نتائج نہ سمجھ سکتا ہو جسکی نسبت وہ اپنی رضامندی ظاہر کرتا ہے۔

وہ رضامندی رضامندی نہین ہے جو کسی امر واقعی کی غلط فہمی کی حالت مین ظاہر کیگئی ہو۔
دوسرے اور تیسرے قسم مین جس رضامندیکا ذکر ہے اوسکی تعریف فقرہ اول مین اوس

چوتھی قسم مین جبس رضامندی کا بیان ہی اوسکی تعریف فقرہ ثانی مین بیان ہو چکی ہے لیکن پانچوین قسم مین کم عمر عورت کا تذکرہ ہی جسمین رضامندی کا لحاظ غیر ضروری ہی۔ زنا بالجبر کے مقدمہ مین ان امور کا ثبوت کامل ہونا چاہیے۔

پہلے یہ کہ جس شخص کی بے عزتی ہوئی اوسکی طرف سے علی التواتر تعرض ہوا ہے۔

دوسرے یہ کہ فریقین قوت مین برابر نہ تھے

تیسرے یہ کہ عورت چلاتی تھی۔

چوتھے یہ کہ علامات سختی کے موجود ہون۔

} منتخب شرح تعزیرات ہند مسٹر فنڈل کری۔

## نوٹ

سواے شہادت عینی کے عورت کا شور وغل کرنا اور وہ علامات جو فریقین کے لباس پر ارتکاب جرم کی حالت مین پیدا ہوے ہون واقعات متعلقہ ہین اور یہ واقعات مقدمات خلاف وضع فطری سے بھی متعلق ہو سکتے ہین۔

## جرائم متعلق مال

سرقہ — سرقہ دفعہ ۳۷۸ تعزیرات ہند کی تعریف اس موقع پر کرنا ضرور نہین ہی لیکن قانون مین اوسکے اجزا یہ بیان ہوے ہین۔

اول۔ بددیانتی سے ساتھ لینے کی نیت۔

دوسرے۔ مال کا منقولہ ہونا۔

تیسرے۔ بلا رضامندی مالک کے۔

چوتھے۔ مالک کے قبضہ سے حرکت دینا۔

ضرور ہی کہ مال مسروقہ حسب ایف منشاء مجموعہ تعزیرات ہند کے مال منقولہ ہو لیکن ایک شخص

بعلت کاٹے اسلئے ایک درخت کی نقصان رسانی کی علت مین اور پھر پیچھے سے درخت مقطوعہ مذکور کو چورا لیجانے مین ماخوذ ہوسکتا ہے بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ - صفحہ ۴۱۶ - از منتخب شرح تعزیرات ہند مسٹر فنڈل کری -

| | |
|---|---|
| ملکہ معظمہ بنام بھارتھ چند ویکلی رپورٹر جلد نمبر ا صفحہ ۲- | ایک کانسٹبل پولیس واسطے قبضہ مین لانے کسی مال لاوارثی کے بھیجا گیا اور وہ اوس مال کو لیکر بھاگ گیا تجویز ہوئی کہ وہ مرتکب جرم صرف تصرف بیجا مجرمانہ کا ہوا تھا کیونکہ اوسکا قبضہ اوس مال پر |

ابتدا؁ جائز طور پر ہوا تھا اور دفعہ (۳۷۹) اوس صورت سے متعلق نہین ہے جب کوئی عورت یا محرر یا نوکر اپنے شوہر یا آقا کی طرف سے کسی مال پر قبضہ حاصل کرے بلکہ اوس صورت سے متعلق ہے جب شوہر یا آقا کسی مال پر خود قبضہ کرکے اوس مال کو اپنی عورت یا محرر یا ملازم کے قبضہ مین چھوڑ دے -

| | |
|---|---|
| ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۲ امورخہ ۳ مئی ۱۸۶۸ء | کسی شریک مال کو اختیار نہین ہے کہ بلا اجازت دوسری شریک کے منجملہ مال مشترکہ کے اپنے تصرف خاص مین لاوے کیونکہ ایسا فعل کرنا حسب منشار تعزیرات ہند داخل سرقہ ہے - |
| ملکہ معظمہ بنام بول بانچی ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۳ - | اگر واقعات متعلقہ سے یہ ظاہر ہو کہ مداخلت بیجا بخانہ یا مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی دفعہ ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۷ کا جرم بہ شمول سرقہ واقع ہوا ہے تو حکم ثبوت جرم حسب دفعات مذکورہ قلمبند ہونا چاہیے |

بحسب دفعہ (۳۸۰) تعزیرات ہند -

| | |
|---|---|
| دادا بنام ملکہ معظمہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۱ء | ملزم بہ نیت ارتکاب سرقہ رات کیوقت ایک دالان مین داخل ہوا جو ایک دیوار سے گھرا ہوا تھا اور جسمین دو دروازے تھے |

لیکن اوسمین کواڑ نہ چڑھے تھے مگر وہ مال کی حفاظت کیلیے کام مین آتا تھا۔ تجویز ہوئی کہ دالان مذکور حسب مراد دفعہ ۳۸۰ و ۴۴۲ تعزیرات ہند ایک عمارت تھی اسیلیے ملزم پر حکم ثبوت دفعہ (۴۵۷) قابل بحالی تھا۔

مندری رام بنام ملکہ معظمہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۲ء

دفعہ (۳۸۰) تعزیرات ہند اوس صورت سے متعلق نہین ہے جب کوئی مال کسی شخص کے پاس کسی مکان مین ہو اسیلیے اگر کوئی شخص کوئی مال کسی دوسرے شخص کے جسم سے یا اوسکے پاس سے جو کسی مکان مین ہو اوتار لیجاے یا لی جاے تو وہ مجرم محض سرقہ کا حسب دفعہ (۳۷۹) متصور ہوگا کیونکہ دفعہ (۳۸۰) اس صورت سے متعلق ہے جب کوئی مال محفوظ رہنے کی غرض سے کسی مکان مین رکھا گیا۔

وہ سرقہ جو متصدی یا نوکرون سے متعلق ہے اسکی تعریف دفعہ (۳۸۱) مین ہوئی ہے جسکی شرح مسٹر فنڈل کری نے اسطرح پر کی ہے۔

متصدی سے حسب نحواے رواج زمانہ حال کے کسی کچہری کا عام اس سے کہ وہ کچہری مذکور عام کچہری ہو یا خانگی کوئی ایسا محرر مراد ہے جسکا کام حساب کتاب لکھنے یا خلاصہ لکھنے کا ہو لغت قانونی مولفہ دھارٹن صاحب صفحہ ۱۹۵۔

امور خانہ داری مین نوکر مزدور کہلاتا ہے۔ خاص پیشون مین نوکر چھوٹے درجہ کا بھی نوکر ہوتا ہے لغت قانونی مولفۂ دھارٹن صاحب صفحہ ۵۹۷۔

ایک ملاح جو اجرت پر رکھا گیا ہو تعریف متصدی یا نوکر مندرجہ دفعہ (۳۸۱) تعزیرات ہند مین داخل نہین ہے کشتی کے اوپر ایسے شخص کا چوری کرنا دفعہ (۳۸۰) تعزیرات ہند مین داخل ہے

ویکلی رپورٹر جلد ہشتم صفحہ ۲۳۔ مقدمہ سرکار مدعی بنام بول مانجی۔

سرقہ ایسے فعل پر حاوی ہے جو وقت وقوع سے قابل سزا ہو اور سرقہ مین ایک امر یہ بھی لازمی ہے کہ شے مسروقہ قبضہ مالک سے نکال لیجاے اور تصرف بیجا ایسی صورت مین واقع ہوتا ہے کہ قبضہ کسی شے پر بلا نیت

مجرمانہ حاصل کیا جاوے لیکن بعدازان نیت متغیر ہو جاوے یا کسی نے واقعہ کا علم جس سے ابتداءً واقفیت نہتھی حاصل ہوا اور وہ قبضہ قبضہ ناجائز اور قبضہ فریبی کی صورت پیدا کر دے۔

خیانت مجرمانہ ایسی صورت مین واقع ہو سکتی ہے کہ فریقین مین رشتہ امانت موجود ہو لیکن دفعہ ۴۰۳ کے لیے صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ ملزم کوئی جائداد جسکا کہ وہ خود مالک نہین ہے اور اس امر کا یقین کرتا ہے کہ مجھکو اسکے تصرف کرنیکا اختیار حاصل نہین ہے استعمال مین لے آئے۔

دغا کی بہ نسبت مثل سرقہ کی اس امر کی ضرورت ہے کہ بوقت انتقال قبضہ نیت فریب کا وجود موجود ہو فریب کی تعریف ذیل مین کیجاتی ہے لفظ فریب سے اور اوسکی معنی مین بموجب دفعہ (۱۷) قانون معاہدہ داخل ہے فعل منجملہ افعال مفصلہ ذیل کے جسکا ارتکاب کوئی فریق معاہدہ کرے اوس نیت سے کہ فریق ثانی یا اوسکا مختار دھوکا کھاوے۔

۱- ایما کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کی طرف جو کہ سچا نہین ہے منجانب اوس شخص کے جو اوسکے راست ہونے کو باور نہین کرتا۔

۲- از روے عمل کے مخفی کیا جانا کسی واقعہ کا ایسے شخص کی جانب سے جو اس واقعہ کا علم رکھتا ہو یا اوسکو باور کرتا ہو۔

۳- وہ عہد جو بغیر نیت ایفاء کے کیا جاوے۔

۴- اور کوئی فعل جو دھوکا دینے کی نیت سے کیا گیا ہو۔

۵- کوئی ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون مین بالخصوص مبنی بر فریب قرار دیا گیا ہو۔

بحث اس امر کی ہے کہ زید نے عمرو کا سرقہ کیا یا نہین عمرو کے سرقہ کے بعد بکر نے زید سے کہہ دیا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقہ کیا اوسکی تلاش کے لیے اہلکاران پولیس آتے ہین اور اس بات کے بیان کے بعد فوراً زید بھاگ گیا یہ واقعات متعلقہ ہین۔

بحث اس امر کی ہے کہ زید نے سرقہ کا ارتکاب کیا یا نہین یہ واقعہ کہ زید بعد حصول ہونے چٹھی کے جسمین اوسکو اطلاع دیگئی تھی کہ مجرم کی تلاش ہو رہی ہے بھاگ گیا اور نیز مضمون اوس چٹھی کا یہ دونوں واقعات متعلقہ ہین۔

زید ایک جرم کا مجرم ٹھہرایا گیا

یہ واقعات کہ بعد ارتکاب جرم مبینہ کے زید بھاگ گیا یا اوسکے پاس وہ جائداد یا اوس جائداد کی قیمت کا روپیہ تھا جو اوسنے اوس جرم سے حاصل کی یا اوسنے اون اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اس جرم کے ارتکاب مین مستعمل تھین یا مستعمل ہوسکتی تھین واقعات متعلقہ ہین۔

بحث اس امر کی ہو کہ زید کا سرقہ ہوا یا نہین

یہ واقعہ کہ سرقہ مبینہ کے بعد ہی اوسنے اوس جرم کی بابت نالش کی اور حالات نالش اور وہ مضمون جو اس نالش مین لکھے گئے سب واقعات متعلقہ ہین۔

زید پر ایک جرم کا الزام لگایا گیا ارتکاب جرم کے بعد ہی زید اپنے گھر سے فراری ہوا تو یہ واقعہ بھی واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ وہ ایک ایسا عمل ہے جو واقعات تنقیحی کے قائم ہونے کے بعد اور اوسکی تاثیر سے سرزد ہوا۔

یہ واقعہ کہ جسوقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس مقام کو گیا وہان اوسکو ایک ضروری اور ناگہانی کام پیش آیا تھا واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اوس سے یک بیک مکان سے چلے جانے کی توضیح ہوتی ہے۔

جس کام کے واسطے کہ وہ گھر سے گیا اوسکے جزیات واقعات متعلقہ نہین ہین مگر اوسیقدر کہ واسطے ثبوت اس امر کے ضروری ہون کہ وہ کام ناگہانی اور ضروری پیش آیا تھا ولایت کے قانون شہادت کے سب سے بڑے مصنف نے یعنے ٹیلر صاحب نے اپنے کتاب مین لکھا ہو کہ جو بیانات اور چٹھیات گھر سے باہر ہونیکے زمانہ مین لکھی گئی ہون اور جس سے وجہ گھر سے باہر جانیکی معلوم ہوتی ہو بطور شہادت مقبول ہوسکتی ہین اسواسطے

کہ گھر سے باہر جانا اور وہان سے غائب رہنا افعال مسلسل ہین-
بحث اس امر کی ہے کہ زید سے کلکتہ مین ایک خاص تاریخ مین ایک جرم سرزد ہوا یا نہین
یہ واقعہ کہ اوس روز زید لاہور مین تھا واقعہ متعلقہ ہے-
یہ واقعہ کہ قریب زمانہ سرزد ہونے جرم کے زید مقام ارتکاب جرم سے اسقدر فاصلہ پر تھا
کہ وہان سے ارتکاب اوسکا گو کہ غیر ممکن نہو لیکن بدرجہ غایت بعید از قیاس ہو واقعہ متعلقہ ہے-
بحث اس امر کی ہو کہ زید نے ایک خاص جرم کا ارتکاب کیا یا نہین- حالات اس مقدمہ کے
ایسے ہین کہ وہ جرم زید یا عمرو یا بکر یا خالد سے ضرور ہوا ہوگا پس ہر واقعہ جس سے ثابت ہو
کہ اوس جرم کا ارتکاب کسی اور سے نہین ہو سکتا تھا یا یہ کہ اوسکا ارتکاب عمرو یا بکر یا خالد
مین سے کسی سے نہین ہوا واقعہ متعلقہ ہے-
میرے روبرو ایک مقدمہ نقب زنی مع سرقہ دائر ہوا- صورت یہ تھی کہ مستغیث کا روپیہ اوس کوٹھری
مین سے جاتا رہا جسپر کہ ہر وقت پہرہ مقرر تھا- اسوجہ سے محافظان کوٹھری پر شبہ کیا گیا اور اونمین سے
ایک شخص صرف اسوجہ سے مجرم قرار پایا کہ جس موقع سے ایک ہزار روپیہ برآمد ہوا وہان سوا اس
ملزم قرار دادہ کے دوسرے شخص کا پہونچنا خلاف عقل اور بعید از قیاس تھا-

## خیانت مجرمانہ

اس الزام کی تفتیش مین حسب ذیل امور زیادہ غور طلب ہین-
اول- کوئی مال یا مال کا اہتمام امانتاً سپرد کیا گیا-
دوم- کوئی معاہدہ جائز معین کیا گیا ہو-
سوم- بددیانتی سے تصرف بیجا کیا گیا ہو-
چہارم- خلاف کسی ہدایت قانونی کے جو کہ بابت ادائے اوس امانت کی ہو عمل کرے-

اس جرم مین تین صورتین خاص کر قابل بیان ہین

دفعہ ۴۰۷ - مال پہونچانے کے پیشہ ور یا گھٹ وال یا گدام کے مالک کی حیثیت سے
کوئی مال امانتاً سپرد ہو اوس مال کی نسبت خیانت مجرمانہ کیا جاوے -

مال پہونچانے والے کے عام معنی سے ایسا شخص مراد ہی جوکہ دوسرے شخص کے مال کو
ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانیکا کفیل ہو (لغت قانونی مولفہ وہارٹن صاحب صفحہ ۱۶۲)

گھاٹ وال - وہ شخص ہی جوکہ گھاٹ کا مالک ہو یا گھاٹ رکھتا ہو -

گدام - ایک مکان واسطے جمع کرنے یا رکھنے اسباب کے ہی -

دفعہ ۴۰۸ - متصدی یا نوکر سے خیانت مجرمانہ -

لفظ کلرک معنی متصدی ایسے محرر سے مراد ہی جوکسی دفتر عام یا خانگی مین حساب رکھنے یا خیال
یادداشت کے لکھنے پر مامور ہو -

نوکر - مالک اور نوکر ایک رشتہ مبنی اوپر آرام کے ہی جسکے ذریعہ سے ایک شخص جبکہ
خود اوسکی واقفیت اور محبت اپنی کام یا غرض کے انجام دینے کے لیے کافی نہین ہوتی ہو
دوسرون کی مدد طلب کرتا ہی (لغت قانونی مولفہ وہارٹن صاحب صفحہ ۵۹۷)

دفعہ ۴۰۹ - خیانت مجرمانہ منجانب ملازمان سرکار یا مہاجن یا سوداگر یا کارپرداز
یا دلال یا مختار یا گماشتہ -

مہاجن ایسا شخص ہی جوکہ امانتاً روپیہ رکھے اور جو روپیہ کہ حسب ضرورت مالک کے
واپس ہو جاسکے -

سوداگر ایسا شخص ہی جوکہ دور دور ملکون کی تجارت کرے -

کارپرداز ایسا شخص ہے جوکہ کاروبار تجارت مین دوسرے شخص کا عوض ہو یا ایک گماشتہ ہی

جوکہ واسطے فروخت مال یا اشیار تجارتی کے بعوض ایسے اجر کے جسکو خوراک یا حق المحنت کہتے ہین مالک کوئی مال اوسکے سپرد یا حوالہ کرے یا مالک کی طرف سے اوسکے سپرد یا حوالہ کردیا جاے۔

**دلال**۔ ایسا شخص ہے جوکہ چھوٹی چھوٹی چیزون کو فروخت کرے یا ایک ایسا گماشتہ ہے جوکہ معاملات تجارت وسوداگری اور سفر دریا مین دوسرے آدمیون کے درمیان خرید وفروخت اور معاہدہ کرنے مین مامور ہو۔

**مختار**۔ ایسا شخص ہے جوکہ دوسرے شخص کی طرف سے اوسکی غیر حاضری مین کسی کام کرنے کے لیے مقرر ہو اور جسکو اوس شخص کی جگہ اور عوض مین جسنے اوسکو اختیار دیا ہو کام کرنیکا اختیار حاصل ہو (لغت قانونی مولفہ دھارتن صاحب صفحہ ۹۹)

## مداخلت بیجا بخانہ ونقب زنی

مداخلت بیجا بخانہ اور نقب زنی کی تفصیل یہ ہے۔

| تعریف مع دفعات۔ | | دفعات | سزا |
|---|---|---|---|
| (۱) مداخلت بیجا مجرمانہ۔ | | ۴۴۱ | ۴۴۷ |
| (۲) مداخلت بیجا بخانہ۔ | | ۴۴۲ | ۴۴۸ |
| (الف) جرم کے ارتکاب کے لیے جسکی سزا موت ہے مداخلت بیجا بخانہ۔ | + | | ۴۴۹ |
| (ب) ایضاً حبس دوام بعبور دریای شور ہے | + | | ۴۵۰ |
| (ج) ایسے جرم کے ارتکاب لیے جسکی سزا قید ہے مداخلت بیجا بخانہ۔ | + | | ۴۵۱ |

(و) کسی شخص کو ضرر پہونچانیکی تیاری کرکے مداخلت بیجا بخانہ۔ + ۴۵۲

(۳) مخفی مداخلت بیجا بخانہ۔ ۴۴۳

(۴) نقب زنی۔ ۴۴۵ } ۴۵۳

(الف) جرم کے ارتکاب کے لیے جسکی سزا قید ہی مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی۔ + ۴۵۴

(ب) کسی شخص کو ضرر پہونچانیکی تیاری کرنیکے بعد مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی۔ + ۴۵۵

(ج) مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی کے ارتکاب کی حالت مین ضرر شدید
پہونچانا یا اوسکا اقدام کرنا۔ + ۴۵۹

(۵) مخفی مداخلت بیجا بخانہ وقت شب۔ ۴۴۴

(۶) نقب زنی وقت شب۔ ۴۴۶ } ۴۵۶

(الف) ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے جسکی سزا قید ہی باستثنار
(دفعات بیان شدہ) مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب } + ۴۵۷

(ب) مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب کے ارتکاب کے وقت
بالارادہ کسی شخص کو ہلاکت یا ضرر شدید پہونچاوے یا
اُسکا اقدام کرے۔ } + ۴۶۰

(ج) کسی شخص کو ضرر پہونچانا یا اوسکی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجا
بخانہ یا نقب زنی وقت شب۔ } + ۴۵۸

## نظیر دفعہ (۴۵۲)

جبکہ زید ایک جعلی وارنٹ گرفتاری کا لیکر کسی مکان مین جاوے اور ایسے وارنٹ
کے اختیار سے اوسکے رہنے والون مین سے ایک شخص کو خلاف مرضی اوسکے گرفتار کرے

تو شخص مذکور کو مزاحمت بیجا کی تخویف کرنے کے ذریعہ سے وہ مداخلت بیجا بخانہ کا مجرم ہی
(ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۳ مقدمہ سرکار مدعی بنام نند موہن)
الزامات دفعہ ۴۵۴ و ۴۵۷ مین پہلے مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی ثابت ہوکر
نیت ارتکاب جرم مدعا علیہ کی نسبت گمان کیا جاسکتا ہی اور یہ امر مجرم کے ذمہ ہی کہ
اس گمان کی تردید ایسے امر کے ثبوت سے کرے کہ نامبردہ نیک نیتی سے داخل ہوا تھا
اور اگر مدعا علیہ بدمعاش ہو یا ظاہرا کوئی معاش نرکھتا ہو تو یہ تصور کیا جاسکتا ہی کہ گھر مین
گھسنا بہ نیت ارتکاب جرم سرقہ کے تھا الا حالات مقدمہ سے وہ ظن رفع ہو جاوے
یا مدعا علیہ اوسکے برخلاف ثابت کردیوے (سرکلر نمبر ۲ ۱۸۶۸ء مجریہ جوڈیشل کمشنر اودھ)
ویکلی رپورٹر جلد دوم چھٹی نمبر ۹ ۱۱۱ ۱۸۶۴ء کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہی کہ الزام دفعہ ۴۵۷
کے قائم کرنے مین اس امر کی ضرورت ہی کہ ملزم نے کس جرم کے ارتکاب کی غرض
سے مداخلت بیجا کی تھی۔
دو نقشے ذیل مین کھینچے جاتے ہین۔ نقشہ اول کا جو نشان دیا گیا ہی اوسکو نہل نقب
سیندھ کہتے ہین اور یہ دیوار یا چھت مین ایک نوکدار کیل سے کھودکر پیدا کیا جاتا ہی اور
اس کیل کو بعض مقام پر سبری اور بعض جگہ کسنہ اور کہین کیل کہتے ہین۔
دوسرے نقشہ مین جو گول نشان ہی اوسکو چورون کی اصطلاح مین بغلی مارنا بولتے ہین اور
یہ اتنا چھوٹا سوراخ ہوتا ہے جسمین ہاتھ بہ آسانی اندر داخل ہو جاوے اور ہمیشہ زنجیر
اندرونی کے کھولنے کے لیے یہ راہ بنایا جاتا ہی اور بعض مقام پر اس طریقہ سے
جرم کرنے والے متعدد شخص ملا کرتے ہین جو عموماً بلا کسی اور خاص وجہ کی اسی صورت سے
مکان مین داخل ہوتے ہین۔

نقشہ دوم

نقشہ اول
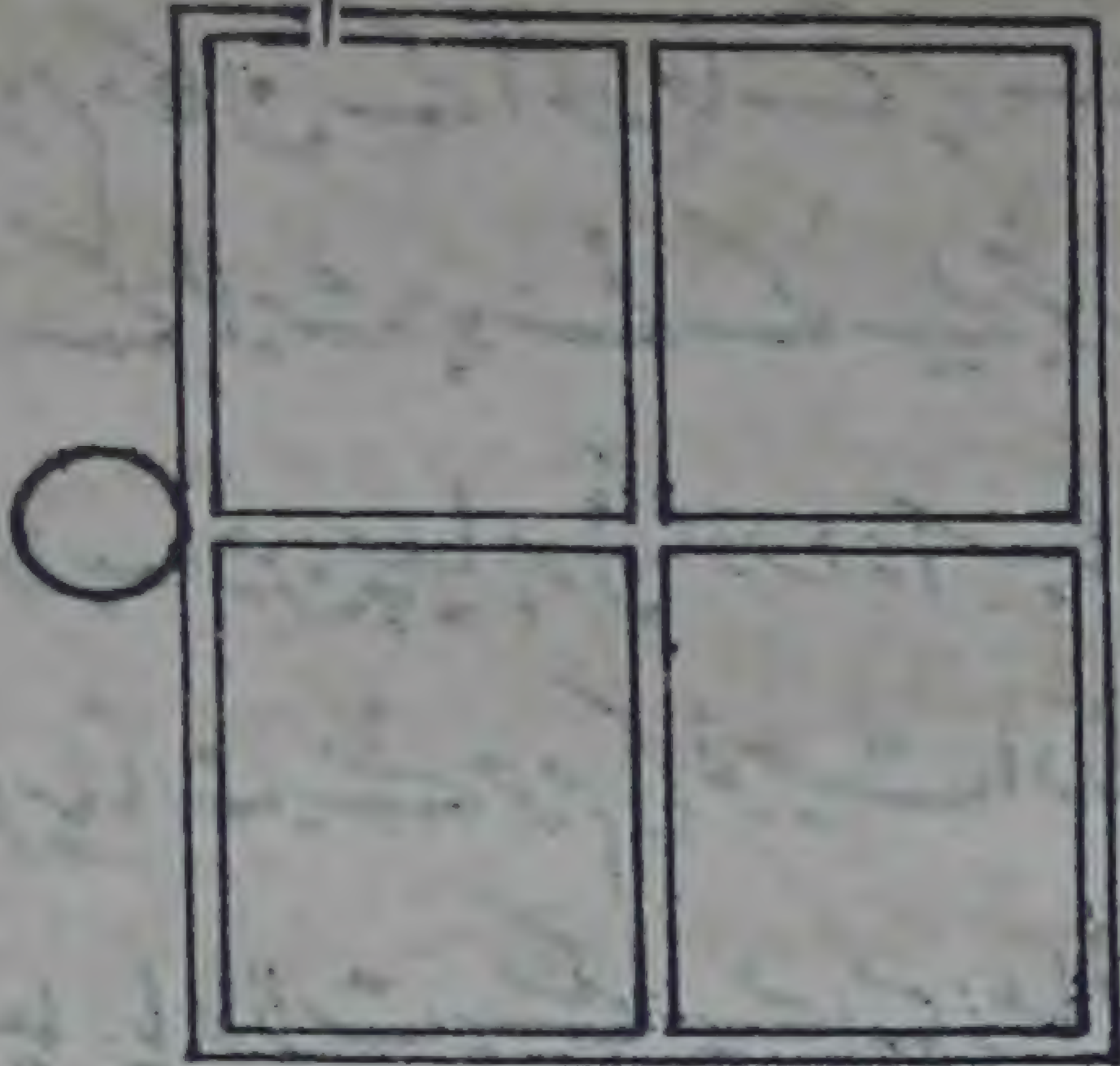
قفل شکنی کے آلات بھی ایسے دیکھے گئے ہین کہ جو دوسری ضرورتون مین بھی کام آتے ہین اسوجہ سے اس امر کا ثابت کرنا کہ یہ ضرور آلہ نقب یا آلہ قفل شکنی ہے بہت دشوار ہے مگر حالات معاملہ پر غور کرنے سے ایسے آلات کی حالت موجودہ سے وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہی جس سے آلہ جرم کا احتمال ہونے لگتا ہے کیونکہ جب یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ قفل کھولا گیا یا توڑا گیا یا زنجیر کو کاٹ کر مکان مین مداخلت کیگئی تو مجرم کے پاس ایسے آلات جنسے ایسے شکست وبرید ممکن ہے آلات قفل شکنی بیان کیے جائین تو دارندہ کے خلاف قیاس قائم ہو جاتا ہے یا جب ایک خاص نمونہ کی کیل جو ہر نظر مین نقب کے کھودنے مین کام مین آسکتی ہی بلا سبب کسی مشہور نقب زن کے قبضہ سے برآمد ہوتی ہی تو ایسی کیل بلحاظ چال چلن دارندہ کے اگر آلہ نقب ثابت کیجاے تو نامناسب نہین ہے بلکہ اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسے آلات گھر کے کسی حصہ مین چھپا کر رکھے جاتے ہین یا جسم سے ایسے حالت مین برآمد ہوتے ہین جنسے شبہ ہو جاتا ہے کہ کسی ناجائز ضرورت کے لیے اونکو قبضہ مین لیا گیا ہے۔

گھر کے اندر یا کسی حصہ مکان کے متصل ملزم کا گرفتار ہونا یا کسی شہادت سے یہ ظاہر ہونا کہ ملزم مکان کے اندر جاتے ہوے یا باہر نکلتے ہوے دیکھا گیا مداخلت بیجا بخانہ کے ثابت ہونے کے لیے ثبوت قطعی ہے اور کوئی حالت جو مداخلت بیجا کے ارتکاب مین پیدا ہوئی اور وہ اسباب جنسے جرم کے ارتکاب مین آسانی ہوئی اور وہ بیانات جنسے جرم کی نوعیت اور افعال مجرمانہ کی حقیقت ظاہر ہوئی ہو اور وہ تمام اشیائ یا حالات جنکے لیے ایسی مداخلت اختیار کیگئی اور تمام دیگر نتائج افعال مجرمانہ واقعات متعلقہ مقدمہ ہوا کرتے ہین۔

تمت

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب ہزارون مین انتخاب مقبول خاص و عام اصول التفتیش نام مولفہ جناب منشی تہور علی صاحب سب انسپکٹر پولیس لکھنو چوک باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد بار اول ماہ جون ۱۸۹۳ع بعد حفظ حق تالیف مطبع نامی لکھنو مین طبع ہو کے ہدیۂ شائقین و نذر ناظرین ہوئی فقط
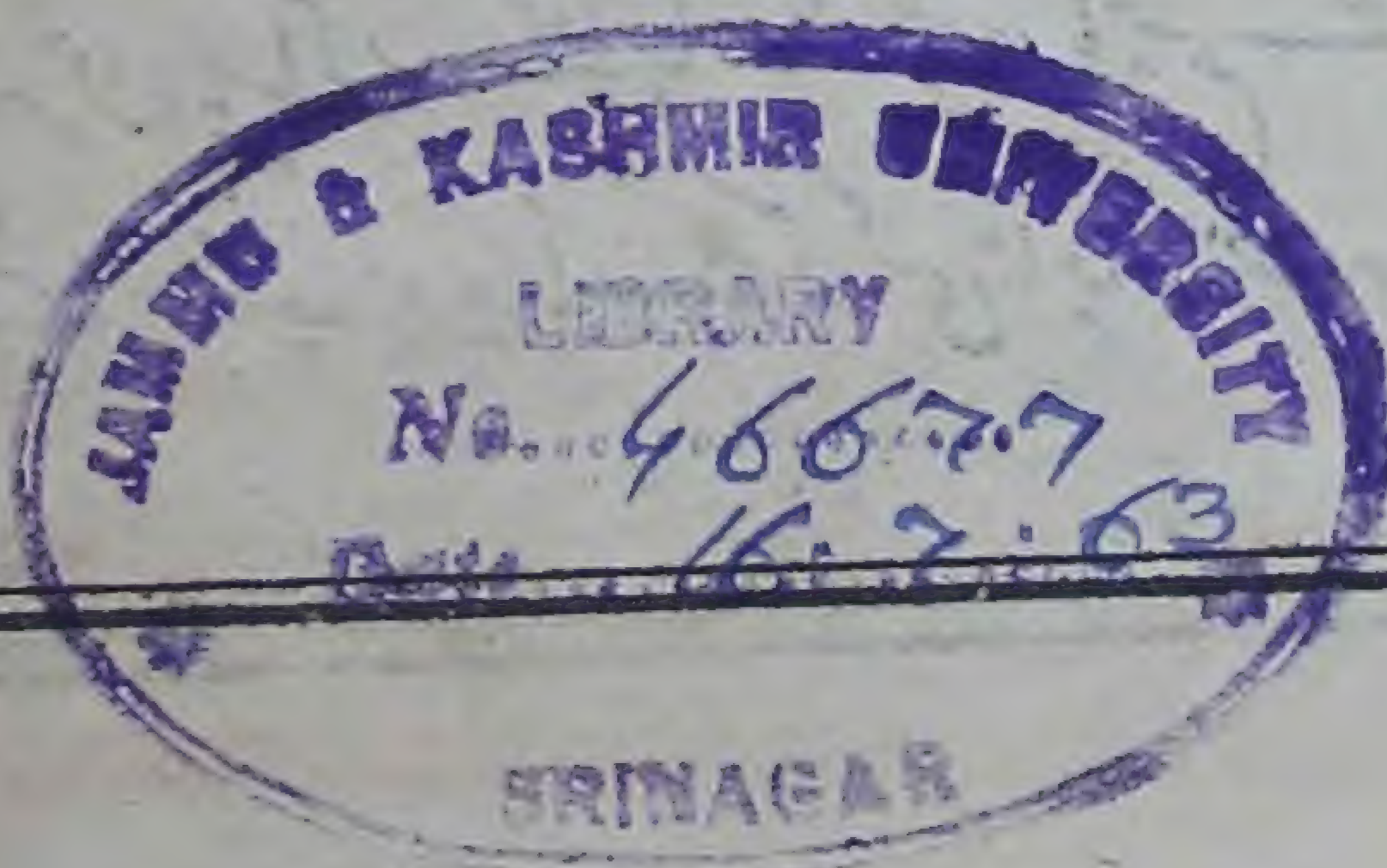
# اعلان

اس مطبع مین کتب زبان عربی - فارسی - اُردو -
ناگری موجود ہین فہرست کتب و دیگر اشیاء بلاقیمت
۲/ کا ٹکٹ بھیجنے سے بیڈ والا بیرنگ عندالطلب
ارسال کیجاتی ہے - اگر کسی صاحب نے کوئی کتاب
مفید عام تالیف فرمائی یا کسی کتاب کا ترجمہ
اُردو زبان مین کیا ہو تو شکریہ کے ساتھ بلا کسی
معاوضہ کے اور کتاب مفید خاص بعد انفصال معاوضہ
مطبع طبع کردے گا - اس کتاب کا حق تالیف
بحق مطبع نامی لکھنؤ محفوظ ہے کوئی صاحب
بلا اجازت راقم قصد طبع نفرمادین -

العبد

ابوالحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ اللہ الصمد
بروپرائٹر نامی پریس لکھنؤ